



# گلدستہ نور

دیباچہ و مقامات مقدسہ کے مشاہداتی تاثرات

مؤلف

علامہ الحاج مولانا خدابخش شجاع آبادی

ناشر

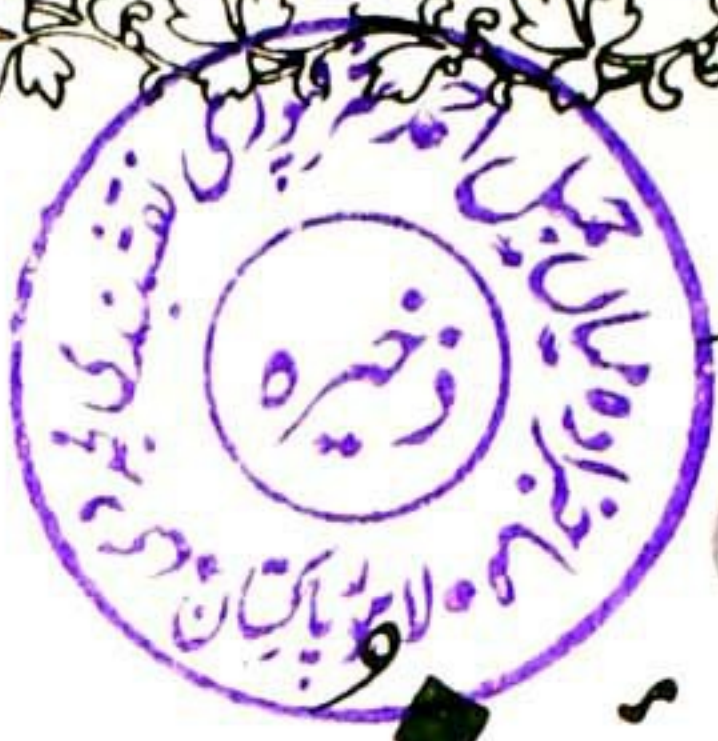
مکتبہ اسلامیہ رضویہ نوری جامع مسجد شجاع آباد ملتان

ملنے کا پتہ

کچھ بخش روڈ لاہور

4025





4025

# گلدستہ نور

دیارِ حبیب صلی علیہ وسلم اور مقاماتِ مقدسہ کے مشاہداتی تاثرات

مؤلف

علامہ الحاج مولانا خلد بخش اطہر شجاع آبادی

ناشر

مکتبہ اسلامیہ رضویہ جامع مسجد شجاع آباد ملتان

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلامیہ حافظ جمال راولپنڈی

# دیار حبیب علیہ السلام اور مقامات مقدسہ کے مشاہدات

~~87291~~

گلدستہ نور - دیار حبیب اور مقامات مقدسہ کے مشاہدات	نام کتاب
علامہ الحاج حضرت مولانا خدابخش صاحب اظہر، شجاع آبادی	تالیف
دیار حبیب علیہ السلام اور مقامات مقدسہ کے مشاہداتی تاثرات	موضوع
۱۹۶۸ء	سال سفر
87291	سال طباعت طبع اول ۱۹۷۰ء
	سال طباعت طبع ثانی ۱۳۲۰ھ / ۱۹۹۹ء
منظور انور الحظاظ - شاہین مارکیٹ ملتان	کتابت
سراج احمد سعیدی	پروف ریڈنگ
علامہ محمد اقبال اظہری، شجاع آباد	اہتمام و انصرام
مکتبہ اسلامیہ رضویہ، ریلوے روڈ، شجاع آباد	ناشر
۱... مکتبہ نبویہ - گنج بخش روڈ لاہور۔	ملنے کا پتہ
۲... ضیاء القرآن پبلی کیشنز - گنج بخش روڈ لاہور۔	
۳... سنی کتب خانے	
۶۰ روپے	قیمت مجلد

4025

# انتساب

فقیر اس تالیف کو حضور پر نور پیر طریقت - رہبر شریعت  
 قدوة السالکین - زبدة العارفين - قطب دوراں - آفتاب  
 جہاں - گوہر بحر و فنا - منبع علم و عطا مخزن علم و سخا - معدن  
 جود و کرم - فیض عالم حضرت مولانا فیض محمد شاہ بجمالی  
 علیہ الرحمۃ کے نام نامی اسم گرامی کے ساتھ منسوب کرتا ہے  
 جن کے روحانی تصرفات اور نظیر کرم کی ہی وجہ سے فقیر  
 اپنی اس تالیف کو کتابی شکل میں پیش کر رہا ہے۔

ۛ گرتبول افتد ہے عز و شرف

خاک پئے اولیا کرام  
 نیاز مند  
 اظہر غفرہ  
 شجاع آباد

## میرے مخلص اجباب کا احسان

برادرِ مکرم حضرت علامہ مولانا گلشن لعل شریف صاحب نور علی  
 مرحوم و مغفور اور برادرِ محترم زینت القرار مولانا قاری غلام رسول صاحب  
 مدظلہ کا بہت ممنون احسان ہوں جنہوں نے مجھے پہلی مرتبہ متغیرو  
 اسلامی ممالک افغانستان۔ ایران۔ عراق۔ شام وغیرہ کے سفر پر آمادہ  
 کیا۔ بلکہ میرا پاسپورٹ اور دیگر ضروری کاغذات بھی خود تیار کرائے حضرت  
 علامہ نوری علیہ الرحمۃ۔ قاری غلام رسول صاحب (لاہور) حاجی عبدالرحیم  
 صاحب (نواب شاہ) اور فقیر نے بسورت و فدان ممالک کا سفر کیا۔  
 لیکن اس موقع پر بہت سے مقدس مقامات اور زیارات سے  
 سزا نہ ہو سکے۔ اس لئے مجھے آئندہ سال پھر سفر کرنا پڑا۔  
 اکھبر اللہ! دوسری دفعہ فقیر حمید زیارات اور مقدس مقامات  
 کی حاضری سے مستفیض ہوا۔ پہلا سفر نامہ حضرت علامہ نوری مرحوم  
 کے قلم سے کئی مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔



## پیشے لفظ

خداوند تعالیٰ خالق ارض و سما کی حمد و ثنا کے بعد کروڑوں درود و سلام اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو منظر اللہ - دلیل اللہ - صورت اللہ - بلکہ حسن مطلق کی تجسلی اول ہیں - یہ بات سچی اور پختہ ہے کہ محبوب موجود - مطلوب اور مقصود ایک ہی ہے - حامد - محمود اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی ذات کی صفات ہیں - شاکر اور مشکور اسی ایک کے القاب ہیں - اُحد وہی ہے بصورت احمد اسی کا ظہور ہے - اُحدیت کا نقاب اتار کر مہم کے آئینہ میں وہی نمودار ہے - تمام موجودات آئینہ ذاتِ حق ہیں - عالم رنگ و بو میں جو کچھ ہے - سب اسی اصل کی فرع ہے - اس لئے ہر انسان کو اس بے نشان کی تلاش مرتبہ اُحدیت میں اور اس مطلوب کی طلب مرتبہ وحدت میں اور اس محبوب کی جستجو مرتبہ اُحدیت میں ضرور ہے - یہ مرتبہ اُحدیت تو ذات بحت اور وجود مطلق جو شئی محضہ اور ہویت مطلقہ کا نام ہے - وہاں نہ کوئی حامد نہ محمود، نہ واصف نہ موصوف، نہ عابد نہ معبود - وہاں عقل و فکر کی رسائی کہاں - باقی رہا مرتبہ وحدت تو وہ بھی زید، عمر، بکر کا مقام نہیں - وہ بھی مقام محمدیت ہے - خود حامد - خود محمود، خود عابد خود معبود - کسی اور کو کیا طاقت کہ وہاں دم بھرے - ہاں مرتبہ اُحدیت پر مرتبہ حضرت انسان کا ہے - اور وہی ہر جگہ جلوہ گر ہے - اسی محبوب حقیقی کو ہر انسان کسی نہ کسی رنگ میں تسلیم بھی کرتا ہے -

اور مصروفِ تلاش بھی ہے۔ بلکہ صرف انسان نہیں۔ ہر شئی بجز سورج و قمر و حجر و شجر۔ زمین و آسمان۔ جن و انسان۔ شب و روز وغیرہ وغیرہ سب تلاش یار میں حیران اور سرگردان ہیں۔ کیونکہ اصل کی تلاش فرع میں فطری تقاضہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ازل سے ابد تک کائنات کا ذرہ ذرہ حُسنِ حقیقی کی تلاش میں ہے اور رہے گا۔ عشق کے قافلے ہمیشہ رواں دواں ہیں۔ کبھی رکتے نہیں۔ اسی فطری طلب کی بنا پر یہ فقیر بھی ہوش سنبھالنے کے ساتھ ساتھ کبھی کہیں اور کبھی کہیں پھرنے لگا۔ الحمد للہ! طلبِ صادق نے مرشدِ کامل نصیب کیا۔ اور اُن کی نسبت نے اس تلاش کو اتنا تیز کر دیا کہ دیوانوں کی طرح جس چیز کو دیکھا۔ سوال کر دیا۔ دریا سے پوچھا۔ محبوب کیسے یا نہیں۔ تو اس نے جواب دیا۔ ضرور ہے۔ اگر وہ نہ ہوتا۔ تو میں کیسے چلتا۔ سمندر سے سوال کیا۔ تو اس نے کہا۔ اے نادان۔ میں زمین سے کتنا بڑا اور طاقت ور ہوں۔ پر وہ آرام کر رہی ہے۔ اور میں بے چین۔ چاہتا ہوں۔ کہ اس کو بھی توڑ پھوڑ کر اپنے جیسا کر دوں۔ مگر کسی نے مجھے قید کر رکھا ہے۔ اگر وہ نہیں تو میرا مالک اور خالق کون ہے؟ غرضیکہ گل و گلزار۔ باد و خزاں۔ شمس و قمر اور کائنات کا ذرہ ذرہ ایک بولتی ہوئی کتاب بن کر یہی جواب دیتا ہے۔ اور رہبری کرتا ہے۔

پھر میں اپنے اندر آیا۔ تو دیکھا۔ کہ یہاں تو ایک مستقل کائنات آباد ہے۔ خون کے ہزاروں قطرات دوڑتے پھرتے ہیں۔ اور ہر قطرے میں سینکڑوں جانیں ہیں۔ اور ہر جان میں بے شمار تمنائیں اور ارمان ہیں۔ ان جانوں میں کئی بادشاہ۔ امیر، وزیر اور غریب ہیں۔



اپنے اندر کا یہ تماشا دیکھ کر میں خود حیران رہ گیا۔ کہ میرے اندر تو ایک دنیا آباد ہے میں کیوں ویرانوں میں حیران اور سرگردان پھروں۔ تو میں نے خون کے قطرات سے پوچھا۔ محبوب ہے یا نہیں؟ ایک قطرے نے جواب دیا۔ ہم دل کے غلام ہیں۔ وہ سمیٹتا ہے تو ہم بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ وہ پھیلتا ہے تو ہم بھی پھیل جاتے ہیں۔ دل تو میرے بالکل قریب تھا۔ فوراً میں نے اس کو آواز دی۔ اور سوال کیا۔ تو وہ پہلے ہی تڑپ رہا تھا۔ خبر نہیں کس کی یاد میں۔ خیر! میرے اصرار پر دل نے جواب دیا۔ کہ سانس سے پوچھو میں اس کا غلام ہوں۔ وہ اندر آتا ہے تو میں حرکت کرتا ہوں۔ ورنہ نہیں۔ تو سانس بھی قریب تھا۔ میں نے اس سے سوال کیا۔ کہ تو اندر اور باہر کیوں آتا جاتا ہے تو اس نے جواب دیا میں ہوا ہوں۔ اور باہر میری ہم جنس ہول ہے اور اندر دل میں ایک محبوب کا نور جلوہ گر ہے۔ جس پر میں عاشق ہوں اور وہی میرا دین ایمان ہے۔ اسی کے حکم سے اندر اور باہر آتا جاتا ہوں میں نے کہا عاشق معشوق کی باتیں چھوڑو۔ جواب دے کہ محبوب ہے یا نہیں۔ تو اس نے کہا۔ اے بے خبر تو نہیں جانتا۔ جب ماں کے پیٹ میں ایک پتلا تیار ہوا۔ تو مجھ کو حکم ہوا۔ اے میرے بنائے ہوئے دل میں داخل ہو جا۔ تو میں حکم کی تعمیل کرتے ہوئے داخل ہو گیا۔ تو پتلا حرکت کرنے لگا۔ حتیٰ کہ باہر آیا۔ بڑھا۔ جوان ہوا۔ اور بوڑھا ہوا۔ آخر حکم ہوا۔ کہ اے میرے بنائے ہوئے کارخانے اب تو ٹھہر جا۔ میں ٹھہر گیا۔ اور وہ پتلا بے کار ہو گیا۔ اب تو وہی سوچ کہ مجھے ٹھہرانے اور چلانے والا کون تھا۔ اگر وہ محبوب نہیں تو اور کون ہے تو تلاش

جاری رکھ۔ ہمت نہ ہار۔ ایک روز بلبرگ اور ضرور ملے گا۔ وہ ہر شے میں اور ہر جگہ موجود ہے۔ خود تمہارے اندر بھی۔ واللہ! سچ ہے۔ ہر جگہ محبوب حقیقی کے جلوؤں کو چمکتا ہوا پایا۔ لیکن تسلی نہ ہوئی۔ پیاس بڑھتی گئی۔ برصغیر پاک و ہند، افغانستان، ایران، عراق، اردن، سواریہ، حجاز مقدس وغیرہ تمام بابرکت مقامات پر حاضری دی۔ الحمد للہ تعالیٰ! آخر خداوند کریم نے وہ در نصیب کیا۔ جس کی تلاش صرف مجھے نہیں تمام عالم کو ہے۔ وہی اصل کائنات۔ وہی مقصود کائنات اور وہی جو ہر کائنات آقا ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) جو انکے در اقدس پر مٹ گیا۔ اس نے مقصود اصلی پایا۔ یہی وہ در ہے۔ جو منیر شریعت ہے۔ نزد بان طریقت ہے۔ قنطرة الحقیقت ہے اور کتب معرفت ہے۔ قاصد و مقصود کا پتہ دیتا ہے۔ موجود کو بتاتا ہے مقصود کو دلاتا ہے۔ مطلوب کو ملاتا ہے۔ محبوب کا وصل کراتا ہے اسی در پر اپنی حقیقت کھلتی ہے۔ اور یہیں خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اور کہیں نہیں۔

الحمد لله شؤ الحمد لله على احسانه وكرمه. کہ  
خداوند تعالیٰ نے اس در اقدس کے بار بار بوسے نصیب کئے۔ دعا  
ہے کہ خداوند کریم اسی در اقدس پر معرفت بھی عطا فرمائے۔  
(آمین ثم آمین)

اظہر غفرہ

## حُبِّ تَالِيفِ

جب میں سفر حج سے واپس وطن آیا۔ اور احباب میں سفر کا ذکر آتا۔ تو وہ اس پاک ذکر اور وجد آفریں حالات کو سن کر اصرار فرماتے۔ کہ ان حالات کو جمع کر کے ضرور شائع کیا جائے۔ تاکہ سب اہل ذوق فیضیاب ہو سکیں۔ ویسے بھی سفر صحیح معنی میں اسی وقت کامیاب ہوتا ہے۔ جب مسافر اپنے سفر میں دوسروں کو بھی شریک کرے۔ اور یہ اس وقت ممکن ہے۔ جب مسافر اپنے مشاہدات سفر کو اس طرح دوسروں کے سامنے پیش کرے۔ کہ پڑھنے اور سننے والا ذہنی طور پر خود انہیں مقامات پر کام فرما نظر آئے۔ جن مقامات سے مسافر خود گزرا ہے۔ صرف اسی عرض سے یہ کتاب لکھی ہے تاکہ تمام اہل ذوق بھائیوں کو اپنے مقدس سفر میں شریک کر دوں۔ اور ہزاروں انبیاء کرام، اولیاء عظام، شہداء اور مجاہدین کے حالات سنا کر محفوظ کروں۔ جن کے صدقے ہمیں دولت ایمان نصیب ہوئی۔ انشاء اللہ! احباب اس کتاب کو پڑھ کر یوں محسوس کریں گے کہ ایک مشفق، تجربہ کار، ہمدرد دوست، معلم اور رہبر ہمارا ہاتھ پکڑ کر ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔ اور مقامات مقدس کی زیادتیوں کو ارہا ہے۔ امید ہے کہ احباب اس پیشکش کو عزت کی نگاہ سے نوازیں گے۔

نیاز مند

اظہر غفرلہ

## میرا یہ سفر مبارک

اللہ اللہ! مہینہ پاک کا سفر، دیار حبیب کا سفر، منزل حبیب کا سفر  
 حج مبارک کا سفر، پھران کے صدقے افغانستان، ایران، عراق، عمان  
 اردن، سوریہ، شام، بیت المقدس شریف، کابل، غزنی، قندھار،  
 ہرات، مشہد شریف، تربت جام، شیراز، سبزوار، نیشاپور، بسطام  
 اصفہان، بغداد شریف، کربلا معلیٰ، کوفہ، نجف اشرف، بصرہ، سلمان پاک  
 انجلیس، دمشق شریف، حلب، حمص، غرضیکہ ہزاروں لاکھوں انبیاء و  
 اولیاء کی زیارتوں سے سرفرازی اور پھر سب کے آقا و مولا کی بارگاہ قدس  
 کی حاضری، اپنی خوش بختی نہ کہوں تو اور کیا کہوں۔ میرا یہ سفر تقریباً  
 ۲۵ ہزار میل بنتا ہے۔ جو تقریباً چار ماہ میں طے ہوا۔ کہیں تھکاوٹ  
 یا اکتاہٹ محسوس نہ ہوئی۔ بلکہ ہر قدم پر روحانی اور جسمانی راحت ملی۔  
 اس سفر نامہ کو مرتب کرتے وقت بھی وہ حسین یادیں ایک ایک کر کے  
 سامنے آرہی ہیں اور آنکھوں کو ٹھنڈا کر رہی ہیں۔ اب بھی نگاہوں  
 میں دیار حبیب کے حسین نظارے اور سبز گنبد کی لطیف اور لطیف  
 بہاریں بس رہی ہیں۔ انشاء اللہ! پڑھنے والے احباب عجیب کیفیت  
 اور لذت محسوس کریں گے۔

بے شک نعمت ہمیشہ مشقت سے ملتی ہے۔ اگرچہ یہ راستہ  
 دور دراز اور تھکا دینے والا ضرور ہے۔ لیکن روح پرور اور حصول نعمت  
 کا باعث بھی ہے۔ جگہ جگہ اسلامی تاریخ کے ورق کھلے ہوتے ہیں۔

سینکڑوں انبیاء کرام اولیاء عظام اور مجاہدین اسلام کے مزارات مقدسہ کی زیارتیں سب دکھ درد اور مصائب کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اسلامی ممالک کی سیاحت اور سفر حج کے دوران جو کیف و سرور جذب و مستی، فیوض و برکات، حسین یادیں اور نہایت پر کیف صحبتیں مجھے نصیب ہوئیں۔ یہ خداوند کریم کا فضل و احسان، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و نگاہِ کرم اور میرے مرشد کریم حضرت شاہ بھالی علیہ الرحمۃ کی خصوصی عنایت تھی۔ یہ میرا سرمایہ حیات اور توشہ آخرت ہے خداوند کریم مجھے اور ہر مسلمان بھالی کو بار بار یہ سعادت نصیب کرے!

(آمین ثم آمین)



## قارئین ایک اور ضروری گزارش

ہم اپنی اس کتاب میں جو کچھ تحریر کریں گے۔ وہ عرب ممالک کے ان احوال سے ہوگا جو ان کے حُسن و خوبی پر مبنی ہوگا۔ اس مقدس سفر میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہزار ہا عجائب دیکھے۔ دریاؤں۔ سمندروں۔ پہاڑوں اور صحراؤں کی خوب سیر کی۔ لیکن واللہ! مقصد صرف ایک تھا۔ ایک ہے اور ایک ہیگا۔ بارگاہِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی باریابی اور ان کے صدقے دوسرے مقامات کی زیارت۔ لہذا میں اس کتاب میں بھی صرف اور صرف ان مقدس مقامات اور زیارات کے بارے میں تحریر کروں گا۔ جو اس مقصود کے بالکل قریب اور منسوب خاص ہیں۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ بجز ہستی مطلق کے کوئی چیز نگاہوں میں نہیں سمائی۔ ہر چیز ذات و صفات کا کرشمہ ہے۔ ہر جگہ جلال و جمال کی چمک ہے۔ ہر شے کمالات لا متناہی کا آئینہ ہے۔ گلشن کائنات کا ہر درخت اور ہر پتہ معرفت کردگار کا دفتر ہے۔ اور ہمیں اس معرفت کے سوا کسی چیز سے سروکار بھی نہیں۔ کیونکہ مقصود اصلی اور مطلوب حقیقی تک اسی معرفت کے ذریعے سائی ممکن ہے معرفت سے عشق پرورش پاتا ہے اور عشق سے معرفت حاصل ہوتی ہے۔ جن کو عشق و معرفت کی مستی اور ہوشیاری سے سابقہ رہتا ہے۔ وہ اس مستی اور ہوشیاری کے پروں سے اڑ کر مطلوب حقیقی تک ضرور پہنچتے ہیں۔ مردِ مومن اسی کے لئے جیتا ہے اور اسی کیلئے مرنے والا ہے۔ اور یہی مذہب بھی یہی تعلیم دیتا ہے۔ خدا عمل کی توفیق دے۔ (آمین)

## ہماری عظیم تہذیب

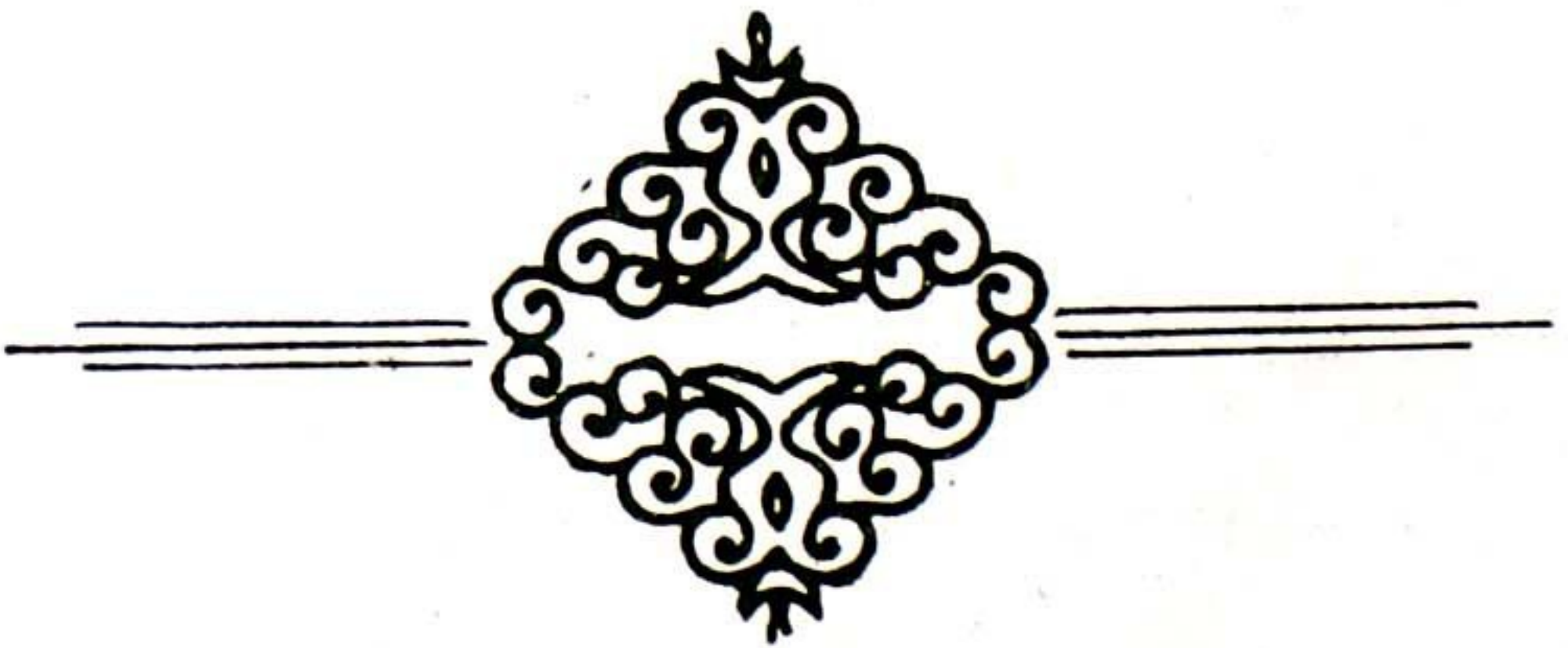
جب تمام اقوام یورپ وغیرہ جہالت اور بربریت کی مجسمہ تھیں۔ سیاہ، ثقافت، تہذیب و تمدن اور جملہ علوم و فنون سے کورے تھے تو عرب کے محسن کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چند غلام اٹھے اور صرف اسی نوے برس کی قلیل مدت میں پوری دنیائے انسانیت عرب سے عجم ملتان سے بصرہ اور سمرقند سے بخارا تک چھا گئے اور جگہ جگہ مساجد، مدارس، لائبریریاں، یونیورسٹیاں، نہریں، سڑکیں، پلیں، باغات، محلات، بنا ڈالے اور عرب، ایران، عراق، شام، مصر، سوڈان، لیبیا، الجزائر، مراکش وغیرہ تقریباً ہر ملک اور شہر میں علم دین کے مدارس قائم کر دیئے۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، دمشق، موصل، اندلس، نیشاپور، ہمدان، اصفہان، طوس، تبریز، بخارا، سمرقند، تاشقند، بصرہ، کوفہ، حلب، قاہرہ، بغداد وغیرہ گویا مسلم قوم نے ساری دنیا کو علم و ہنر سے مالا مال کر دیا۔ صرف بغداد شہر میں تیس ہزار مساجد، دس ہزار حمام، ایک ہزار محل اور آٹھ سو ساٹھ حکیم حاذق تھے۔ آج وہی قوم علم و ہنر سے خالی ہے۔ بلکہ قوم مسلم کی نسل نو تو خیر و شر کی تمیز سے بھی بے بہرہ ہے۔ مہرلوں کا کچھ طبقہ اپنی نسبت فرعون کی طرف کر کے خوش ہوتا ہے لبنان کے کچھ نوجوان ابو جہل پر نازاں ہیں۔ ترکوں کا ایک گروہ چینگیزی تہذیب کا پرستار ہے۔ ہمارے پاک وطن کے کچھ لوگ گندھارا اور موہنجوداڑو کی تہذیب پر نازاں ہیں۔ حالانکہ ان فنا شدہ تہذیبوں کے

پاس بُت پرستی۔ سنگ تراشی۔ جو روستم۔ جہالت و عیاشی کے سوا کیا تھا۔ اور ان پر فخر کرنے کا کیا مطلب؛ مسلم اقوام کو تو صدیق و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ جیسے مقدس صحابہ کرامؓ، ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ جیسے فقہاء۔ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ترمذی وغیرہ جیسے محدثین۔ ابن اثیر۔ طبری۔ ابن خلدون جیسے مورخین سینا اور فارابی جیسے فلسفیوں۔ کندی اور ابن بیثم جیسے مہندس۔ رومی۔ سعدی۔ جامی۔ اعلیٰ حضرت بریلوی اور اقبال جیسے عارفوں عالموں اور شاعروں پر فخر کرنا چاہیے۔ لاکھوں انبیاء۔ صحابہ اہل بیت اولیاء۔ مجاہدین اور غازیوں پر نازاں ہونا چاہیے۔ جنہوں نے اپنے علم و عمل۔ سیرت و کردار اور جذبہ جہاد سے تمام عالم کو منور کر دیا۔ عرب سے دہلی اور غرناطہ تک چھا گئے۔ اور کم و بیش ایک ہزار سال تک پوری دنیا پر علم و عرفان کی بارش کر دی غزالیؒ اور رازیؒ علم تقسیم کر رہے تھے۔ اور حنیفہؒ و بایزیدؒ عشق بانٹ رہے تھے۔ انہی دو طاقتوں علم و عشق سے دنیا آباد ہوئی۔ اور ایک نہایت ہی حسین و جمیل تہذیب تیار ہو گئی۔ اسلام کے عروج کا تعلق قرون وسطیٰ سے ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے۔ جب پوری دنیا خصوصاً یورپ میں علم۔ اخلاق تمدن و تہذیب کا نام تک نہ تھا۔ عیاشی۔ شراب نوشی۔ بردہ فروشی اور لوٹ مار کا دور دورہ تھا۔ مسلم قوم کے علم، اخلاق اور تہذیب نے دنیا کو گمراہ کر دیا۔ اور لوگ جو ق در جو ق بخوشی اسلام قبول کرنے لگے۔ بہت سے ملک ایسے ہیں۔ جہاں عربوں نے ایک دن بھی حکومت نہیں کی۔ مگر اسلامی تہذیب اور علم عرب سے نکل کر شمال میں بحیرہ اسود



مغرب میں ہسپانیہ۔ فرانس اور مراکش، مشرق میں سمرقند و بخارا۔ جنوب میں انڈونیشیا تک پھیل گیا۔ بحرالکاہل کے جزائر میں اس وقت مسلمانوں کی تعداد ۲۵ کروڑ سے کم نہیں۔ یہ قوم مسلم تاریخ کا روشن ترین باب نہیں تو اور کیا ہے۔؟ ہندوستان پر ساڑھے آٹھ سو سال۔ ہسپانیہ پر آٹھ سو سال۔ عرب عراق۔ شام۔ ایران۔ افغانستان مہر۔ تیونس۔ لیبیا۔ مراکش وغیرہ پر تو چودہ سو سال سے حکومت کر رہے ہیں۔ افسوس ان مسلم ناکافروں پر ہے جو قوم مسلم کو اسلامی تعلیم و تہذیب سے ہٹا کر غیروں کا در و دکھا رہے اور اسلام سے غداری کر رہے ہیں۔ خداوند کریم ہمیں سچا مسلمان بنائے اور ہمارے ماضی کی طرح حال بھی پر عزم اور مستقبل بھی نہایت روشن کر دے!

(آمین ثم آمین)



## حج کیا ہے

حج اسلام کا اہم رکن ہے۔ اس کا منکر کافر اور بلا و حبہ تارک فاسق ہے۔ اگر خدا توفیق دے تو عمر میں ایک مرتبہ فرض اور بار بار جانا سنت اور مستحب ہے۔ حج اس خوش نصیب کو ہوتا ہے جس پر سرکارِ مدینہ کا خاص کرم ہوتا ہے۔ حج کا سفر، سفرِ عشق ہے۔ اور یہ عاشقانہ عبادت ہے۔ پھر عاشق کے سینہ گنجینہ محبت سے جب کوئی صدمہ اٹھے گی۔ تو ضرور عشق کی رنگینی میں رنگی ہوئی ہوگی۔ لہذا عاشق کا حج بیت اللہ بھی سلوک الی اللہ ہے۔ حج ایک سفر ہے۔ سلوک بھی ایک سفر ہے۔ حج کا مقصود اللہ ہے۔ سلوک کا مقصود بھی اللہ ہے۔ سفر حج میں مسافر کو اپنا سامان وغیرہ درست کرنا پڑتا ہے۔ ترک وطن اور ترک تعلقات کے بغیر یہ سفر انجام نہیں پاتا۔ اسی طرح سلوک میں بھی ضروریات راہ سلوک کی فراہمی سالک کو اپنے وطن عارضی یعنی طبعی تقاضوں اور سابقہ بُری عادتوں کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ تعلقات ما سوا سے الگ ہو کر صرف خدا کی طرف سفر ملعنوی اختیار کرنا پڑتا ہے۔ حج کا بھی ایک ایک رکن طلبِ رضائے الہی کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ لہذا عشاق کا حج تو صرف اور صرف رضائے خدا اور رضائے مصطفیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نصیب فرمائے۔ (آمین)



## پاک سرزمین کے عا جموں سے

**حجاج کرام :-** آپ اس مقدس سرزمین پر حج کرنے جاتے ہیں جہاں پوری دنیا کے مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ آپکی حیثیت وہاں اپنے پاک وطن کے نمائندہ کی ہوتی ہے۔ لہذا آپ سے کوئی ایسا قول یا فعل سرزد نہیں ہونا چاہیے جس سے آپ کے ملک یا آپکی قوم کی بدنامی ہو۔ آپکی عظیم تہذیب جو سرکارِ مدینہ سے آپ کو بطور امانت ملی ہے۔ جب وہاں کی حاضری آپ کو نصیب ہو۔ تو یہ ثابت کر دیں کہ ہم حضور کے غلام ہیں۔ خداوند کریم تمام مسلمانوں کو مسلم تہذیب کا محافظ اور امین بنائے۔ (آمین)

## ایک خوشی کی بات

الحمد للہ، پاکستان سے چل کر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ تک تمام اسلامی ریاستیں ہیں۔ راستے میں کسی غیر مسلم کی ایک اینچ زمین بھی نہیں آتی۔ اس وقت بھی آزاد اسلامی ممالک کی تعداد تقریباً ۳۶ تک ہے۔ اور ۳۸۶، ۳۳۳، ۲۳۳، ۱۳۳ مربع میل رقبہ پر مسلمانوں کی حکومت ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں قائم اور دائم رکھے۔ اور اتحاد کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ تمام اسلامی ممالک کے عوام پاکستان اور پاکستان کے عوام سے بہت

محبت کرتے ہیں۔ جہاں جہاں گئے۔ جو جو ملا۔ والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ اور مسکراتا ہوا پایا۔ اور اسلامی معاشرہ کی حقیقت بھی یہی ہے کہ مسلمان رُئے زمین کے کسی حصے میں رہتا ہو۔ ایک دوسرے کا خیر اندیش۔ یہی خواہ اور بھائی ہے۔ خداوند کریم ہمیں ایک فرمائے! اس میں۔!

آج بھی مسلمان متحد ہو کر اپنی کھوئی ہوئی عزت واپس کر سکتے ہیں۔ اور اسی اتحاد و اتفاق کی نعمت سے سر زمین کشمیر فلسطین۔ اور قبرص وغیرہ آزاد کر سکتے ہیں۔ سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے آفری حج کے موقع پر امت مسلمہ کو اتحاد کی وصیت فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ کسی عربی کو عجمی پر اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔ تم میں وہی عزت و عظمت والا ہے۔ جو متقی اور خدا رسول کا فرماں بردار ہو۔ خداوند ہمیں اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔

## ایک افسوس کی بات

حقیقت ہے کہ اسلامی ملکوں میں عیسائی۔ ہندو۔ سکھ اور دیگر غیر مسلم بکثرت آباد ہیں۔ اور خوب ٹھاٹھ باٹھ سے کاروبار کر رہے ہیں بلکہ بڑی بڑی دکانوں اور کمپنیوں کے مالک ہیں۔ مشہد میں سب سے بڑی فرم "رام جی مول چند" ہندو کی ہے۔ خوب کمار ہا ہے۔ غرضیکہ غیر مسلم لوگ اسلامی ممالک میں بالکل امن و عافیت اور آزادی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ روس اور بھارت وغیرہ کے

مسلمان نہایت غیر محفوظ اور پریشان حال ہیں۔ کوئی سال بلکہ مہینہ خالی نہیں جاتا۔ کہ کسی نہ کسی بہانے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جاتی ہے۔ اور مختلف مظالم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ غیر مسلم قوم کو اپنے رویہ پر نظر ثانی کر کے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور مسلمان سربراہوں کو رابطہ قائم کر کے غیر مسلم حکومتوں کو مسلمانوں کی حفاظت کی طرف خاص توجہ دلانی چاہیے۔

## اسلامی مساوات

یوں تو اسلام کا ہر رکن نماز، روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ سب کے سب مساوات کے آئینہ دار ہیں۔ لیکن حج کا عظیم اور روح پرور اجتماع اسلامی جمہوریت اخوت اور مساوات کا سب سے بڑا بین ثبوت ہے۔ عربی، عجمی، کالے، گولے، امیر اور غریب سب کے سب ایک لباس یعنی احرام میں ملبوس ہوتے ہیں۔ جو سرور کونین نے حج کے موقع پر زیب تن فرمایا تھا۔ اور ایک ہی آواز یعنی تلبیہ کا ذکر ہوتا ہے۔ اسی طرح حج کے تمام ارکان کی ادائیگی کے وقت تمام حاجی اسلامی مساوات کا عملی ثبوت دیتے ہیں۔ خداوند کریم اس ظاہری عمل میں خلوص اور رسم میں روح و دیعت فرمائے آمین !!



## میرا ایک ملک اور میری زندہ قوم

الحمد للہ! خداوند کریم نے ہمیں آزاد وطن کی صورت میں ایک بڑی اسلامی مملکت عطا فرمائی تھی جس کا رقبہ تقریباً ۳,۶۵,۵۲۹ مربع میل تھا۔ آبادی تقریباً ۱۳ کروڑ نفوس پر مشتمل تھی کسی اعتبار سے پاکستان دوسرے مسلم ممالک سے کم نہیں تھا۔ خصوصاً مذہبی لحاظ سے پاکستان کی ۸۰ فیصد آبادی نہایت دیندار، جفاکش، کفایت شعار اور اسلامی اقدار کی محافظ تھی۔ پاکستان کی بہادر افواج اور مخلص عوام نے ستمبر ۱۹۴۷ء کی جنگ میں ایسا شاندار مظاہرہ کیا تھا کہ بھارت کی ۲۱ ڈویژن فوج کے ہوش اڑ گئے۔ تمام دنیا حیران رہ گئی۔ ۱۹۶۷ء میں جب ہم مسلم ممالک کے دورے پر گئے تو مسلمان اس جنگ میں فتح کی وجہ سے پاکستانی فوج اور عوام کی تعریف کرتے تھے۔ ہماری جرأت کے گیت گاتے تھے۔ اگرچہ گذشتہ سو سال سے فرنگی تہذیب پاکستانی مسلمانوں کے قلب و جگر اور دل و دماغ پر مسل جیسا سوز حملے کر رہی ہے۔ اس کے باوجود پاکستانی مسلمانوں کے مضبوط حصار مستحضر نہیں ہو سکے۔ سوائے چند کالی بھیڑوں اور مسلم ناسانگہ نژادوں کے پوری قوم بڑی خوبیوں کی مالک ہے۔ اگر اس قوم کو بہترین رہبر مل جائیں تو پاکستان میں عالیشان یونیورسٹیاں، عظیم دینی مذہبی مدارس اور دیگر ادارے بے شمار ہیں۔ پاکستان ہی اسلامی ممالک میں ایسا ملک ہے جس کے علماء، دانشور، دکلا، ادبا

شعرا اور ڈاکٹروں کی گفتی ہی ممکن نہیں۔ قوم من حیث القوم عظیم  
روایات اور خصوصیات کی حامل ہے۔ لیکن سنہ کی لڑائی میں بظاہر  
قوم کو جو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ درحقیقت ہماری فوج یا قوم کی  
شکست نہیں۔ بلکہ چند دشمنانِ دین و وطن کی غداری کا نتیجہ ہے۔  
کہ عظیم اسلامی ملک دو ٹکڑے ہو گیا۔ خداوند کریم پاکستانی قوم کو متحد  
منظم فرمائے۔ عارضی شکست کو فتح میں بدل دے۔ میرے ملک اور  
قوم کو قیامت آباد اور شاد رکھے۔ (آمین)

## پاکستان سے اسلامی ممالک کی امیدیں

اسلامی ممالک کے مسلمانوں سے مل کر مجھے ایسی بات کا بہت  
احساس ہوا۔ کہ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد دنیا کے  
مسلمان بھائیوں نے اس ملک سے بڑی نیک امیدیں وابستہ کی  
ہوئی تھیں۔ مثلاً وہ پاکستان کو مسلم تہذیب اور عالم اسلام کا عظیم  
حصار تصور کرتے تھے۔ اور وہ یقین کرتے تھے۔ کہ پاکستان اسلام کی  
نشانیہ میں بڑا اہم کردار ادا کرے گا۔ مگر بد قسمتی سے پاکستان غیروں  
کی سازش اور غداروں کی غداری کا شکار ہو کر اپنی منزل کھو بیٹھا۔  
اپنا نصب العین چھوڑنے کی یہ سزا ملی کہ ملک دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور  
اب رہے رہے پاکستان میں بھی ہمیں اپنا نصب العین یاد نہیں۔ کہ  
پاکستان تو اسلام کی بنیاد پر معرضِ وجود میں آیا تھا اور اس کی بقا بھی  
نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکمل نفاذ میں مضمر ہے۔



## پاکستانی مسلمان بھائیوں سے

ہر مذہب میں امام اور رہبر کی بڑی حیثیت ہے۔ ہر معاشرہ میں مذہبی رہنما کو خاص مقام دیا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے مذہب میں جہالت کا ایسا دور آچکا ہے کہ پاکستان میں جاہل، لادین، بدعمل اور ملک و ملت کی ضرورتوں سے بے خبر نام نہاد، رسمی پیروں اور گلے بجلنے والے بے عمل میراثیوں کی تو بڑی عزت ہے۔ ہزاروں روپے رسمی پیر اور جاہل مرید لٹا دیتے ہیں۔ لیکن دین اسلام کی صحیح خدمت کرنے والے مدارس کے اساتذہ، مساجد کے ائمہ اور خطباء چند سے اور روٹیاں مانگ کر گزارا کرتے ہیں۔ یہ بہت ہی افسوس کا مقام ہے۔ خالق کائنات ہمیں عقل سلیم عطا کرے۔ البتہ سعودی عرب اور بعض دوسرے اسلامی ممالک میں دینی مدارس اور مساجد پر حکومت اور عوام بے حد خرچ کرتے ہیں۔ پاکستان میں دینی مدارس اور مذہبی اداروں کی کثرت کے باوجود یہ حالت نہیں ہے۔ کوئی باعزت اور باوقار اعانت اور امداد کا ذریعہ نہیں ہے۔

## اہم ملک اور شہر جہاں جانا نصیب ہوا

- سعودی عرب • افغانستان • ایران • عراق
- اردن • شام • فلسطین • سوڈان
- کویت • دوبئی • بحرین • مسقط
- بیروت • طرابلس • مراکش • کابل

87291



• غزنی •	• حبلان آباد •	• قندهار •	• مزار شریف •
• ہرات •	• اسلام قلعہ •	• یوسف آباد •	• تربت حہام •
• مشہد شریف •	• نیشاپور •	• بسطام شریف •	• شیراز •
• مہمان •	• گیلان •	• اصفہان •	• سمنان •
• تہران •	• سبزوار •	• بہاوند •	• موضع ہارون •
• حرم •	• کرمان شاہ •	• قریہ طوس •	• میرجاوا •
• زاہدان ابدان •	• ماہان •	• تربت حیدریہ •	• خاقتین •
• قم شریف •	• قصر شیریں •	• بغداد شریف •	• بصرہ •
• کربلا شریف •	• نجف اشرف •	• دامن •	• کونہ •
• بابل •	• زبیریہ •	• حله •	• سامرہ •
• تبریز •	• خسروی •	• قادیسیہ •	• قزوین •
• قونب •	• فلوجہ •	• موصل •	• قطر •
• معرہ •	• عمان •	• ریحا •	• بیت المقدس شریف •
• خلیل الرحمن •	• دمشق شریف •	• حلب •	• حموز •
• حمص •	• عفتلان •	• مقام غور •	• مقام قیصر •
• شہر عسکہ •	• شہر حور •	• شہر طبریہ •	• قنسرین •
• دشت لوط •	• زینبیہ •	• موت کاسمند •	• وادی یرموک •
• کامشلی •	• لبتی باب اللہ •	• مدینہ شریف •	• مکہ مکرمہ •
• جدہ شریف •	• طائف شریف •	• بدر شریف •	• بنوک •
• ریاض •	• وغیرہ •		



## وطن سے دیارِ حبیب کی طرف روانگی

دیارِ حبیب خصوصاً مدینہ منورہ کی حاضری میرے لئے ماضی کے انگنت خوابوں کی تعبیر تھی۔ اس سے قبل متعدد اسلامی ممالک کا سفر کر چکا تھا اور ہزار ہا مقدس مقامات کی زیارتوں سے سرفراز ہو چکا تھا۔ لیکن میرے دل و دماغ پر اتنا بوجھ تھا کہ میں ہر جگہ گیا۔ لیکن ابھی ساری کائنات کے تاجدار اور اپنے آقا و مولا کے دربار کی حاضری نصیب نہیں ہوئی۔ غرضیکہ میں سوتا ضرور تھا۔ لیکن نیند نہ آتی تھی۔ شب و روز دعائیں کرتا تھا کہ الہی! وہ کون سا دن ہوگا کہ میرا سراور محبوب حقیقی کا در ہوگا۔ کبھی کبھی اس خیال سے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی۔ آنکھوں سے آنسو برسنے لگتے۔ اور زبان یہ کہتی کہ کہاں مدینہ اور کہاں یہ کینہ!

الحمد للہ! کہ وہ وقت سعید آیا۔ سونے کا سورج طلوع ہوا میری مدینہ پاک کی طرف روانگی ہوئی۔ دوست اجاب ریلوے سٹیشن سے جدا ہونے لگے۔ جانبین سے آنکھیں نم دیدہ ہوئیں۔ اس وقت جو لطف آیا۔ وہ بھلایا بھی نہیں جاسکتا کہ مدینہ مقدس کا مسافر، مدینہ پاک کیلئے سب کچھ چھوڑ کر جا رہا ہے۔ جیب گاڑی روانہ ہوئی۔ تو میرے معصوم بچوں نے مجھے جاتا ہوا دیکھ کر رونا شروع کر دیا۔ میری آنکھوں میں خوشی کے آنسو آگئے۔ دل میں سرور۔ رُح میں کیف اور زبان پر حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کا یہ شعر کہ

گھول گھٹاں میں یار دے ناں توں  
بال بچے اُس کس دے میاں

خواجہ صاحبؒ کے اسی شعر کو ذوق میں شجاع آباد سے لاہور تک  
دوران سفر پڑھتا گیا اور وجد کرتا گیا۔ اس سے قبل اسلامی ممالک کا  
دورہ کر چکا تھا۔ لیکن یہ سفر میں نے دوبارہ افغانستان۔ ایران۔ عراق  
اور شام کے راستے سے کیا۔ تاکہ آقائے دو عالم کے طفیل انبیاءؑ۔ صحابہؓ  
اہل بیتؑ۔ شہداء کرام اور اولیاء عظام کے مزارات کی حاضری دیتا ہوا  
سب کے آقا و مولا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔  
الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے بطفیل محمد مصطفیٰ حاضری کی توفیق عطا فرمائی۔  
راستے میں ہر مقام پر اہل محبت دوستوں اور احباب کے شاندار استقبال  
کئے۔ دینی جذبے اور اسلامی اخوت کا ثبوت دیا۔ جن کا میں بہت  
شکر گزار ہوں۔

## درہ خیبر

پشاور سے جب افغانستان کی طرف روانہ ہوئے تو اس مرتبہ  
کابل تک بس کا سفر کیا۔ اس سے قبل ہوائی جہاز پر جانا ہوا تھا۔  
بذریعہ بس جب مقام جمرد میں کسٹم کی چوکی کے قریب گئے تو ایک نہایت  
عالی شان، خوبصورت محرابی گپٹ دیکھا۔ جسے باب خیبر کہتے ہیں۔  
ڈیزائن نہایت عجیب اور اس پر بہترین کتبے۔ جن پر ان نامور فاتحین  
کے نام تحریر ہیں۔ جو اس دروازے سے گزر کر ہندوستان میں داخل  
ہوئے تھے۔ جنہوں نے ہندوستان کی تاریخ کو بدل کے رکھ دیا تھا

اسی تاریخی شاہراہ سے سکندر اعظم تیمور۔ بابر۔ محمد غوری شہاب الدین غوری۔ حضرت سلطان محمود غزنوی۔ نادر شاہ درانی۔ اور احمد شاہ ابدالی جیسے نامور فاتح گزرے، اور اسی درہ خیبر سے حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مبلغین اسلام تشریف لائے۔ اور کفرستان کو نور اسلام سے معذور کر دیا۔ اسی بابرکت دروازہ سے گزرتے ہوئے براستہ لنڈی کوتل، تورخم، پاکستان سے افغانستان میں داخل ہوئے۔

## افغانستان کے اہم شہر اور زیارتیں

اہم شہر • کابل • غزنی • قندھار • ہرات • مزار شریف  
جلال آباد • قطفن • شگرہ ہار — دیگر اہم شہر ہیں۔

— اہم زیارات —

- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کئی صحابہ کرام کے مزارت۔
- مدرسہ ابو حنیفہ یعنی اسلامی یونیورسٹی • مقبرہ بابر • مزار نادر شاہ شہید
- مسجد شہستی کابل • کابل یونیورسٹی • مزار عاشقان عارفان
- مزار شیخ اسماعیل • قلعہ جواد • مزار مولانا سید جمال الدین افغانی
- خانقاہ مجددیہ • مزار سلطان محمود غزنوی • مزار حکیم سنائی
- مزار والد ماجد حضرت داتا گنج بخش • مزار احمد شاہ ابدالی • حضور علیہ السلام کا خرقہ شریف • جامع مسجد قندھار • شاہی قلعہ غزنی
- کاروان سرانے قندھار • مزار حضرت عبدالرحمن جامی • مزار حضرت

عبداللہ انصاری • مزار امام رازی • مزار شہاب الدین غوری  
 • شاہی جامع مسجد غزنی • شاہی جامع مسجد ہرات • مزار غازی مان اللہ  
 • چہل خانہ قندھار • مزار استاد حضرت امام بخاری  
 • مزار شیخ رضی الدین بن آدم غزنی۔

## افغانستان

افغانستان وہ ذریعہ زمین ہے۔ جہاں حضرت داتا گنج بخش  
 سید علی ہجویری اور حضرت سلطان محمود غزنی جیسے باکمال لوگ پیدا  
 ہوئے۔ پاکستان کا ہمسایہ اور عزیز ملک ہے۔ اسی طرف اکثر صوفیاء  
 کرام اور مجاہدین اسلام نے آکر اسلام کی شمع روشن کی۔ افغانستان  
 اور پاکستان کے عوام کو آپس میں گہری محبت ہے۔ خداوند کریم حکمرانوں  
 میں بھی اتحاد پیدا فرمائے۔ افغانستان کے سات صوبے ہیں۔

(۱) کابل (۲) مزار شریف (۳) قندھار (۴) ہرات (۵) قطفن  
 (۶) ننگر ہار (۷) پکیتا۔

افغانستان کی بڑی زبانیں فارسی اور پشتو ہیں۔ ان ہی دو زبانوں  
 کو سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہے۔ اس کا کل رقبہ ۶۵۳۸۶۱ مربع میل ہے  
 آبادی تقریباً ۸۸۰۰۰۰ ہے۔ کابل میں ایک بہترین یونیورسٹی ہے۔  
 جس میں دینیات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ کالجوں میں ہدایہ شریف  
 اور فقہ کی دیگر کتابیں داخل نصاب ہیں۔ یونیورسٹی اور کالج کے طلباء  
 بہترین عربی بولتے ہیں۔ افغانستان میں ہر نوجوان کے لئے فوجی  
 تربیت لازمی ہے۔

الحمد للہ! تقریباً ڈھائی لاکھ مربع میل پر پھیلی ہوئی۔ افغان قوم ۹۹ فیصد مسلمان ہے۔ اکثر لوگ اہل سنت و جماعت مسلک کے پابند ہیں۔ دوسرے فرقوں کے لوگ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ عدالتوں میں فیصلے فقہ حنفی کی روش سے کئے جاتے ہیں۔

افغانستان ایک وسیع ملک ہے۔ اس میں ایک طرف برف سے ڈھکی ہوئی پندرہ ہزار اونچی پہاڑیاں ہیں۔ دوسری جانب ریگستان ہی ریگستان ہے۔ ایک طرف سرسبز و شاداب وادیاں اور دوسری طرف خشک چٹانیں نظر آتی ہیں۔ ایشیا کا شاید ہی کوئی ملک اتنا یہ قدیمہ کی دولت سے مالا مال ہو۔ اس لئے غیر ملکی سیاحوں کی آمد و رفت کثرت سے ہے روس نے اپنی سرحد سے لیکر قندھار تک بڑی خوشنما اور پختہ سڑکیں اقتصادی امداد کے طور پر بنوائی ہیں۔ امریکہ نے درہ خیبر سے لیکر کابل تک اس سے بھی بہترین سڑک بنوادی ہے۔ جس کی وجہ سے پشاور سے کابل تک کا راستہ آسانی سے طے ہو جاتا ہے۔ ایک عام کار ۴ یا ۵ گھنٹے میں پشاور سے کابل پہنچ جاتی ہے۔ یہ سڑک دریائے کابل کے ساتھ ساتھ اوپر کو جاتی ہے۔ ایک طرف نہایت مہیب پہاڑ اور دوسری طرف بہت گہرا دریائے کابل بڑی تیز رفتاری سے جاری ہے۔ افغانستان کو اس دریا پر اتنا ہی فخر ہے۔ جتنا مہر کو دریائے نیل پر ہے۔ تقریباً چودہ ہزار فٹ اونچے پہاڑوں سے نکل کر یہ دریا ایک طویل سفر کرتے ہوئے پاکستان میں اٹک کے مقام پر دریائے سندھ میں آ ملتا ہے۔ افغانستان خشک میوہ جات اور تازہ پھلوں کا مرکز ہے۔ افغانستان خشکی سے گھرا ہوا ملک ہے۔ ریلوے کا انتظام نہیں ہے نہ ہی کوئی بندرگاہ ہے۔ المبت

شہر کی نہایت عمدہ ہیں۔

## جلال آباد

جلال آباد دریائے کابل کے دائیں کنارے افغانستان کا بہت بڑا شہر ہے۔ صوبہ شنگھار کا صدر مقام ہے۔ اور بہت بڑا تجارتی مرکز ہے۔ اس کا میدانی علاقہ نہایت سرسبز اور آب و ہوا کے لحاظ سے بہت خوشگوار ہے۔ بابر، شہنشاہ اکبر، امیر عبدالرحمن اور امان اللہ خان نے یہاں اپنے زمانے میں بڑے بڑے خوبصورت باغات لگوائے۔ امیر حبیب اللہ خان کا مقبرہ بھی جلال آباد میں ہے۔ لیکن اس بات سے ہمیں سخت صدمہ پہنچا کہ باوجود قلیل تعداد کے یہاں ہندو اور سکھ تجارت پر قابض ہیں۔ اور خوشحالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خداوند کریم مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ اور تجارت، صنعت و حرفت کی طرف توجہ کی توفیق عطا فرمائے اور خوشحال کرے۔ (آمین)

## کابل

اس وقت یہ شہر افغانستان کا پایہ تخت ہے۔ بہت اچھا شہر ہے آبادی تقریباً چھ لاکھ ہے۔ اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور بہت سے اولیاء کرام کے مزارات بھی ہیں۔ جو عوام کی زیارت کا مرکز ہیں۔ اس شہر کی تعمیر جدید اور نہایت شاندار طریقے سے ہوئی ہے۔ پرانی طرز کے مکان بھی بے شمار ہیں۔ تقریباً ۲۱ ملکوں کے سفارتخانے کابل شہر کے اندر مصروف کار ہیں۔ دنیا کے اکثر ممالک کے ہوائی جہاز روزانہ

کابل کے ہوائی اڈے پر اترتے ہیں۔ اور شہر کی رونق میں اضافہ کرتے ہیں۔ یہ عظیم شہر دریائے کابل کے دونوں کناروں پر آباد ہے۔ شہر کے ایک حصے کو دوسرے سے ملانے کے لئے کئی چھوٹے چھوٹے پل ہیں۔ شہر کی سیر کو جدھر جائیں دریائے کابل استقبال کرتا ہے۔ یہ شہر دو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے۔ یہ پہاڑیاں شہر کو موسم سرما کی شدت سے محفوظ رکھتی ہیں۔ پورے علاقے کی نشادابی اسی شہر کی وجہ سے ہے۔ کابل کا مدرسہ ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ اور عجائب گھر قابل دید ہے۔ یہاں کی سیرگاہیں سیاحوں کا دل موہ لیتی ہیں۔ غرضیکہ کابل افغانستان کا قابل فخر شہر ہے۔

## کابل شہر کی اہم زیارات

### مدرسہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

یوں تو حکومت کی طرف سے ہر مسجد کے ساتھ ایک اسلامی درس گاہ ہے جن کے اخراجات حکومت خود برداشت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں سکولوں اور کالجوں میں بھی دینی تعلیم لازمی ہے۔ لیکن حکومت نے مدرسہ ابو حنیفہ کے نام سے ایک عظیم یونیورسٹی قائم کی ہے۔ یہاں کے فارغ طلباء علم تفسیر، علم حدیث اور فقہ حنفی کے بھی سند یافتہ ہوتے ہیں۔ اس یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلباء سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ طلباء پشتو، فارسی اور انگریزی کے ساتھ ساتھ عربی میں بھی فصیح گفتگو کرتے تھے۔ خداوند کریم تمام مسلمانوں کو علم دنیا کے ساتھ ساتھ علم دین کی بھی محبت عطا فرمائے۔ (آمین)



## قلعہ جواد

کابل شہر میں یہ وہ مقام ہے۔ جہاں افغانستان کے مشہور پیشوا حضرت ملا شور بازار علیہ الرحمۃ کا مزار ہے۔ یہ جگہ خانقاہ مجددیہ کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت صاحبزادہ پیر محمد ابوالہسبم صاحب مجددی وہاں کے سجادہ نشین ہیں۔ بہت بڑے عالم دین اور حسن اخلاق کا پیکر ہیں۔ ہمیں آپ نے اپنے خاص مہمان خانہ میں مہر ایا۔ بڑی خاطر تواضع کی۔ آپ کے صاحبزادے مولانا پیر محمد اسماعیل مجددی صاحب بڑے فاضل نوجوان ہیں۔ جنہوں نے ہماری عزت افزائی کے لئے طورخم کے مقام پر ہمارا استقبال کیا۔ اور جلال آباد میں بھی اپنی مہمان نوازی سے سرفراز کیا۔ بعد میں غزنی اور تندرہا کے لئے بھی اپنے مریدین اور عقیدت مندوں کے نام خط تحریر فرمائے۔

## صحابہ کرام کے مزارات مقدسہ

حضرت ابو رفاعہ ثمیم عدوی انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو قتادہ عدوی انصاری رضی اللہ عنہ اور آپ کے دیگر ساتھی صحابہ کرام کے مزارات بھی اس شہر میں موجود ہیں۔ حکومت نے ان مزارات کی جدید تعمیر نہایت شاندار طرز پر کرائی ہے۔ ان مزارات پر حاضری دے کر دل خوش ہوا۔ اور ایمانی قوت نصیب ہوئی۔ یہ مزارات کابل کے بہت بڑے قبرستان میں ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل پر یہ صحابہ کرام کابل آئے اور جنگ کے دوران جام شہادت نوش فرمایا۔ فاتحین کرام نے حضرت ابو رفاعہ انصاریؓ، حضرت ابو قتادہ انصاریؓ اور دیگر شہدائے کو یہاں دفن کر دیا تھا۔ جن کے مزارات سے آج تک

مستفیض ہو رہے ہیں۔

## عاشقان عارفان کے مزارات

صحابہ کرامؓ کے مزارات کے ساتھ دو اور بزرگوں کے شاندار مزار ہیں۔ جن کو کابل کے عوام "عاشقان عارفان" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ وجہ یہ بتائی گئی کہ ان دونوں بزرگوں میں آپس میں بہت پیار تھا ساری عمر ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوئے۔ ایک ہی شب ایک ہی وقت میں دونوں کو آقائے کائنات تاجدار جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زیارت کا شرف بخشا۔ اور دونوں سے کمال محبت کا اظہار فرمایا۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ  
 اَنْتُمَا عَاشِقَانِ عَارِفَانِ۔ اسی روز سے لوگوں میں یہ نام بطور لقب مشہور ہو گیا۔ ان کے اصل نام حضرت عبدالسلام اور حضرت عبدالصمد ہیں۔ ان کی کرامات اور بزرگی کی بے شمار حکایات مشہور ہیں۔

## مزار نادر شاہ شہید

کابل شہر کی نواحی پہاڑی پر نادر شاہ شہید کا مزار نہایت عالی شان طرز پر بنا ہوا ہے۔ اس مقام سے پورے علاقے کا بخوبی نظارہ کیا جاسکتا ہے۔ اردگرد خوبصورت باغات اور رنگ برنگے پھول دعوئے نظارہ دیتے ہیں۔ مقبرہ نہایت خوب صورت ہے۔ سیاہ رنگ کی گنبد نما عمارت ہے۔ چاروں طرف پتھر کی جالی اور پڑے پڑے دروازے ہیں۔ فن تعمیر کا نہایت نادر شاہ کار ہے۔

## مقبرہ بابر

کابل شہر میں بابر کا مقبرہ بھی ایک اہم مقام ہے۔ اکثر سپاہ وہاں ضرور جاتے ہیں۔ خاندانِ مغلیہ کے اہم شہنشاہ ظہیر الدین بابر کو کابل شہر بہت پسند تھا۔ بابر نے دہسلی میں وفات سے قبل وصیت کی تھی کہ مجھے کابل میں دفن کیا جائے۔ بابر کی ساری زندگی جنگوں اور لڑائیوں میں بسر ہوئی۔ اب بھی قبر سے مردِ مجاہد کا دبدبہ اور جلال نمایاں ہوتا ہے خداوند کریم ہر مسلمان کو مجاہد اور غازی بنائے۔ (آمین)

## جامع مسجد خشتی

کابل میں خشتی جامع مسجد اور خشتی پل دریا کے کابل پر نہایت قابل دید مقام ہیں۔ خشتی جامع مسجد کا گنبد نما صحن بہت وسیع اور بہت بلند ہے۔ پوری مسجد شریف میں بہت قیمتی قالینوں کا فرش بچھا ہوا ہے۔ ہزار ہا آدمی روزانہ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔ افغانستان کے لوگ نماز روزہ کے بہت پابند ہیں۔ اس لئے مساجد آباد ہیں۔ خداوند تعالیٰ تمام دنیا کے مسلمانوں کو ایک نیک، نمازی اور غازی بنائے۔ (آمین)

## مولانا سید جمال الدین افغانی کا مزار

مولانا سید جمال الدین افغانی "بہت بڑے علم اور فاضل تھے اسی مردِ مجاہد نے اپنی تمام زندگی اسی مشن میں گزار دی کہ تمام دنیا

کے مسلمانوں کو متحد و منظم کیا جائے۔ ایران، مصر اور ترکی کے خود سر اور مطلق العنان بادشاہوں کے خلاف جہاد کیا۔ لوگوں میں اسلامی شعور و بینی بیداری پیدا کرنے کے لئے کئی اخبار اور رسالے جاری کئے انکی زندگی کا آخری دور ترکی میں گزرا۔ وہیں وصال فرمایا اور وہیں دفن ہوئے بعد میں ۱۹۴۴ء میں افغانستان کی حکومت کی خواہش پر امکی میت کا تابوت ترکی سے افغانستان لایا گیا اور کابل میں بڑی عزت اور احترام سے دفن کیا گیا۔ علامہ افغانی کے نظریہ اتحاد اسلامی کی وجہ سے علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ ان کے بڑے مداح تھے۔ چنانچہ علامہ اقبالؒ انہیں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

سیدالتادات مولانا جمال

زندہ از گفتار او منگ و سفال

اس مرد مجاہد کے مزار کی زیارت کر کے طبیعت کو سکون ہوا  
خداوند کریم مسلمانان عالم کو اتحاد کی دولت سے سرفراز فرمائے (آمین)

## مزار شریف

مزار شریف افغانستان کا ایک صوبہ اور بہترین شہر ہے۔ اسمیں  
افغانستان کا سب سے زیادہ خوب صورت روضہ شریف ہے۔ افغانستان  
کے لوگ صاحب مزار بزرگ کو "سخی صاحب" کے نام سے یاد کرتے  
ہیں۔ اور بہت احترام سے زیارت کے لئے حاضری دیتے ہیں۔  
وہاں کے لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ یہ حضرت علیؑ شیر خدا کو رحم اللہ و جنت  
کا مزار ہے۔ (واللہ اعلم) کہتے ہیں کہ آپ نے شہادت سے قبل وصیت

فرمائی تھی کہ میری شہادت کے بعد میرے جد پاک کو ایک تابوت میں بند کر کے اونٹنی پر سوار کر دیا جائے۔ وہ رب تعالیٰ کے حکم سے جہاں جا کر رکے گی۔ وہیں میرا مدفن ہوگا۔ آپ کی وصیت پر عمل کیا گیا۔ بالآخر وہ اونٹنی شمالی افغانستان کے اسی مقام پر آکر رکی۔ جہاں اب مزار شریف ہے۔ ہر وقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔ وہاں نوروز کے دنوں عظیم میللا لگتے ہیں۔ عرس شریف کے موقع پر ہمیشہ لوگ بارش کی دعا مانگتے ہیں۔ تو صاحب مزار کی کرامت سے فوراً بارش برسا شروع ہو جاتی ہے۔ عرس سے جب لوگ واپس ہوتے ہیں۔ تو ہر طرف بہا رہی بہا رہتی ہے وہاں کے لوگوں نے صرف بارش ہی نہیں بلکہ جو بھی جائز دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے فوراً قبول فرمائی ہیں۔ نے بھی ایک دعا کی تھی جو بفضلہ تعالیٰ قبول ہوئی افغانستان کے علی مستند تاریخی دلائل سے ثابت کرتے تھے کہ یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ہی مزار ہے۔ بہر حال اللہ کے فضل و کرم سے ہم نے تو دونوں مقامات عراق میں بخفا شرف اور افغانستان میں مزار شریف کی حاضری دی۔ خداوند کریم سب کو نصیب فرمائے۔ (آئین)

## مجاہد اسلام حضرت سلطان محمود غزنوی

کابل سے تقریباً ایک سو تیس میل کے فاصلہ پر افغانستان کا عظیم تاریخی شہر غزنی ہے۔ اس شہر کو مجاہد اسلام حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کی وجہ سے تاریخ میں بڑی شہرت حاصل ہے۔ یہ وہ درویش صفت بادشاہ تھا۔ جو صرف بت شکن اور فاتح سومنات ہی نہ تھا۔ بلکہ فاتح قلوب بھی تھا۔ خود عالم اور علماء اسلام کا قدردان تھا۔ اس

مرد مجاہد کی کمان میں مجاہدین جہاد کرنے کو سعادت سمجھتے تھے۔ سلطان محمود علیہ الرحمۃ کے مقبرے کے ارد گرد تقریباً ایک لاکھ مجاہد اور غازی مدفن ہیں۔ جنہوں نے اپنے خون سے داستانِ اسلام کو زینت بخشی۔ گویا پورا قبرستان جنت کا ٹکڑا اور گنج شہیداں ہے۔ غزنی میں قیام کے دوران روزانہ اس قبرستان میں حاضری دے کر رُحالی کیف و سرور حاصل کرتا رہا کسی کئی گھنٹے بیٹھا رہتا۔ اٹھنے کو جی نہ چاہتا۔

حضرت سلطان محمود غزنوی کی زندگی کا نصب العین صرف اور صرف اشاعتِ دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور غلبہٴ اسلام تھا۔ پوری زندگی جہاد میں بسر ہوئی۔ جب میں پہلی مرتبہ مجاہد کی قبر پر حاضر ہوا۔ تو مزار کے دروازے پر گھوڑے کی نعلین لگی ہوئی تھیں۔ پتہ چلا کہ یہ نعلین ان سے گھوڑوں کی ہیں جو سومات کے مندرجہ پر حملہ آور ہوئے تھے تبرکاً لگائی ہوئی ہیں۔ دروازے سے ملحق ایک کمرے میں سومات کے مندرجہ کے ٹوٹے پھوٹے بت بھی پڑے ہوئے تھے۔ جو مرد مجاہد کی بت شکنی کی گواہی دے رہے تھے۔ سومات کے مندرجہ پر مرد مجاہد نے تقریباً سولہ حملے کئے تھے۔ آخری حملہ نہایت سخت تھا۔ ہندوستان کے ہندوؤں نے مندر پر اپنا ایک ایک سپاہی بھینٹ چڑھانے کی قسم اٹھا رکھی تھی۔ اور کفر کی تمام قوت برسرِ پیکار تھی۔ لیکن مجاہدینِ اسلام نے بوجہ تعداد کی کمی کے دنیا کو دکھا دیا۔ کہ مؤمن قادت اور کثرت پر بھروسہ نہیں کرتا۔ وہ خدا اور مصطفیٰ کو کافی جانتا ہے۔ چنانچہ مجاہدین نے سلطان محمود کی قیادت میں کفر کی جھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیرتے ہوئے عظیم فتح حاصل کی۔ اسلام کے اس بطلِ جلیل کا نام اسلامی تاریخ

میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔

سلطان محمود کے والد سلطان ناصر الدین اور دیگر کسی بادشاہوں کے مزارات بھی اسی قبرستان میں ہیں۔ خداوند کریم جل شانہ اس پر فتن دور میں مجاہدین کے نقش قدم پر چلائے اور عالم اسلام کو کامرانی اور فتح و نصرت سے سرفرازی و سر بلندی عطا فرمائے۔ (آمین)

### حضرت حکیم سنائی علیہ الرحمۃ

آپ کا مزار بھی غزنی میں ہے۔ یہ وہی حکیم سنائی علیہ الرحمۃ ہیں جنہیں مولانا روم علیہ الرحمۃ یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

عطارانہ رئے بود سنائی دو چشم او

ما از پیئے سنائی و عطار آمد نیم

حکیم سنائیؒ کی مثنوی کی مشہور کتاب کا نام "حدایقہ الحقیقت"

ہے جس میں تصوف اور الہیات کے اسرار و رموز بھرے ہوئے ہیں آپ ایک مرتبہ بادشاہ وقت کی شان میں قصیدہ لکھ کر جا رہے تھے راستے میں ایک مجذوب سے ملاقات ہو گئی۔ مجذوب نے منہستے ہوئے کہا کہ بعض لوگ کتنے بیوقوف ہیں۔ کہ چند لکھنوں کی خاطر دنیا کے بادشاہوں کی تعریف کرتے ہیں اور مالک حقیقی کو بھول جاتے ہیں۔ حکیم سنائیؒ مجذوب کی یہ حکیمانہ گفتگو سنتے ہی واپس لوٹ آئے۔ فقر کی دولت سے سرفراز ہوئے اور ساری عمر خدمت دین میں گزار دی۔



## حضرت شیخ عثمان جلابی ہجویری علیہ الرحمۃ

حضرت شیخ عثمان جلابی ہجویری کا مزار مبارک غزنی شہر کے ایک محلہ ہجویری میں ہے۔ آپ مشہور روحانی پیشوا حضرت سید علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش لاہوری کے والد ماجد ہیں۔ محلہ ہجویری کی نسبت کی وجہ سے آپ کو ہجویری کہا جاتا ہے۔ اب یہ محلہ شہر غزنی کے ویران ہو جانے کی وجہ سے علیحدہ چھوٹی ٹیسی بستی کی شکل اختیار کر گیا ہے۔

حضرت شیخ عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا مقبرہ کچا ہے۔ لیکن وہاں حاضری دے کر بڑا کیف و سرور حاصل ہوتا ہے۔ زیارت کے لئے عوام کا ہجوم رہتا ہے۔ ان بزرگناں دین کی برکت سے غزنی کے لوگ اخوت اسلامی کے جذبہ سے سرشار ہیں۔ خداوند کریم تمام دنیا کے مسلمانوں کو اخوت اسلامی اور اتحاد کی دولت سے مالا مال فرمائے (آمین) اتحاد اور اخوت اسلامی کے جذبہ سے ہی فتح و نصرت ہمارے قدم چومے گی۔

## قندھار

کابل کے بعد قندھار، افغانستان کا سب سے بڑا شہر ہے احمد شاہ ابدالی کے دور میں افغانستان کا صدر مقام رہا ہے۔ احمد شاہ ابدالی کا مزار بھی اسی شہر میں ہے۔ پھل فروٹ اور میوہ جات کی وجہ سے قندھار دنیا بھر میں مشہور ہے۔ خاندان مجاویہ کے چشم و چراغ حضرت صاحبزادہ محمد ابراہیم صاحب کی وساطت سے قندھار میں جناب



حاجی محمد زمان خان صاحب تجارت کے تہمان ہوئے۔ جو میوہ بات کے بہت بڑے تاجر اور ممتاز عالم دین بھی ہیں۔ انہوں نے اس مختلف قسم کے انگور کھلائے۔ اور اپنی کار پر سوار کر کے قندھار کے نہایت سرسبز اور شاداب علاقوں کی سیر کرائی۔ چند تاریخی مقامات بھی دکھائے۔ کابل درہ خیبر کے ذریعے پشاور سے اور قندھار درہ بولان کے ذریعے سے پاکستان سے ملا ہوا ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خرقہ مبارک بھی قندھار کی جامع مسجد میں رکھا ہوا ہے۔ خرقہ مبارک صندل کی بہترین صندوق اور عظیم الشان عمارت میں محفوظ ہے۔ روزانہ صبح کی نماز کے بعد اور نماز جمعہ کے بعد زیارت کرائی جاتی ہے۔ لاکھوں عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کی انتظار میں ہوتے ہیں۔ قندھار کے لوگ جبہ شریف کی بے شمار کراہتیں بیان کرتے ہیں۔ بلکہ ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ وہی جبہ شریف ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سچے عاشق حضرت اولیس قرنی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا تھا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

## جُبہ شریف کی کراہت

لاہور کا ایک تاجر مجھے قندھار میں ملا اور کہنے لگا کہ یقیناً یہ جبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہے۔ وجہ پوچھنے پر بتانے لگا کہ اسی عمارت شریف میں زیارت کے دوران بے پناہ ہجوم میں میری جیب سے پاکستانی کرنسی کے کئی ہزار کے نوٹ نکل گئے تھے۔ اسی پریشانی میں دعا کی کہ یا الہی اگر یہ جیبہ شریف واقعی تیرے جیب کا ہے

تو اس کے وسیلے سے میری رقم واپس مل جائے۔ دعا کے فوراً بعد ایک صاحب میرے قریب آئے اور مجھے کہا کہ اس کونے میں قالین کے نیچے تیری رقم پڑی ہے۔ یہ کہتے ہی وہ آدمی فوراً غائب ہو گیا۔ میں نے قالین کو اٹھایا تو میری پوری رقم محفوظ پڑی ہوئی مل گئی۔

اسی طرح قندھار کے کچھ اجانب نے بتایا کہ کبھی کبھی قحط سالی و بانی امراض اور کسی خاص مہم کے وقت بادشاہ کی نگرانی میں یہ صندوق شریف کھولا بھی جاتا ہے۔ خداوند کریم اس کی برکت سے فوراً مصیبت دور فرما دیتا ہے۔ دہلی اور بغداد کی طرح قندھار بھی کئی مرتبہ اجڑا اور بسا۔ احمد شاہ ابدالی جن کی ولادت تو ملتان میں ہوئی، لیکن مزار قندھار میں ہے۔ انکی دسیم تخت نشینی بھی اسی شہر میں ہوئی۔ قندھار کی شاہی جامع مسجد اور کئی تاریخی عمارتیں قابل دید ہیں۔ عسکری نہایت سرسبز اور شاداب ہے۔ ہوائی اڈہ بھی بہت بڑا ہے۔

## ہرات

ہرات افغانستان کا ایک قدیمی شہر اور تاریخی مقام ہے۔ شہاب الدین غوری کے زمانہ میں یہ افغانستان کا صدر مقام تھا اسی شہر میں عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ، حضرت عبداللہ انصاری علیہ الرحمۃ، حضرت ابوالولید استاد حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ اور بے شمار اولیاء اللہ کے مزارات ہیں۔ امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے دور حکومت کے ایک گورنر

عبداللہ بن امین نے ہرات کو فتح کیا تھا۔ آج تک یہ بابرکت شہر اسلامی تہذیب کا گہوارہ اور مرکز ہے۔ یہ شہر قندھار سے تقریباً ۳۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہرات شریف کے راستے میں کئی اور مقام ہیں جہاں جلیل العتیر اولیاء کے مزارات ہیں۔ غرض ہرات کو دیکھ کر دیدن و دل باغ و بہار ہو جاتے ہیں۔ اسی شہر میں حضرت شہزادہ عبداللہ شہزادہ قاسم حضرت ملا معین کا شہقی اور حضرت مولانا ذین الدین ذہبی کے مزارات ہیں۔ خداوند کریم بار بار زیارت کا شرف عطا فرمائے۔ (آمین)

## حضرت مولانا عبد الرحمن جامی علیہ الرحمۃ

عاشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولانا جامی علیہ الرحمۃ کا مزار شریف ہرات میں ہے۔ قندھار سے چلتے ہوئے جوں جوں ہرات قریب آتا گیا۔ دل بے تاب ہوتا گیا۔ اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے رہے۔ سب سے پہلے حضرت جامی علیہ الرحمۃ کے مزار پر حاضری دی۔ وہاں پہنچ کر زائر کی جو کیفیت ہوتی ہے وہ تحریر میں نہیں آسکتی۔ خداوند کریم حضرت جامی کی طرح ہر مسلمان کو عشق و ادب کی دولت سے نواز فرمائے۔ (آمین) ہرات میں قیام کے دوران روزانہ کئی کئی مرتبہ حضرت جامی علیہ الرحمۃ کے مزار پر حاضری کا شرف حاصل کرتا رہا۔ لیکن دل پھر بھی نہیں بھرا۔ خداوند کریم دوبارہ حاضری نصیب فرمائے۔ (آمین)

حضرت جامی علیہ الرحمۃ کی ولادت بوقت عشاء ۲۳ شعبان المعظم

۸۱۷ء قصبہ جام علائقہ خراسان (ایران) میں ہوئی۔ لقب عماد الدین المعروف اسم گرامی "نور الدین عبدالرحمن جامی" تھا۔ والد کا نام مولانا نظام الدین احمد ہے اور ان کے دادا مولانا شمس الدین محمد دشتی جو دشت اصفہان میں رہتے تھے۔ زمانہ کی ناموافقیت کے سبب وطن سے نکل کر خراسان میں آئے اور قصبہ جام میں اقامت اختیار کی۔ اسی سبب سے جامی "تخلص رکھا۔ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

مولد جام ور شمعہ مسلم جرعہ جام شیخ اسلامی است  
لاجرم در حیدریدہ اشعار بدو معنی تخلصم جامی است

ان دنوں ہرات اور سمرقند دنیائے اسلام میں اسلامی علوم کے زبردست مرکز تھے۔ ان دونوں مراکز سے نہ صرف علوم و فنون حاصل کئے۔ بلکہ وقت کے ممتاز علماء سے اپنی ذہانت اور محنت سے قابل قدر تحمین حاصل کی۔ اپنے اسلامی علوم کے تمام شعبوں پر عبور حاصل کر کے فارسی ادب اور شاعری میں کمال حاصل کیا۔ حکمران بھی آپ کے علم و فضل اور عالی کردار کی ہمیشہ قدر کرتے تھے۔ ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ حضرت جامی نے باطنی علوم اور روحانی تربیت بھی اپنے دور کے جلیل القدر اولیاء کرام اور ممتاز صوفیاء عظام سے حاصل کی۔ پہلے آپ نے حضرت مولانا سعد الدین کاشغری سے فیض حاصل کیا آپ کے وصال کے بعد حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ حضرت خواجہ احرار کی نگاہ کرم سے روحانیت کی بلندیاں طے فرمائیں۔

فریاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر حضرت جامی کی روحانی

زندگی کے خصوصی واقعات میں سے ہے۔ اس سفر میں آپ کی وجدانیت اور والہیت کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوتا۔ مدینہ پاک کی حاضری کے دوران جامی کا نتیجہ ہدیہ تو آپ کی زندگی کا حاصل ہے۔ آپ کے عشق کا سرمایہ بنے۔ اہل ذوق آپ کے لعتیہ کلام کو سرمایہ آخرت سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ اس عاشق رسولؐ کے مقام نعت کو کوئی دوسرا قادر الکلام شاعر نہیں چھوس سکا۔ ہدیہ نعت پیش کرتے وقت بارگاہ رسالت میں پہنچ کر وادی بطحا میں مدینہ منورہ، خاکِ مدینہ، خارِ مدینہ، حتیٰ کہ سگِ مدینہ کو بھی اپنے دل کے قریب پاتے ہیں۔ وہ سرزمینِ نبیؐ کو جانے والے قافلوں کو سلام کرتے ہیں۔ قافلہ حجاز کے اونٹوں کے ساربان ان کے پیغام رساں ہیں۔ نسیم بہاری کو فریاد پہنچانے کا ذریعہ بناتے ہیں۔ ۷

نسیم جانبِ بطحا گزر کن  
زا حوالم محمد را خبر کن

بانگِ وصل از قافلہ بر خاست خیزاے ساربان  
رختم بنہ بر را حلا آہنگ رحلت کن رواں  
یارب مدینہ است این حرم کز خاکش آید بئے جاں  
یا ساحتِ باغِ ارم یا عرصہٴ روض الجناں  
پھر کچھ دنوں بعد حاضر ہوئی۔ وہ کوئے رسول میں سر کے بل جاتے ہیں۔ دیدہ و دل فرس راہ کرتے ہیں۔ پلکوں سے جا روب کشتی کرتے ہیں اور پھر سرکارِ دو جہاں کی محبت کے دامن میں لپٹ کر التجا کرتے ہیں۔

زہجوری بر آمد جان عالم  
ترختم یا نبی اللہ ترختم

آپکی شہرہ آفاق تصانیف مقبول بارگاہ رسول ہوئیں۔ اشعۃ اللمعات۔ شرح فصوص الحکم، یوسف زلیخا، لوائح، تحفۃ الاحرار، ترجمہ ربیعین حدیث، نفحات الانس، بہارستان، سلسلۃ الذہب۔ شرح ملا جامی۔ اور شواہد النبوة خصوصیت کے ساتھ مشہور زمانہ ہوئیں۔ علاوہ ازیں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبی ہوئی ایک تفسیر قرآن پاک بھی تھی۔ ہر فرمائی۔ ہرات کے علماء نے اس کی تعریف کی۔ دکھانے کا وعدہ بھی کیا۔ لیکن زیارت نہ کر سکا۔ بہر حال بار بار مولانا صاحبؒ کے مزار پر حاضری دے کر ساری ساری رات روتا رہا۔ وہ کیف و سرور ہر وقت یاد رہتا ہے۔ خداوند کریم دوبارہ حاضری کی توفیق دے۔ (آمین) ۱۱ سال تک زندگی نے وفا کی اور مولانا جامی ۱۸ محرم ۸۹۸ھ کو اس دایر فانی سے کوچ کر گئے۔

## حضرت خواجہ عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار

ہرات کے مقدس مقامات میں سے آپ کا مزار مبارک نہایت اہم مقام ہے۔ ہر وقت آپ کے مزار شریف پر ہزاروں زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔ آپ کا مقبرہ تقریباً ۱۲ سو سال پرانا ہے۔ اس کے باوجود نہایت عظیم الشان اور پر شکوہ عمارت ہے۔ آپ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے مکتوبات شریف میں بارہا ان کا ذکر فرمایا ہے۔ سلطان الہند حضرت خواجہ خواجگان سید معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ نے بھی کئی راتیں اس مزار مبارک پر بسر فرمائیں۔ اور فیض حاصل کیا۔

آپ کے مزار شریف کے احاطہ میں بے شمار اولیاء کرام اور بادشاہوں کے مزارات ہیں۔ یہاں حاضری دے کر انوار و تجلیات سے مستفیض ہوا۔ اور سکون قلبی حاصل کیا۔

## شاہی جامع مسجد ہرات

ہرات کی شاہی جامع مسجد بھی تعمیری فن اور عظمت کے لحاظ سے قابل دید ہے۔ اس مسجد کو مسلمان فرما زوا حضرت سلطان شہاب الدین محمد غوری علیہ الرحمۃ نے تعمیر کرایا تھا۔ اس مسجد کے تقریباً ایک پچیس گنبد ہیں۔ ان گنبدوں اور میناروں پر نیلے رنگ کی ٹائلوں کا اس قدر بہترین اور شاندار کام کیا ہوا ہے کہ دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ جب وہ نیلے ٹائل دھوپ میں چمکتے ہیں۔ تو آنکھوں کو خیرہ کرنے میں۔ کسی سو سال گزرنے کے باوجود تعمیر نسی معلوم ہوتی ہے۔ حضرت مولانا جامی علیہ الرحمۃ اور امام رازی علیہ الرحمۃ جیسے ممتاز علماء اسلام اسی مسجد میں خطبہ دے کر عوام الناس کو فیض یاب کرتے ہیں۔

حضرت سلطان شہاب الدین محمد غوری کا مزار بھی اسی جامع مسجد میں ہے۔ یہ وہی سلطان غورکیہں جنہوں نے ۱۱۸۵ء میں ہندوستان کو فتح کیا تھا۔ فتح کے بعد اپنے ایک عنلام قطب الدین ایک کو تمام انتظامات سپرد کر کے خود سلطان غوری غزنی آگئے تھے۔ اور پھر ۱۲۰۲ء میں ہرات میں جام شہادت نوش فرمایا۔ شاہی جامع مسجد ہرات میں مدفون ہوئے۔

## امام فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ کا مزار

دنیا کے مشہور عالم دین اور فلسفی امام فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ کا مزار بھی ہرات میں ہے۔ یہاں بھی حاضری دی۔ ساتھ ہی وہ مسجد ہے جس میں بیٹھ کر آپ درس پڑھایا کرتے تھے۔ اور تفسیر تحریر فرمایا کرتے تھے۔ امام رازیؒ رمضان المبارک ۵۴۲ھ میں مقام رے میں پیدا ہوئے اپنے والد سے علم حاصل کرتے رہے۔ باپ کے وصال کے بعد سمنان میں آکر کمال سمنانی سے علوم رسمی حاصل کئے۔ آپ فلسفہ اور ریاضی کے بھی ماہر تھے۔ نہایت جہل اور باوقار تھے۔ جب سواری پر بیٹھ کر چلتے تو تقریباً نین سو طلباء آپ کے ہمراہ چلتے۔ مختلف علوم میں تقریباً ۲۵ تصانیف ہیں۔ ان میں سے حدائق الانوار۔ تفسیر کبیر اور الکاویٰ زیادہ مشہور ہیں۔ ۶۰۶ھ میں ہرات میں وفات پائی۔ اور یہیں مدفون ہیں۔ حضرت مولانا رومیؒ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں۔

گر بہ استدلال کارے دین بوئے  
فخر رازی راز دایے دین بوئے

## ہرات سے الوداعی کی کیفیت

ہرات میں کسی روز قیام کے بعد براستہ اسلام قلعة ایران روانگی کا پروگرام بنایا۔ ایران جانے والی سڑک حضرت جامی علیہ الرحمۃ کے مزار کے پاس سے گزرتی ہے۔ بذریعہ بس وہاں سے گزرتے ہوئے حضرت جامیؒ کو بار بار سلام کیا۔ جب شہر سے باہر نکل آئے تو دل بے قرار اور طبیعت بے چینی ہو گئی۔



حضرت جامی کی ایسی کشش ہوئی کہ واپسی کا ارادہ کر لیا۔ بس میں سوار لوگ میری دیوانگی پر حیران ہوئے ڈرامیور کہنے لگا۔ ”دیوانہ ہے اس مجنون کو اتار دو“ غرضیکہ راستے میں اتار دیا گیا۔ تقریباً دس میل سے واپس ہر است آ کر حضرت مولانا جامی کے مزار پر آٹھ روز قیام کیا۔ دن رات آہ و زاری میں گزرے۔ وہ کیف و سرور کے وجد آفریں لمحات جب یاد آتے ہیں۔ تو دل مرغِ بسمل کی طرح تڑپنے لگتا ہے۔ طبیعت مضطرب ہو جاتی ہے۔ ! خداوند کریم اس عاشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر دوبارہ حاضری کا شرف عطا فرمائے۔ (آمین)

## اسلام قلعہ

اسلام قلعہ افغانستان کی آخری سرحدی چوکی ہے۔ جہاں پاپورٹ اور پولیس کے دفاتر ہیں۔ ایران جانے والوں کو اسلام قلعہ کے راستے سے ہی جانا پڑتا ہے۔ یہاں سے ایران جانے کے لئے سواری بھی مل جاتی ہے۔ اور افغانی سکے کے بدلے ایرانی ریال بھی مل جاتے ہیں۔ سیاح کو ضروری اشیاء کے علاوہ اپنے ساتھ کچھ نہیں لے جانا چاہیے۔ ورنہ کٹم وغیرہ کی مصیبت کے علاوہ وقت بھی بہت ضائع ہوتا ہے۔

## ایران کے اہم شہراور مضامات

- تہران
- مشہد مبارک
- تربت جام
- نیشاپور
- شیراز
- سبزوار
- اصفہان
- بسطام

• یوسف آباد	• سمنان	• گیلان	• صمدان
• حنرم	• بہاوند	• کرمان	• قزوین
• زاهدان	• تربت جیدی	• کرمان شاہ	• قریہ طوس
• قصر شیریں	• میرجاوا	• ابدان	• ماہان
• خسروی		• طیباد	• قم شریف

## ایران کی اہم زیارت اور مقامات

• حضرت قاسم بن امام حسن رضی اللہ عنہ	• حضرت طاہر بن امام حسن رضی اللہ
• حضرت حمزہ بن امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	• سیدہ شہر بانو رضی اللہ عنہ
• حضرت مولانا احمد جام علیہ الرحمۃ	• حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ
• حضرت امام عبدالعظیم علیہ الرحمۃ	• شیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ
• صاحب تفسیر نیشاپوری	• عماد الدین
• شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ	• حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ
• فنردوسی	• حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ
• شیخ علی حمدانی	• محقق طوسی
• سکندر اعظم	• بوعلی سینا
• حضرت ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ	• حضرت بابزید بسطامی علیہ الرحمۃ
• امام احمد نسانی علیہ الرحمۃ	• قطب الدین حیدر
• حضرت شیخ داؤد کرمانی علیہ الرحمۃ	• نعمت اللہ شاہ ولی علیہ الرحمۃ
• در بند	• نہاوند کی پہاڑیاں
	• تخت طاؤس

## ایران

ایران پاکستان کا دوست اور مسلمان پڑوسی ملک ہے۔ طالب علمی کے دور میں جب گلستان، بوستان پڑھتے تھے۔ تو اس وقت سے ایران سے دیکھنے کا شوق دامن گیر تھا۔ جہاں کی سرزمین سے بے شمار اولیاء صوفیاء اور ممتاز علماء پیدا ہوئے۔ اسی آرزو کی تکمیل میں جب ایران پہنچے تو وہاں کے عوام کے حسن سلوک اور پرتپاک خیر مقدم سے بہت متاثر ہوئے۔ بات بات پر دعائیں جلیے مثلاً ریدنت بخیر۔ خوش آمدی، باز ہم منتظر شما باشم، خدا حافظ۔ عمر شاد راز، خوب است، قربانت شوم وغیرہ ابھی تک نہیں بھولتے۔ ایرانی حکومت تقریباً ۶ لاکھ ۲۸ ہزار مربع میل پر پھیلی ہوئی ہے۔ آبادی تقریباً ۳ کروڑ ہے۔ اس لئے کہ ایران کا ایک نہائی حصہ تولق و دوق صحراؤں پر مشتمل ہے۔ ایک حصہ پہاڑی اور ایک حصہ قابل کاشت اور آباد ہے۔

ایران کے مندرجہ ذیل تیرہ صوبے ہیں۔

- (۱) گیلان (۲) مازندران (۳) مشرقی آذربائیجان
  - (۴) مغربی آذربائیجان (۵) کرمان شاہ (۶) خوزستان (۷) فارس
  - (۸) کرمان (۹) خراسان (۱۰) اصفہان (۱۱) کردستان
  - (۱۲) سیستان و ایرانی بلوچستان (۱۳) تہران و سمنان
- سلطنت ایران کا بانی کورش اعظم تھا۔ اور اسی خاندان کا آخری بادشاہ دارا نے اعظم تھا۔ جس نے سکندر اعظم یونانی سے شکست کھائی اس کے بعد شاہ پور اول۔ نوشیرواں عادل اور خسرو پرویز نے ایران

پر حکمرانی کی۔ اس خاندان کا آخری بادشاہ یزدگرد تھا۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں مسلمان مجاہدین نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سپہ سالاری میں ایران کو فتح کیا۔ اور خدا کے فضل و کرم سے آج تک ایران میں اسلامی پرچم لہرا رہا ہے۔ ایران کا ماضی نہایت عظیم اور مستقبل پر عزم ہے۔ ایرانی حکومت کا خود کفیل ہونے کا عزم قابل صد تحسین ہے۔

## پاکستان سے ایران جانے کے راستے

پاکستان سے ایران جانے کے دو راستے ہیں۔ ایک درہ خیبر سے گزرتے ہوئے جلال آباد۔ کابل۔ غزنی۔ قندھار۔ ہرات سے براستہ اسلام قلعہ اور دوسرا راستہ درہ بولان کوئٹہ سے گزرتے ہوئے قندھار اور ہرات سے براستہ اسلام قلعہ ایران میں داخل ہو سکتے ہیں۔

ایران میں ریل گاڑی بھی ہے۔ لیکن آمد و رفت کا بڑا ذریعہ روڈ ٹرانسپورٹ ہے۔ بسوں کے اڈے بہت بڑے بڑے ہیں۔ اور بسیں بھی نہایت خوبصورت ہیں۔ کمپنیوں کے نام بھی عجیب ہیں۔ مثلاً ایران پیما، خاور طور، راہ نور۔ اور شمس العمارہ وغیرہ۔ نہایت بامعنی اور پیارے نام ہیں۔ ایران کی ہوائی سروس بھی نہایت کامیاب ہے۔

## طیب آباد (یوسف آباد)

افغانستان کی آخری چوکی اسلام قلعہ سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر ایران کی پہلی چوکی طیب آباد ہے۔ یہاں سے براستہ تربت جام۔ مشہد شریف

کی طرف سڑک جاتی ہے۔ طیب آباد میں حکومت ایران کے چند دفاتر بھی ہیں  
شہر کی جامع مسجد کے سُنی امام حضرت مولانا حاجی محمد حسن صاحب سے  
ملاقات ہوئی۔ بڑے بااخلاق اور صاحبِ ذوق ہیں مجھے اپنے پاس  
ٹھہرایا۔ اور بڑے خلوص و محبت سے مہمان نوازی کی۔ اس علامت میں  
بہت کم لوگ آباد ہیں۔

## تربت حجام (حضرت جامی علیہ الرحمۃ کا وطن)

طیب آباد سے مشہد شریف جاتے ہوئے راستہ میں حضرت شیخ الاسلام  
احمد جام علیہ الرحمۃ کا وطن اور نہایت خوبصورت قبہ تربت حجام آتا ہے  
اسی قصبہ میں آپ کا مزار مبارک ہے۔ آپ کے نام سے ہی یہ قصبہ موسوم ہے  
حضرت احمد جام علیہ الرحمۃ کا اصل نام ابو نصر احمد بن ابوالحسن ہے۔ آپ کی  
ولادت ۵۳۱ھ میں ہوئی۔ اور ماہِ رجب ۵۳۶ھ میں وفات پائی۔ تقریباً  
۱۸ برس تک کوہستان میں ریاضت میں مصروف رہے۔ بہت بڑے عارف  
اکمل اور صوفی بزرگ ہیں۔ علمی دنیا میں آپ کا بہت بڑا مقام ہے۔ کئی حکمت  
مفتاح البجات اور سراج السائرین آپ کی مشہور کتابیں ہیں۔ آپ کی  
تصانیف اور فارسی غزلوں میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ غالب  
ہے۔ آپ کے خاندان کے چشم و چراغ حضرت مولانا عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ  
کا سوز بھی انہیں کی نسبت کا اثر ہے۔ خداوند کریم ان بزرگانِ دین کے  
درودِ دل کا ذرہ ہمیں بھی عطا فرمائے۔ (آمین)

## مشہد شریف

مشہد شریف سرزمین ایران کا نہایت مقدس اور تاریخی مقام ہے

ایران کے صوبہ خراسان کا دار الحکومت ہے۔ مشہد شریف کی آبادی تقریباً ۳ لاکھ ہے۔ اسی شہر میں حضرت علی بن امام موسیٰ کاظم عرت امام رضا رضی اللہ عنہ کا عالی شان اور پرانوار روضہ شریف ہے۔ امام رضا کے وصال سے قبل یہ شہر ایک چھوٹی سی بستی تھی۔ لیکن آگے روضہ اقدس کے باعث اس شہر کو خراسان میں ایک مرکزی حیثیت حاصل ہو گئی۔ ہزاروں زائرین اس شہر کی رونق کو دوبالا کرتے ہیں۔

حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ درج ذیل ہے۔  
 علی رضا بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین  
 بن امام حسین بن علی المرتضیٰ وفاطمہ زہراء (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امام رضا کا روضہ مبارک ایران کی سب سے بڑی زیارت گاہ ہے۔ جسے ایران کے فن تعمیر کا بہترین نمونہ کہا جاسکتا ہے۔ ایران کا ہر حکمران اس روضے سے ملحقہ عمارت میں کوئی نہ کوئی اضافہ کرتا چلا آیا ہے۔ بالخصوص یار ہویں صدی عیسوی سے لے کر انیسویں صدی تک کے حکمرانوں نے اس کی زیبائش و آرائش میں بہت زیادہ دلچسپی لی ہے۔ روضے سے ملحق ایک عظیم لائبریری بھی ہے۔ امام رضا کے روضہ کے بالکل ساتھ ایرانی فن تعمیر کا شاندار نمونہ وہ خوبصورت مسجد ہے۔ جسے ۱۴۱۸ء میں شاہ رنج کی ملکہ گوہر شاہ نے تعمیر کیا تھا۔

## طوس

مشہد، کرشاہ، مشہد، قہر، تقیہ، ہمسہ، ہمسہ، کر فاصلے رطوس، کی

بستی ہے۔ اس بستی کے قریب مشہور شاعر فردوسی کی قبر ہے۔ فردوسی  
 اسی گاؤں کے باشندہ تھے۔ علاوہ ازیں مشہور محقق طوسی بھی اسی گاؤں  
 کا رہنے والا ہے۔ یہی وہ قصبہ ہے جہاں محقق طوسی اور شاعر فردوسی کے  
 علاوہ امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ، مشہور فلسفی نصر الدین طوسی، محدث امام نسائی  
 اور شیخ ابو نصر علیہ عظیم لوگ پیدا ہوئے۔ یہ شہر بہت بڑے علما اور حکما کی  
 یادگار ہے۔

### تربت حیدری

نہایت خوبصورت شہر ہے۔ ہر طرف باغات ہی باغات ہیں۔  
 بادام، توت شیریں، خربانی وغیرہ کے بے شمار درخت ہیں۔ سڑک کے  
 قریب پانی کے چشمے واں دواں ہیں۔ بازار بڑے کشادہ اور خوبصورت  
 ہیں۔ یہاں کی عالی شان مسجد قابل دید ہے۔ شہر کے شمالی کٹے پر حضرت  
 شیخ فرید الدین عطار کے اتاد حضرت قطب الدین حیدر علیہ الرحمۃ کا مزار ہے  
 جن کے اسم گرامی سے یہ شہر موسوم ہے۔

### نیشاپور

یہ بہت پرانا اور تاریخی شہر ہے۔ اس میں حضرت، امام مسلمؒ، حضرت  
 محمد محروق بن زید بن امام زین العابدین حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ، خواجہ  
 نصیر الدین طوسیؒ اور مدرسہ نظامیہ اجداد کے صدر مدرس صاحب تفسیر  
 نیشاپوری علیہ الرحمۃ کے مزارات بھی ہیں۔ شہر سے تقریباً ۳ میل کے فاصلے  
 پر مقبرہ عمخیم ہے۔ یہ مقبرہ نہایت وسیع اور خوبصورت ہے۔ اس  
 میں دو گنبدوں والی عمارت ہے۔ ایک میں حضرت محمد محروق بن زید بن

تذین العابدین کا مزار ہے۔ اسی گنبد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک ایک پتھر میں نمایاں ہے۔ جسے بار بار بوسہ دینا نصیب ہوا۔ الحمد للہ دوسرے گنبد میں حضرت ابراہیم بن حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہما حضرت امام علی رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی کا مزار ہے۔ سیدنا حضرت امام مسلمؒ بھی اسی میں آرام فرمایا ہیں۔

مقبرہ عمر خیام کے قریب غربی جانب شیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ کا مزار شریف ہے۔ قبہ شریف زار کیلئے دلکش نظارہ پیش کرتا ہے۔ انہی کی شان میں حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

ہفت شہر عشق را عطار گشت

ما ہنوز اندر خم یک کوچہ ایم

خداوند کریم بار بار ایسے بزرگان دین کے مزارات کی حاضری کا شرف عطا فرمائے۔ (آمین)

### سبزوار شریف

یہ شہر بہت چھوٹا لیکن نہایت خوبصورت اور بارونق ہے۔ حضرت یحییٰ بن حضرت امام موسیٰ کاظمؒ (امام رضاؑ کے برادر) کا مزار شریف اسی شہر میں ہے۔ حضرت شاہ شمس سبزواری جن کا مزار اب تان میں ہے۔ اسی شہر کے باشندہ ہیں۔ اس شہر میں مساجد بکثرت ہیں۔ بازاروں میں پھل فروٹ بہت ملتے ہیں۔ خس بوزہ سبزوار کا نہایت لذیذ اور میٹھا پھل ہے۔

### بسطام شریف

بسطام شریف میں سلطان العارنیں حضرت بانیرید بسطامی علیہ الرحمۃ



کا مزار پر انوار ہے۔ آپ کے مزار مبارک پر کوئی عمارت نہیں۔ بلکہ آپ کھلے آسمان کے نیچے آرام فرما ہیں۔ قریب ہی ایک عالی شان قبہ ہے۔ جسے والی کابل سلطان اعظم خان نے آپ کے لئے تعمیر کرایا تھا۔ مگر حضرت بایزید بظامی روم نے خواب میں یہ فرما کر روک دیا۔ کہ ہماری قبر پر آسمان کا سایہ کافی ہے۔ چنانچہ وہ قبہ اسی طرح خالی پڑا ہے۔ آپ میدان میں آرام فرما ہیں۔ آپ کے قریب ہی سلطان اعظم خان کا مزار ہے۔ حضرت بظامی روم کے مزار کی حاضری بہت ہی پر کیف ہوتی ہے۔ اسی مقام پر حضرت امام علی رضا کے چچا شہزادہ محمد بن امام جعفر صادق اور حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی آرام فرما ہیں۔ جن کے جبہ مبارک کے وسیلہ سے حضرت سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان کی فتح کی دُعا مانگی تھی جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا تھا۔ حضرت خرقانی نے فرمایا۔ محمود اگر تمام دنیا کی مستح کی دُعا مانگتا تو رب کریم قبول فرماتا۔ حضرت بایزید کے مزار کے قریب ایک بہت بڑا مینار سنگ لوزاں سے بنا ہوا ہے۔ جو ہر وقت حرکت کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ بظامی شریف کے علاوہ میں اور بھی بہت سی زیارات ہیں۔ جسکی زیارت سے مشرف ہوا اللہ تعالیٰ بار بار حاضری عطا فرمائے۔ (آمین)

## ایران کے حمام خنیا

ایران کے حمام خانوں میں جا کر یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے طلسمانی دنیا میں آگیا۔ بہت بڑی گنبد نما مدور عمارت جسکی چھت میں تمام شیٹے لگے ہوئے ہیں۔ شیٹوں سے چھین چھین کر آنے والی روشنی سے کمرے میں داخل ہوتے ہی ایک منتزل کاد دفتر آتا ہے۔ قیمتی اشیاء بطور امانت۔

کرادی جاتی ہیں۔ چاروں طرف قالینوں سے بکھے ہوئے چہرے ہیں۔ بہترین قسم کی الماریاں ہیں۔ اپنی مرضی کے مطابق الماری میں سامان اور کپڑے رکھ دیئے جاتے ہیں۔ چابی اپنے پاس محفوظ کر لیتے ہیں۔ ایک خادم دو کپڑے پیش کرتا ہے۔ ایک باندھنے کے لئے اور دوسرا بدن سے صاف کرنے کے لئے۔ نہانے کے کمرہ میں گرم پانی موجود ہوتا ہے۔ غسل خانہ کے دروازے اور فرش وغیرہ بھی گرم ہوتے ہیں۔ نہانے سے لطف اندوز ہونے کے بعد اسی کپڑوں والے کمرہ میں آتے ہیں۔ تو گرم چائے سے تواضع کی جاتی ہے۔ یہ عمومی حمام خانے ہوتے ہیں خصوصاً حمام خانوں کا انتظام زیادہ بہترین اور اعلیٰ ہوتا ہے۔ جہاں ناشتہ اور اجناس کا انتظام بھی ہوتا ہے۔

## سمنان شریف

یہ بہت مقدس شہر ہے۔ خاندان اشرفی قادری کے مورث اعلیٰ حضرت سلطان سید اشرف سمنانی علیہ الرحمۃ کا اصل وطن ہے۔ جن کا مزار شریف کچھوچھو شریف ضلع مراد آباد میں ہے۔ مکتوبات اشرفی آپ کی وہ شہرہ آفاق کتاب ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی جسکی تعریف کی ہے۔ اور بھی بہت سے بزرگان دین اسی شہر میں آرام فرما ہیں۔ جامع مسجد سمنان بھی قابل دید ہے۔ حکومت ایران کا تیل کا بہت بڑا کارخانہ بھی سمنان میں ہے۔ سمنان کا تریبوز نہایت شیریں اور لذیذ ہے عالی شان سڑکیں اور نہایت بارونق بازار ہیں۔ یہاں کے باشندے بڑے خوش اخلاق اور محبت والے ہیں۔ سمنان شریف

کی سیر کے دوران ایک نامعلوم مجذوب صاحب نے مجھ پر بہت کرم فرمایا۔  
اور ایک ایرانی تحفہ "تمن" بھی عطا فرمایا۔ جسے میں نے بطور تبرک اپنے پاس  
محفوظ کیا ہوا ہے۔

## ہمدان شریف

ہمدان بڑا وسیع اور خوبصورت شہر ہے۔ سرسبز و شاداب علاقہ  
ہے۔ کوہ الوند کے دامن میں ہونے کی وجہ سے اسے خاص اہمیت  
حاصل ہے۔ کافی عرصہ تک ایران کا پایہ تخت رہا ہے۔ سکندر اعظم نے  
جب ایران فتح کیا تھا تو ہمدان کو ہی دار الحکومت بنایا تھا۔ مشہور  
مورخ، دانشور اور اولیا، مثلاً حضرت شیخ علی ہمدانی، ابو علی سینا اور  
لقمان حکیم کے مزارات اسی شہر میں ہیں۔ وہاں کے لوگوں کے بقول سکندر اعظم  
کی قبر بھی اسی شہر میں ہے۔

## گیلان شریف

خوش قسمتی سے محبوب سبحانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی  
غوث اعظم علیہ الرحمۃ کے اصلی وطن گیلان شریف بھی حاضری کا موقع  
ملا۔ سرکارِ غوثِ پاک کے آباء اجداد کے مزارات اسی شہر میں ہیں۔ مزارات  
کی زیارت اور اس شہر کی حاضری سے روحانی کیف و سرور حاصل ہوا  
دور دور تک بزرگانِ اسلام کے مزارات دکھائی دیتے ہیں۔ علاقہ  
بھی بڑا خوبصورت اور نہایت حسین ہے۔

## کرمان

یہ وہ مقدس شہر ہے جہاں ایک ولی کامل حضرت شیخ داؤد کرمانیؒ کا مزار مبارک ہے۔ آپ مشہور صوفی بزرگ حضرت شاہ ابوالمعالی لاہوریؒ کے پیر و مرشد ہیں۔ اس علاقہ میں پھل فروٹ کے باغات بکثرت ہیں۔ اور بازاروں میں خوب رونق ہوتی ہے۔ حضرت داؤد کرمانی علیہ الرحمۃ کے مزار پر حاضری سے مستفید ہوئے اور باغات کی سیر کی۔ ظاہری اور باطنی غذا حاصل کی۔

## گورگان

زمانہ قدیم میں اس شہر کا نام اُستراآباد تھا۔ اس زمانہ میں علم و ہنر کا خاص مرکز تھا۔ مشہور نحوی کتاب کافیہ کے مصنف علامہ ابن حاجبؒ اور شرح کافیہ وافیہ کے مصنف اسی شہر میں پیدا ہوئے۔ یہ شہر ایک خوبصورت ندی کے کنارے پر واقع ہے۔ نہایت سرسبز اور شاداب علاقہ ہے۔ یہاں کی اکثر آبادی سادات کرام سے تعلق رکھتی ہے۔ جو بے حد کریم اور حسن سلوک کے پیکر ہیں۔

## کرمان شاہ

کرمان شاہ میں ایرانی تیل کا بہت بڑا کمانڈو ہے۔ تقریباً ایک لاکھ ۲۲ ہزار گیلن تیل روزانہ صاف ہوتا ہے۔ دنیا کا ۵۰ فیصد تارکولن یہاں پیدا ہوتا ہے۔ اس کارخانہ کی سیر کی۔ کارخانہ میں میسے کئی پاکستانی دوست اور

شاگرد کام کرتے تھے جنہیں مل کر بہت خوشی ہوئی۔ اجاب نے کئی مقامات پر محفل میلاد منائی۔ جنہیں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ کرمان شاہ میں دور دور تک سیر کی۔ یہاں گندم تر بوز اور دیگر پھل وغیرہ بہت ہوتا ہے۔

## قزوین

قزوین ایران کا بڑا آباد اور سرسبز علاقہ ہے۔ کسی زمانہ میں یہ شہر علم و فن کا مرکز تھا۔ حضرت علامہ زکریا قزوینی اسی شہر کے قابل فخر باشندہ تھے۔ اور امام زادہ حضرت حسین بن علی رضا بن امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین کا مزار بھی اسی شہر میں ہے۔ قزوین میں ایک بازار حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ کے نام پر مولوی بازار کہلاتا ہے۔ یہاں کے لوگ دین اسلام سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ دوسرے ایرانی علاقوں کے برعکس یہاں پردہ کی بہت پابندی ہے۔ حضرت امام زادہؑ کے مزار پر زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔ قزوین سے آذربائیجان اور کردستان کی طرف راستے نکلتے ہیں۔

## شیراز شریف

شیراز وہ جنت نظیر پاکیزہ خطہ ہے۔ جس میں حضرت امام احمد بن موسیٰ کاظمؑ حضرت شیخ سعدیؒ حضرت حافظ شیرازیؒ اور حضرت نظام الدین گنجویؒ جیسے ادیبان عظام آرام فرما ہیں۔ جن کے مزارات پر حاضری سے قلب و روح وجد میں آجاتے ہیں۔ اور وہ روحانی کیف و سرور حاصل ہوتا ہے جو تحریر میں نہیں آسکتا۔ شیراز ایک خوبصورت اور بڑا شہر ہے مشرق وسطیٰ میں سوائے دمشق شریف کے خوبصورتی اور باغات انہار کی کثرت

میں کوئی شہر شیراز کا مد مقابل نہیں۔ مشہور صوفی بزرگ اور ممتاز عالم دین حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا مزار مبارک بھی پہاڑ کے دامن میں ایک نہر کے کنارے نہایت قابل دید مقام پر واقع ہے۔ یہ جگہ سعدیہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں کے لوگ حسن سیرت و صورت میں بہت خوب اور با اخلاق ہیں۔ انڈین شہر کئی نہریں جاری ہیں۔ ایک نہر کا پانی میٹھا۔ لذیذ سردیوں میں قد سے گرم اور گرمیوں میں نہایت سرد ہوتا ہے۔ شہر کی جامع مسجد بہت عالی شان اور نہایت وسیع ہے۔ شہر کے اکثر لوگ شام کو مسجد شریف کے وسیع اور خوب صورت صحن میں آکر بیٹھتے ہیں۔ نماز عشا کی ادائیگی کے بعد گھروں کو واپس جاتے ہیں۔ حضرت صالح زر کوٹ اور حضرت شمس الدین سمنانی کے مزارات بھی شیراز میں ہیں۔

سمندر سے قریب ہونے کے باعث شیراز کی آب و ہوا شمالی ایران کے شہروں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ معتدل اور خوشگوار ہے۔ کئی فاختین کے قافلے اس کے قرب و جوار کی وادیوں سے گزر چکے ہیں۔ لیکن اگر اس شہر کے ماضی کی تاریخ بادشاہوں، گورنروں اور فاختین کے تذکروں سے بالکل خالی ہوتی، تو بھی صرف حضرت سعدی اور حافظ شیرازی کے نام اسے زندہ جاوید بنانے کے لئے کافی تھے۔ سعدی اور شیرازی نے اپنے قلم کی نوک سے شیراز کے لئے جو فتوحات حاصل کی تھیں ان کے آگے تیمور جیسے کشور کشاؤں کا جاہ و جلال ماند پڑ جاتا ہے۔ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کی گلستان اور بوستان پر صرف ایران ہی نہیں بلکہ پورا عالم اسلام فخر کرتا ہے۔

## نہاوند کی پہاڑیاں

یہ وہی جگہ اور دشوار گزار پہاڑیاں ہیں۔ جہاں صحابہ کرامؓ نے عظیم جنگ لڑی اور خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مدینہ شریف مسجد نبوی سے خطبہ دیتے ہوئے اسلامی فوج کی کمان کی جنگ کے سپہ سالار حضرت ساریہؓ کو دشمن کے حملے کی خبر دیتے ہوئے دور سے ہی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: **يَا سَارِيَةَ الْجَبَلِ الْجَبَلِ**۔

اللہ اللہ مسلمان قوم کی کیا شان تھی۔ کہ ہواؤں، فضاؤں، صحراؤں، دریاؤں اور پہاڑوں کو اپنی قوتِ ایمانی سے مسخر کیا۔ اور تمام کائنات پر حکمرانی کی۔ روم کے قیصر ایران کے کسریٰ اور چین کے خاقان اپنے تخت پر بیٹھ کر سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاموں کی ہیبت سے لرزتے اور کانپتے تھے۔ آج بھی نہاوند کی پہاڑیاں قومِ مسلم کے مجاہدین کی جراتِ ایمانی کی شہادت دے رہی ہیں۔ اس مقام کی زیارت کر کے ایمان تازہ ہوتا ہے۔ اور دل و جان صحابہ کرامؓ کی عظمت پر قربان ہوتے ہیں۔ کیسے مردانہ وار دشوار گزار پہاڑیوں پر علامانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے دوڑائے اور پرچمِ اسلام کو لہرایا۔ سبحان اللہ!

(رضوان اللہ تعالیٰ علیہم وجمعین)

## قصر شیریں

ہمدان سے کرمان شاہ جاتے ہوئے راستہ میں قصر شیریں آتا ہے عراق کی حسد کے قریب پہاڑوں کے وسط میں یہ جگہ انتہائی خوشگوار

اور پرفضا مقام ہے۔ مشہور ہے کہ یہی وہ جگہ ہے۔ جہاں شیریں رہتی تھی اور اس نے فرہاد کی محبت میں دریا میں چھلانگ لگائی تھی۔ اس جگہ پہاڑ سے ایک نہر جاری ہے۔ جس کا ایک حصہ مغرب کی سمت اور دوسرا شمال کی جانب بہتا ہے۔ یہ وہ پہاڑ ہے جسے فرہاد نے کاٹا تھا۔ اور یہ وہی نہر ہے جسے فرہاد نے پہاڑ کاٹ کر نکالا تھا۔ اس نہر کا پانی بہت ٹھنڈا اور میٹھا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ فرہاد بہت بہترین اور ماہر سنگ تراش تھا۔ وہ بے حد خوب صورت اور حسین نوجوان تھا۔ اس وقت کے شہنشاہ خسرو پرویز نے اپنی ملکہ شیریں کا مجسمہ بنانے کا کام اس کے سپرد کیا تھا۔ گھنٹوں ملکہ شیریں اس کے آگے بیٹھی رہتی اور وہ اسے دیکھ کر مجسمہ بناتا رہتا۔ اسی دوران دونوں ایک دوسرے کو دل و بے بیٹھے۔ فرہاد کے جوڑن جنوں کا تو یہ عالم تھا کہ جس پتھر کو اٹھاتا، شیریں کا مجسمہ بنا لیتا۔ وہ ہر وقت اسی مستی میں مست رہتا تھا۔ اہستہ آہستہ عوام میں شیریں فرہاد کی محبت کا چرچا ہو گیا۔ بادشاہ خسرو پرویز نے سیاست سے کام لیتے ہوئے فرہاد کو طلب کیا۔ اور کہنے لگا کہ ہمارے محل میں پانی کی قلت ہے۔ اگر تو پہاڑ کاٹ کر دیہا سے نہر لے آئے تو شیریں تمہیں مل جائے گی۔ بادشاہ کا خیال تھا کہ یہ امر ناممکن اور محال ہے۔ اس کام کو سرانجام دینے میں فرہاد کی زندگی ختم ہو جائے گی۔ لیکن بادشاہ اس راز سے ناواقف تھا کہ عشق ناممکن کو ممکن بنا دیتا ہے۔ جب فرہاد نہر نکالنے میں کامیاب ہو گیا تو پھر بادشاہ نے یہ چال چلی کہ اے فرہاد جس کے لئے تو نے اتنی مشقت کی ہے نہر نکالی ہے۔ وہ شیریں تو فوت ہو گئی ہے۔ یہ سنتے ہی فرہاد کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ ہوش و حواس کھو بیٹھا۔ دماغ پر ایک بجلی سی گری اور تیشہ مار کر اپنے آپ کو ہلاک کر دیا۔ اسی طرح جب یہ خبر ملکہ شیریں تک



پہنچی تو اس نے دل بڑا شتہ ہو کر دریا میں چھلانگ لگائی۔ اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھی۔ دونوں نے اپنی زندگی ختم کر کے عشق کی دنیا میں جھوٹی شہرت حاصل کی جو بے فائدہ اور لاجل ہے۔ خداوند کریم ہمیں اپنا اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق حقیقی عطا فرمائے۔ جو دونوں عالم میں کامیابی اور نجات کا باعث ہے۔ (آمین ثم آمین)

## تہران شریف

قدیم زمانے میں اس شہر کو "دے" کا علاقہ کہتے تھے۔ جسکی لاکھ میں ابن سعد نے اہل بیت کی مخالفت کر کے اپنی دین و دنیا تباہ کی تھی۔ اور تاقیامت لعنت کا طوق پہن لیا۔

تہران حکومت ایران کا دارالخلافہ ہے۔ کوہ البرز کے دامن میں تہران دنیا کا جدید، پر رونق، خوبصورت اور عظیم ترین شہر ہے۔ یہ شہر دلکشی اور رعنائی میں اپنی مثال آپ ہے۔ صاف شفاف اور میٹھے پانی کی ندیاں جاری رہتی ہیں۔ کشادہ سڑکیں جن پر خوبصورت سرسبز و شاداب درخت عجیب منظر پیش کرتے ہیں۔ تہران کے باشندے انتہائی تندرست و توانا اور سرخ و سفید نظر آتے ہیں۔

تہران شہر سے کچھ فاصلے پر شمران ایک خوشنما مقام ہے۔ جو قد سے بلندی پر واقع ہے۔ زمین کا یہ سرسبز و شاداب ٹکڑا ایک نہایت دلکش خطہ ہے۔ سڑک کے کناروں پر خوبصورت مکانات اور سرسبز باغات ہیں۔ اس پر فضا مقام کو دیکھنے کے لئے کاروں کا تاننا بندھا رہتا ہے۔ حکومت ایران کے بعض بڑے بڑے دفاتر اور تفریح گاہیں اسی مقام پر ہیں جگہ جگہ آبشاریں اور

سبزہ زار میں بسیدنا حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کا مزار وسط پہاڑ میں ہے اس جگہ کا نام پہلے شاہ میران تھا جو بعد میں بدل کر شمران ہو گیا۔

## تہران کی مشہور زیارات

- حضرت قاسم بن امام حسنؑ
- حضرت طاہر بن امام حسنؑ
- جناب حضرت شہر بانو زینب جو امام حسینؑ
- حضرت عبداللہ ابی سفین بن امام زین العابدینؑ
- حضرت حمزہ بن امام زین العابدینؑ
- حضرت شہزادہ علیہ السلام بن امام جعفر صادقؑ
- مسلمان سیاحوں کو ان مزارات مقدسہ کی حائری کا شرف حاصل کرنا چاہیے

## تہران کے مشہور مقامات

- کاخ گلستان
- تخت طاؤس
- آٹار قدیمہ کا عجائب خانہ
- شمران
- شمس العمارۃ
- مسجد شاہ
- مجلس شوریٰ ملی
- باغ محل
- فنون آرائش کا عجائب خانہ
- شاہی امام باڑہ
- امیر کبیر ڈیم وغیرہ
- قابل دید مقامات ہیں۔

## کاخ گلستان

یہ وہ محل ہے جس میں تخت طاؤس محفوظ رکھا ہوا ہے جسے ہندوستان کے مشہور بادشاہ شاہ جہان نے ۵ لاکھ کارنگروں کی مدد سے سونا چاندی سے بنوایا تھا۔ اس کی بناوٹ میں تقریباً ۹ سال لگے۔ اس میں صرف ۸۶ لاکھ

روپے کے زوبیش قیمت جواہرات لگے۔ جن کا وزن تقریباً ۶ من ۲۰ سیر  
 ۶ چھٹانک ۳ تولہ اور ۲ ماشہ تھا۔ جب مغلیہ خاندان پر زوال آیا تو فتحیاب  
 نادر شاہ تخت طاؤس اور زمانہ بھر کا مشہور الماس کوہ نور وغیرہ ایران لے  
 گیا۔ تو حکومت ایران نے اس شیش قیمت تخت کی حفاظت کے لئے یہ محل  
 تعمیر کرایا۔ جس کا نقشہ الفاظ میں پیش نہیں کیا جاسکتا بلکہ دیکھنے سے تعلق رکھتا  
 ہے۔ بہترین باغ، پانی کے چشمے اور فوارے۔ درمیان میں مرمری محل، فرش  
 دیواروں، سیڑھیوں اور جگہ جگہ قیمتی قالین اور غلیچے بچھے ہوئے ہیں۔ جن میں  
 نہایت قیمتی لعل، یاقوت اور زرد جڑے ہوئے ہیں۔ جنکی چمک دمک  
 سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ ہر جگہ فوجی پہرہ ہوتا ہے۔ ان مناظر کے بعد وہ  
 شیش محل جس میں تخت طاؤس رکھا ہوا ہے۔ ایک قیمتی ٹیبل جس پر نہایت  
 قیمتی غلیچہ جس کی قیمت کا اندازہ امریکہ میں ۱۸ ہزار ڈالر فی گز لگائی گئی ہے  
 تقریباً ۴ گز لمبا اور ۱۶ گز چوڑا ہے۔ محراب کے درمیان میں بچھا ہوا ہے۔ اس پر  
 دو تخت رکھے ہوئے ہیں۔ ایک تخت طاؤس اور دوسرا تخت شاہ محمد نجیب  
 کا۔ یہ دونوں قابل دید ہیں۔ اسی محل میں سونامات کے مندر کا وہ سونے کا  
 مجسمہ بھی رکھا ہوا ہے جو قوم مسلم کی بت شکنی کی یادگار ہے۔ غرضیکہ تہران  
 میں بے شمار زیارتیں اور قابل دید مقامات ہیں۔ جنہیں دیکھ کر عبرت حاصل  
 ہوتی ہے۔ کہ کہاں ہیں وہ تخت و تاج والے بادشاہ۔ جن کا آج کوئی  
 نام بھی نہیں لیتا۔ لیکن اس کے برعکس جسے پیائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 دریاقدس کی گدائی نصیب ہوئی گو یا دونوں عالم کی سلطنت مل گئی۔ قیامت  
 تک لوگ ایسے خوش نصیب غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام فخر سے  
 لیتے ہیں۔ اور زیارات کیلئے حاضری دیتے ہیں۔ دعا ہے کہ خداوند کریم

اپنے محبوب کی غلامی کا شرف عطا فرمائے۔ (آمین)

## مولانا روم علیہ الرحمۃ کی نگاہِ کرم

ایک روز تہران میں حضرت طاہر بن حسن رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک تاجر آدمی آیا۔ اور اس نے بھی فاتحہ پڑھی اور پھر فارسی زبان میں مجھ سے پوچھنے لگا کہ کہاں کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا پاکستان دوبارہ پوچھا۔ کہ کبھی ترکستان بھی گئے ہو۔ میں نے کہا نہیں۔ ساتھ ہی میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ وہ تاجر آدمی چلا گیا۔ لیکن میں مولانا رومؒ کی زیارت کے اشتیاق میں روتا رہا۔ کچھ دیر کے بعد وہی تاجر واپس آیا۔ اور مجھے مولانا رومؒ کی زیارت کے لئے ترکستان چلنے کو کہا۔ میں نے کہا کہ میرے پاس تو ترکستان کا پاسپورٹ بھی نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ ہم لوگ کاروبار اور تجارت کے لئے ایک پہاڑی راستے سے آتے ہیں۔ جو نہایت قریب ہے آج رات ہمارا ٹرک روانہ ہوگا۔ اور کل رات انشاء اللہ تعالیٰ قونیہ شریف پہنچے گا۔ آپ کاغذات وغیرہ کا فکر نہ کریں۔ غرضنیکہ مولانا جلال الدین رومؒ کی زیارت کے عشق میں سب نفع نقصان بھول کر اس نیک بخت و فادار ترک بھائی کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ دوسری رات اس ترک تاجر نے مزار شریف کے احاطہ میں اتارا۔ اور مجھے ہدایت کی کہ احاطہ سے باہر بالکل نہ جانا۔ اندر رہ کر حوب زیارت کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ دوسری رات پھر اسی جگہ آکر خود تمہیں اپنے ہمراہ تہران لے چلوں گا۔ ان ہدایات کے بعد دربار شریف کے منتظم صاحب کو کہا کہ یہ میری امانت ہے۔ کھانا کھلانا اور اپنی حفاظت میں رکھنا۔

خداوند کریم اس ترک بھائی کو دونوں عالم میں خوش رکھے۔ اُن کی مہربانی سے خوب مولانا روم علیہ الرحمۃ کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا۔ جسکی لذت تا قیامت فراموش نہیں کر سکتا۔

وعدہ کے مطابق اس ترک بھائی نے دوسری رات دربار شریف سے مجھے سوار کیا۔ اور تیسرے دن پھر مجھے تہران پہنچا دیا۔ پھر اس نے مجھے اپنے ساتھ تہران کے ایک ہوٹل میں رکھا۔ اور نہایت مشفقانہ سلوک کا مظاہرہ کیا۔ یہ دراصل مولانا روم علیہ الرحمۃ کی کرامت تھی۔ اور حضرت طاہر بن حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی خصوصی عنایت جن کے طفیل وہ شفیق مہربان ترک بھائی بلا جو مجھے ہمیشہ یاد ہے گا۔ خداوند کریم اس ترک بھائی کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جس نے مجھ پر اتنا بڑا احسان کیا۔ پاکستان میں آنے کے بعد کچھ عرصہ بعد تک اس سے خط و کتابت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

## اصفہان

اصفہان دُنیا میں سیاحت کا بہت پرانا اور خوب صورت مرکز ہے۔ اس لئے اسے عام طور پر اصفہان نصف جہان بھی کہتے ہیں۔ یہ سین ترین شہر سطح سمندر سے تقریباً پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر ایک وسیع میدان میں واقع ہے۔ اس شہر کی سیکڑوں عمارتیں قابل دید ہیں۔ یہ شہر بے شمار گنبدوں اور میناروں کا طلسم کہہ معلوم ہوتا ہے۔ نہایت خوبصورت مساجد۔ عالی شان مقبرے۔ بڑے بڑے کارخانے، مختلف علوم و فنون کے مدارس اور حسین ترین بازار غرضیکہ قدرت نے ایران کو مجموعی طور پر جن نعمتوں سے نوازا ہے۔ ان میں سے بیشتر اصفہان کے حصے میں آئی ہیں

اصفہان میں جو چیز سب سے پہلے ایک نووارد کی توجہ اپنی طرف مبذول کرتی ہے۔ وہ زندہ روز کے پل ہیں۔ یہ پل دُور سے بلند عمارتیں معلوم ہوتے ہیں۔ یہ پل سب سے زیادہ خوب صورت سیرگاہ کا منظر پیش کرتے ہیں۔ نہایت خوب صورت اور عجیب و غریب پل ہیں۔ اس کے علاوہ مسجد شاہ، مسجد شیخ لطف اللہ، مدرسہ چہار باغ، قصر چہل ستون، شاہ عباس ہوٹل اور پل، خواجہ اصفہان کے نہایت خوبصورت اور قابل دید مقام ہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور اور پیارے صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا اصلی وطن بھی اصفہان ہے۔ اسی بابرکت شہر میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ کی پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ اور حضرت قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ کو اصفہان میں ہی آفتابِ چشت حضرت خواجہ اجمیری علیہ الرحمۃ سے شرفِ بیعت حاصل ہوا تھا۔

## ماہان شریف

یہ ایک بستی ہے۔ جہاں حضرت نعمت اللہ شاہ ولی علیہ الرحمۃ کا مزار مقدس ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب تقریباً سولہ واسطوں سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ بہت بڑے بالکمال بزرگ تھے۔ پہلے آپ کشمیر میں رہتے تھے۔ بعد میں ماہان شریف لائے۔ اور یہیں وصال فرمایا۔ نہایت شاندار اور قیمتی مقبرہ ہے۔ پیشین گوئی والا قصیدہ آپ کے نام غلط منسوب ہے۔ یہ قصیدہ دراصل آپ کے ہم نام بزرگ حضرت نعمت اللہ شاہ ولی علیہ الرحمۃ کا ہے جو مدنی کے رہنے والے تھے جو شاہ نعمت اللہ

کرمانی نم ماہانی سے تقریباً ۲ سو سال قبل کے ہیں۔

## قم شریف

یہ ایک چھوٹا سا شہر لیکن نہایت مقدس خطہ ہے۔ اس میں بے شمار دینی مدارس، مساجد اور بزرگان دین کے مزارات ہیں۔ یہاں کا پورا ماحول دینی اور نڈہی ہے۔ حضرت امام علی رضا علیہ الرحمۃ کی ہمیشہ محترمہ معصومہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور کئی دوسرے امام زادوں کی مزاریں بھی اسی شہر میں ہیں۔ حاضری دے کر دل کو ایسانی راحت نصیب ہوئی۔ اکھمد اللہ تعالیٰ۔

## خرم شہر

خرم ایران کی مشہور بندرگاہ اور تجارتی منڈی ہے۔ یہاں سے کویت اور بحرین کی طرف براہ راست لائنوں کے ذریعے سفر کیا جاسکتا ہے۔ خرم شہر کے ذریعے بصرہ شریف آتا پڑتا ہے۔ خرم شہر، ایران اور عراق کی آخری چوکی ہے۔ یہاں سے بصرہ تقریباً تیس چالیس میل ہے لیکن راستہ بالکل کچا ہے۔

## خرومی

خرومی۔ ایران اور عراق کی آخری سرحدی چوکی ہے۔ یہاں بغداد شریف جانے کے لئے کسٹم وغیرہ ہوتا ہے۔ اور پاسپورٹوں پر ایران سے خروج کی مہر لگائی جاتی ہے۔ خرومی کا قصبہ کھجوروں اور بانغات کا مرکز ہے۔

یہاں پہنچ کر دل دھڑکنے لگتا ہے۔ کہ تھوڑی دیر بعد بغداد کا داخلہ ہے۔

## زاہدان اور حیدرآباد

پاکستانی زائر براستہ کوئٹہ خٹکی کے راستے میں میرجاوا ایران کا پہلا مقام ہے۔ میرجاوا سے تقریباً چالیس میل کے فاصلہ پر ایران کا ایک اور خوبصورت شہر زاہدان ہے۔ زاہدان سے براستہ تربت حیدری مشہد شریف کی طرف راستہ جاتا ہے جو کہ بہت دشوار گزار ہے۔

## کرد بلوچ

کرد بلوچوں کی آبادی تقریباً ۸۰ لاکھ ہے۔ ترکی۔ ایران۔ عراق اور شام کے پہاڑی علاقوں میں زیادہ آباد ہیں۔ نہایت بہادر اور جفاکش قوم ہے۔ دین اسلام کے شیدائی اور مسک اہل سنت و جماعت حنفی کے پیروکار ہیں۔ کردوں کے علاقے آپس میں ملتے ہیں۔ تقریباً چھ سو میل لمبے اور ۲ سو میل چوڑے علاقے پر آباد ہیں۔ اگر کرد بلوچ صاحب علم اور منظم ہو جائیں تو اسلامی دنیا کی بہت بڑی طاقت بن سکتے ہیں۔ کچھ بلوچ عوام سے ایران اور عراق میں ملاقات اور گفتگو ہوئی۔ تو وہ کرد بلوچوں کی اصلاح اور تعلیم و تربیت کے بہت زیادہ خواہش مند تھے۔ میں نے ان سے اسلام کے پرچم تلے متحد ہونے کی درخواست کی۔

کرد بلوچ شہنشاہ بغداد محبوب بھائی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم علیہ الرحمۃ کے بہت معتقد ہیں۔ ہر جمعہ کو حضور غوث پاک کے مزار پر حاضری دیتے ہیں۔ نعت خوانی سن کر ان پر وجد حال کی کیفیت



طاری ہو جاتی ہے۔ ان کا وجدان اور اشتیاق قابل دید ہوتا ہے۔ کرد بلوچ انتہائی دیندار اور اسلام کے متوالے ہوتے ہیں۔ اسلام کی تاریخ میں انہوں نے شاندار کارنامے سر انجام دیئے۔ اور بڑے بڑے نامور انسان پیدا کئے۔ معروف مسلم سپہ سالار حضرت صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمۃ اسی قوم کا قابل فخر مسلمان ہے۔ کرد بلوچوں کو ہوا پرست، ظالم، شاطر اور مکار عیار انگریزوں نے عربوں کی طرح بہت نقصان پہنچایا ہے۔ عربوں کو عرب قومیت کا نعرہ دیکر سلطنت عثمانیہ کو تباہ و برباد کیا۔ اور کردوں کو کرد قومیت کا نعرہ دیکر عربوں اور کردوں کو لڑا دیا۔ عربوں کو اس غلط نعرہ کے بدلے اسرائیلی ناسوں ملا۔ اور کردوں کو ہمیشہ کے لئے محرومی ملی۔ میں بہت سے کرد سرداروں کو ملا۔ اور ان سے درخواست کی کہ آپ قوم پرستی کا غلط نعرہ بھول کر اسلامی مذہبی بنیادوں پر جمع ہوں۔ اور اسلام کی خدمت کریں۔ آج کرد بلوچ لاکھوں کی تعداد میں نہایت جانناز۔ بہادر اور پوری طرح جنگی تربیت یافتہ موجود ہیں جو دینی خدمت کا بہت بڑا کام کر سکتے ہیں۔ ہمارے مسلم بھائیوں کو کردوں کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔

## عراق

آج دنیا میں علم و مہر کی جو روشنی نظر آتی ہے۔ اس کی ابتداء عراق سے۔ بلاشبہ عراق عجائبات کا ملک ہے۔ موجودہ عراق اگرچہ بہت بڑا ملک نہیں رہا۔ لیکن قدیم تہذیب اور تمدن کا مرکز ہونے کی وجہ سے عراق کو اولیت کا شرف حاصل ہے۔

اہل علم کی تحقیق کے مطابق دجلہ اور فرات کے درمیانی خطہ کی یہی وہ

سرزمین ہے جہاں سب سے اول زرعی معیشت کی بنیاد پڑی اور سب سے پہلے  
کھیتی باڑی کے طریقے رائج ہوئے۔ عراق ہی وہ علاقہ ہے جہاں سب سے پہلے  
لکھائی کا آغاز ہوا۔ اور یہی وہ ملک ہے جہاں سے علم ہندسہ، علم ہیئت اور  
علم نجوم وغیرہ کی تعلیم کا اہتمام ہوا۔

ملک عراق ایک لاکھ ۷۲ ہزار مربع میل پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کی آبادی  
تقریباً ایک کروڑ ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ کچھ یہودی بھی آباد ہیں۔ مسیحی  
شکست جو مناظر عراق نے دیکھے ہیں۔ شاید ہی کسی ملک نے دیکھے ہوں۔ خلیفہ  
اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں عراق فتح ہوا۔ الحمد للہ  
آج تک اسلامی پرچم لہرا رہا ہے۔

عراق ہی وہ ملک ہے جہاں اسلامی تاریخ کا عظیم المیہ شہادت امام  
امام حسین رضی اللہ عنہ کا واقعہ پیش آیا۔ اور یہی عراق وہ خطہ ہے۔ جہاں نمرود  
بخت نصر اور فوشیرواں نے حکومت کی۔ اور عراق ہی وہ ملک ہے جہاں بے شمار  
انبیاء، اولیاء، صحابہ اور اہل بیت عظام آرام فرما ہیں۔

## عراق کے اہم شہر

- |                 |              |              |
|-----------------|--------------|--------------|
| • نجف اشرف      | • کربلا شریف | • بغداد شریف |
| • کوفہ          | • بصرہ       | • سلمان پاک  |
| • بابل          | • قزوین      | • سلوچہ      |
| • رمادی         | • حلب        | • سامزہ      |
| • موصل          | • قادسیہ     | • رطبہ       |
| • قریہ ام عبیدہ | • زبیرہ      | • خانفتین    |

• مینب — وغیرہ نہایت اہم تاریخی مقام ہیں۔

## عراق کی اہم زیارات

- مزار حضرت ثبیت علیہ السلام • مزار حضرت ابو علیہ السلام • مزار حضرت یونس علیہ السلام
- مزار حضرت تاملی مرتضیٰ رضی • مزار سید امام حسین رضی • مزار حضرت صالح علیہ السلام
- مزار حضرت امام اعظم رضی • مزار حضرت زین العابدین رضی • مزار امام غفرانی رضی
- مزار امام موسیٰ کاظم رضی • مزار حضرت جنید بغدادی رضی • مزار حضرت امام محمد الجواد رضی
- مزار حضرت ذوالنون مصری رضی • مزار حضرت مسری سقظی رضی • مزار حضرت یوشع بن نون رضی
- مزار حضرت معروف کرمی رضی • مزار حضرت بہلول داماد رضی • مزار حضرت ابراہیم خراسانی رضی
- مزار حضرت شاہ منصور رضی • مزار حضرت حبیب عجمی رضی • مزار علامہ آلوسی حنفی رضی
- مقبرہ ملکہ زبیدہ • مزار حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی
- مزار امام احمد بن حنبل رضی • مزار حضرت سلمان فارسی رضی • مزار حضرت مسلم بن عقیل رضی
- مزار حضرت داہیال علیہ السلام • مزار حضرت عباس علیہ السلام • مزار حضرت حشر رضی
- چشمہ ایوب علیہ السلام • مزار حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی • مزار حضرت طلحہ رضی
- مزار حضرت زبیر رضی • مزار حضرت نبی ذوالکفل رضی • مزار حضرت انس بن مالک رضی
- مزار حضرت خواجہ حسن بصری رضی • مزار حضرت محمد بن سیرین رضی • مزار حضرت حذیفہ رضی
- مزار عبد اللہ بن جابر انصاری رضی • مزار حضرت بشر حافی رضی • مزار حضرت بی بی رابعہ رضی
- مزار حضرت امام حسن عسکری رضی • مزار سید ابوالحسن نوری رضی • مزار حضرت شیخ فطحی موصلی رضی
- محل نوشیروان اور دیگر بے شمار زیارات ہیں جس کا ذکر کریم

دہاں جانا نصیب فرمائے۔ (اسین)

## بغداد شریف

بغداد اصل میں باغ داو تھا۔ اس لئے کہ مشہور عادل بادشاہ نو شیرواں  
یہاں ایک باغ میں بیٹھ کر عدل و انصاف کرتا تھا۔ بعد میں یہ شہر بغداد مشہور ہو گیا  
مثل مشہور ہے کہ جس نے بغداد نہیں دیکھا اس نے دنیا میں کچھ نہیں دیکھا  
گویا ساری دنیا دیہات اور بغداد ایک شہر ہے۔ اہل عراق کا کہنا ہے کہ جس شخص  
کا دل بغداد سے پھر جائے تو وہ یوں سمجھے کہ زندگی سے تنگ آ گیا ہے۔  
بغداد شریف ملک عراق کا دار الحکومت ہے۔

اولیاء کرام کے بے شمار مزارات مقدسہ کی وجہ سے بغداد شریف کو  
مدینۃ الاولیاء بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ شہر ہے جو کئی مرتبہ اجڑا اور کئی مرتبہ آباد ہوا۔  
اسلامی تاریخ کا ایک پورا حصہ اسی شہر سے وابستہ ہے۔ بہت بڑا اور خوبصورت  
شہر۔ یہ شہر ۴ ہزار سال قبل مسیح علیہ السلام آباد تھا۔

بغداد شریف علم و منبر کا مرکز رہا ہے۔ تاریخ کی کتابیں اس شہر کے ذکر سے  
بھری پڑی ہیں۔ آج بھی بغداد علوم و فنون، مساجد اور مقابر کا مرکز ہے۔ شہر  
کے دو حصے ہیں۔ دریاں میں دریائے دجلہ بہتا ہے جس پر کئی خوب صورت  
پل ہیں۔ دریا کے دونوں جانب شہر کی آبادی ہے۔ ایک حصے کو کاظمین اور  
دوسرے کو اعظمین کہتے ہیں۔ کاظمین کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ شہر کے اس حصہ  
میں دو کاظمی سید آرام فرما ہیں۔ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ اور  
حضرت امام محمد الجواد رضی اللہ عنہ اور شہر کے دوسرے حصے کو اعظمین اس  
لئے کہتے ہیں کہ اس حصے میں دو اعظم بزرگ ایک حضرت امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم علیہ الرحمۃ

آرام فرمایا ہیں۔ بغداد شریف کی سڑکیں اور محلے سب بزرگانِ دین کے مقدس ناموں سے موسوم ہیں۔

## سیدنا شیخ عبدالفتاح جیلانی غوثِ اعظم کے دربار کی حضری

جب میں بغداد شریف میں داخل ہوا، تو دل بارگاہِ غوثِ اعظم علیہ الرحمہ میں حضری کو تڑپ گیا۔ بغداد شریف کے ایک عربی نسل باشندہ سے بابا شیخ کا راستہ دریافت کیا۔ کیونکہ جس محلہ میں آپ کا مزار مبارک ہے۔ اہل بغداد اسے بابا شیخ کہتے ہیں۔ اس عربی صاحب نے مجھے ایسی پیاری اور دلکش زبان میں راستہ بتایا کہ مجھ پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اسی حالت میں روتے ہوئے چل دیا۔ اس نے کہا: يَا حَاجُّ أَوَّلَ جَسْرٍ بَعْدَهُ فَلَاكَ بَعْدَهُ يَمِينٌ بَعْدَهُ مُسْتَقِيمٌ۔ یعنی اے حاجی پہلے چل آئے گی پھر چوک، پھر دائیں طرف مڑ جانا، پھر سیدھے چلے جانا اور غوثِ پاک کا مزار آجائے گا۔

اس کے ان پیارے مہرے جملوں سے مجھے رونا آ گیا۔ مجھے روتا دیکھ کر عربی کو بھی رحم آ گیا۔ میرا ہاتھ پکڑ کر بارگاہِ سرکارِ غوثِ اعظم علیہ الرحمہ میں پہنچا دیا۔ امام الاولیاء کے دربار عالیہ کی حضری کا سماں عجیب و غریب تھا۔ لرزتا، کانپتا اور روتا ہوا۔ اور قَدْ مَكَ عَلَى عَيْنِي وَرَأَيْتُ كَيْتًا هُوَ بَارِغَاهُ غَوْثِيَّتٍ فِي دَاخِلٍ هُوَ۔ چوکھٹ کو بوسا دیا۔ قدموں کو چوما۔ سلام اور فاتحہ پیش کی۔ اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر عرض کیا کہ اے چوروں کو قطب بنانے والے میں بھی ایک چور ہوں۔ بہت دور سے حاضر ہوا ہوں۔ مجھ پر بھی نگاہِ کرم فرمادو۔ بگڑی بنا دو۔ اور بخیریتِ مدینہ منورہ پہنچا دو۔

خوب لطف اندوز ہوا۔ اور پھر حضور غوث پاک علیہ الرحمۃ کے بڑے صاحبزادے  
حضرت شیخ عبدالجبار کے مزار مقدس پر حاضری دی۔

حضرت محبوب سبحانی پیرانِ پیر غوثِ اعظم علیہ الرحمۃ کی مزار مبارک اور  
مسجد شریف بہت بڑی اور انتہائی خوب صورت ہے۔ ہر وقت ہزاروں  
زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔ خاص طور پر جمعہ کے روز تو بہت زیادہ رونق اور  
روح پرور سماں ہوتا ہے۔ بعد نماز جمعہ کر دلوچوں کا بارگاہِ غوثِ اعظم  
میں نذرانہ عقیدت اور وجد قابل دید ہوتا ہے۔

## سیدنا ابو حنیفہ امام اعظم کے حضور حاضری

آپ کا مزار محلہ اعظمیہ میں ہے۔ یہ محلہ اور اس طرف جانے والی سڑک  
کا نام آپ کے اسم گرامی سے موسوم ہے۔ محلہ کا نام اعظمیہ اور سڑک کا نام  
شارع اعظم ہے۔ آپ کے مزار پاک کی عمارت اور مسجد ایسی خوبصورت ہے  
کہ ظاہری حسن و خوبی کے لحاظ سے شاید ہی کوئی دنیا کی عمارت اس طرح ہو  
اور باطنی حسن کا یہ عالم ہے کہ در دیوار سے قدرتی طور پر مشک و عنبر سے  
کہیں زیادہ خوشبو مہک رہی ہے۔ کیوں نہ ہو کہ تعمیر کے وقت ایک ایک اینٹ  
پر ختم قرآن مجید پڑھا گیا۔ اور اس میں آرام فرمانے والے فقہ حنفی کے امام ہیں۔  
اور شہرہ آفاق محدثین حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ اور امام مسلم علیہ الرحمۃ  
کے اساتذہ کے بھی اساتذہ ہیں جن کا نام آسمانِ شہرت پر آج بھی خورشیدِ تاباں  
بن کر چمک رہا ہے۔ تازنخ ایسی جامع، مقبول اور محبوب شخصیت کی مثال دینے  
سے قاصر ہے۔ جن کے زریں کارنامے تابندہ رہیں گے۔

بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں جب حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ

نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ تو قبر انور سے دو علیکم السلام یا امام المسلمین کا جواب عنایت ہوا۔ حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس کے پاؤں کی طرف سو گیا۔ قسمت بیدار ہوئی۔ خواب میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کی گود میں ایک سر ہے جس پر شفقت سے آپ اپنا ہاتھ مبارک پھیر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا حضور! یہ کون سے خوش قسمت ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: "يَا عَلِيُّ أَحْمَدُ هَذَا إِمَامُكَ وَإِمَامُ قَوْمِكَ أَبُو حَنِيفَةَ"۔ سبحان اللہ کیا شان ہے امام اعظم کی۔ آپ کا مزار مبارک سب سے پہلے خلیفہ ہارون الرشید نے اور بعد میں شاہ الپ ارسلان اور سلیمان اعظم نے تعمیر کرایا۔ موجودہ شاندار عمارت حکومت عراق نے تعمیر کرائی ہے۔ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ ۵۸ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ تابعی ہیں۔ اس لئے کہ آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور صحابہ کرام حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی زیارت تیرہ سال کی عمر میں کئی مرتبہ کی تھی۔ امام ابو حنیفہ فقہ میں حماد و حسان بن ثابت اور امام جعفر کے شاگرد تھے۔ حضرت امام مالک حضرت امام محمد اور حضرت امام ابو یوسف جیسے جلیل القدر ائمہ حضرت امام اعظم کے شاگرد ہیں۔ تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے منہ میں امانت رکھا۔ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ امانت حضرت امام اعظم تک پہنچائی۔ اس کے علاوہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند علیہ الرحمۃ کے خلیفہ اور عارف کامل حضرت خواجہ محمد پارسا فرماتے ہیں کہ زمانہ آخر میں

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزدل فرمائیں گے۔ تو امام ابو حنیفہؒ کے مسائل کی پیری فرمائیں گے۔ علم و فضل اور زہد تقویٰ کا یہ عظیم کامل انسان ۱۵۰ سالہ میں دنیائے فانی سے رخصت ہوا۔

آج بھی آپ کے مزار مبارک کے قریب ایک عظیم دینی درس گاہ ہے جس میں ہزاروں طلباء دینی علوم سے مستفید ہوتے ہیں۔ حضرت شیخ شبلیؒ حضرت ابنہ حافیؒ اور خواجہ غریب نواز اجمیریؒ کے والد گرامی حضرت سید ابوالحسن نورانیؒ کے مزارات بھی اسی محلہ اعظمیہ میں ہیں۔ جن کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ قریب ہی دریائے دجلہ کا پل ہے جس کا نام "جسر آئمہ" ہے۔ کیونکہ اس کے اردگرد اماموں کے مزارات ہیں۔

## حضرت سیدنا امام غزالی علیہ الرحمۃ

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ۴۰۵ھ میں طوس کے قریب ایک بستی غزال میں پیدا ہوئے۔ آپ نے تقریباً ستر علوم حاصل کئے۔ علمی دنیا میں آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ آپ نے سینکڑوں کتابیں تصنیف فرمائیں۔ سب مقبول عام ہوئیں۔ اچھائے علوم اور کیمیائے سعادت کو تو وہ شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی۔ کہ دنیا کی ہر زبان میں انکے ترجمے ہوئے۔ فلاسفہ نے اسلام پر جو اعتراضات کئے تھے۔ آپ نے فلسفہ سے ہی انہیں منہ پوڑ جو بات دینے۔ آپ مدرسہ نظامیہ بغداد کے صدر مدرس بھی رہے ہیں۔ آخر میں حضرت امام غزالی نے مناظرانہ زندگی ترک فرما کر فقر و تصوف کی راہ اختیار کی۔ اور فقیرانہ زندگی بسر فرمائی۔ مکہ مکرمہ۔ مدینہ منورہ اور بیت المقدس شریف حاضری دی۔ اور اہلس بغداد آئے۔ ایک روز صبح سویرے وضو کر کے نماز فجر ادا فرمائی۔ ادائیگی نماز



کے بعد خود اپنا کفن منگایا۔ کفن کو آنکھوں سے لگا کر دعا فرمائی کہ اے رب العالمین تیرا حکم سر آنکھوں پر یہ فرماتے ہوئے لیٹ گئے اور اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ ۵۰۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کا مزار مبارک بھی باب الشیخ کے ایک بڑے قبرستان میں ہے جو آپ کے اسم گرامی "مبقرۃ الغزالی" سے موسوم ہے۔

## بڑا قبرستان

دریائے دجلہ کے کنارے بغداد شریف میں ایک بہت بڑا اور بابرکشت قبرستان ہے۔ اسی قبرستان میں حضرت معروف کرخی، حضرت جنید بغدادی، حضرت ذوالنون مصری، حضرت سری سقطی، حضرت ابراہیم خواص، حضرت یوشع بن نون علیہ السلام، حضرت بہلول دانا، حضرت حبیب عجمی، حضرت شاہ منصور، حضرت بشر حافی، شیخ داؤد طالی، اور صاحب تفسیر روح المعانی جیسے جلیل القدر بزرگ آرام فرما ہیں۔ اگر تفصیلاً ایک ایک بزرگ کے حالات لکھے جائیں تو کئی کتب تیار ہو جائیں۔ الحمد للہ۔ ان سب اویار کرام کے مزارات کی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ خاص طور پر جب حضرت بہلول دانا علیہ الرحمۃ کے مزار پر حاضری دی تو ایک سانپ بھی قبر کے ارد گرد گھوم رہا تھا۔ زائرین ڈر گئے تو خادم دربار نے ہنستے ہوئے فرمایا کہ گھبراؤ مت۔ یہ سانپ رزاق حاضری دیتا ہے۔ بقول حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کا ہو جاتا ہے۔ ساری کائنات اس کی ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر محمد اقبال بھی کہتے ہیں۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں  
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

## حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ

حضرت امام ابو یوسفؒ ۱۱۳ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام یعقوب بن ابراہیم تھا۔ آپ صحابی رسول حضرت عتبہؓ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے عظیم اور قابل فخر شاگرد ہیں۔ آپ کو کوفہ کا قاضی القضاة بھی مقرر کیا گیا۔ آپ درس و تدریس اور قاضی کے فرائض بخوبی سر انجام دینے کے ساتھ ساتھ روزانہ دو سو رکعت نوافل بھی ادا فرماتے تھے۔ اپنے ساری زندگی غرباء اور مساکین کی ہمدی اور بادشاہوں کو نصیحت میں کرنے میں گزار دی۔ اپنے ۲۴ رجب ۱۸۲ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک بغداد شہر کا ظمین میں ہے۔ یہاں حاضری دے کر عجیب کیفیت حاصل ہوا۔

## حضرت شاہ منصورؒ

حضرت شاہ منصورؒ حلاج علیہ الرحمۃ فنا فی اللہ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ جنکی تعریف کشف المحجوب میں حضرت سید علی ہجویری داماد گنج بخش علیہ الرحمۃ نے فرمائی ہے علاوہ ازیں حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمۃ حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری علیہ الرحمۃ اور حضرت بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمۃ جیسے جلیل القدر اولیاء کرام نے بھی آپ کے اوصاف بیان کئے ہیں۔ ایسے عظیم ولی کامل اور عارف کے دربار گو ہر بار پر بھی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔

## حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ

حضرت امام احمد بن حنبلؒ چوتھے امام ہیں۔ بہت بڑے مجتہد، محدث

علم اور ولی کامل تھے۔ آپ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کے شاگرد اور صحبت یافتہ تھے۔ ۶۵ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے، خلق قرآن کے فتنہ کو دہلنے کے لئے سردھڑکی بازی لگا دی۔ جمعہ کے روز ۱۶ ربیع الاول ۲۲۱ھ کو انتقال فرمایا۔ آپ کے جنازہ میں آٹھ لاکھ مرد اور ساٹھ ہزار عورتیں شریک تھیں اور پرنڈوں نے آپ کے جنازہ پر سایہ کیا۔

آپ کا مزار مبارک دریائے دجلہ کے کنارے پر ہے جس کا نشان بھی نمایاں نہیں ہے اور نہ ہی قبۃ وغیرہ ہے۔ قریب ہی محلہ اعظمیہ میں حضرت ابو بکر شبلی اور حضرت حماد کے مزارات بھی ہیں۔ ان سب کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

## حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رجب ۲۳ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام ابو حفص عمر بن محمد شہاب الدین سہروردی ہے۔ سہرورد ایران میں ہمدان کے قریب ایک بستی ہے۔ آپ اپنے حقیقی چچا حضرت ابو نجیب ضیاء الدین سہروردی کے مرید اور فیض یافتہ تھے۔ آپ بہت بڑے عارف کامل اور مقرب الہی تھے۔ سینکڑوں اولیاء اللہ نے آپ سے فیض پایا۔ آپ کے جلیل القدر خلفاء میں حضرت غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی مخدوم نظام الدین غزنوی، مخدوم یحییٰ منیری، مخدوم شہاب الدین پیر حجوت عظیم آبادی اور حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی کے اسماء گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حضرت شیخ سہروردی نے حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

سے بھی تحرقہ خلافت حاصل کیا تھا۔ غوث الثقلین کے بعد بغداد میں حضرت سہروردی کا بڑا چرچا ہوا۔ عوارف المعارف آپکی مشہور کتاب ہے۔ بہت سے اولیاء کرام اس کتاب کو سبقاً پڑھایا کرتے تھے۔ آپ نے ۶۳۲ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک محلہ شیخ عمر شارع عمر میں ہے۔ سڑک اور محلہ آپ کے نام سے موسوم ہے۔ میں نے بھی حضرت سہروردی کے مزار مبارک پر پائے مبارک کی طرف گھر کر درخواست کی۔ کہ حضرت غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی اور حضرت شیخ سعدی کی جھولی بھرنے والے مجھے بھی ان کا صدقہ خیرات عطا ہو۔ میں بھی شیراز سے ہوتا ہوا ملتان سے آیا ہوں۔ بس پھر ایسا کرم ہوا۔ کہ رقت طاری ہو گئی۔ رتے رتے بچکی بندھ گئی۔ سکون قلب نصیب ہوا۔ بڑی دیر تک مزار مبارک پر بیٹھا رہا۔ خداوند کریم پھر حاضری نصیب فرمائے۔

## کاظمین شریفین

بغداد شریف میں شمال کے حصہ شہر کو کاظمین کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ اس حصہ میں دو کاظمی سید حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ اور حضرت امام محمد الجواد رضی اللہ عنہ آرام فرما ہیں۔ حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کا مزار بھی اسی حصہ میں ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم حضرت امام علی رضا کے والد اور امام محمد الجواد کے دادا ہیں۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کا مزار انور قبولیت دعا کے لئے تریاقِ مجرب ہے۔ تمام مزارات نہایت خوب صورت ہیں۔ قبوں اور دروازوں پر سونے چاندی کے پترے چڑھے ہوئے ہیں۔

## فلوجہ

بیت المقدس شریف جاتے ہوئے ملک عراق میں ایک خوبصورت بستی کا نام "فلوجہ" ہے۔ یہاں ایک بہت بڑا دینی مذہبی مدرسہ ہے۔ جہاں ہزاروں طلباء علم دین حاصل کرتے ہیں۔ ان طلباء کا لباس بھی اسلامی طرز کا ہوتا ہے۔ یعنی دستار اور جبہ پہننا ان کے لئے لازمی ہے۔ انکی سیرت و کردار اور اخلاق و عادات میں بھی اسلام کا نور دکھائی دیتا ہے۔ اس مدرسہ میں حاضر ہو کر دین اسلام کی عظمت اور تمام ماحمل کو اسلامی دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ ان کی گفتگو اور ملاقات سے راحت قلبی حاصل ہوئی۔ وہاں کے اساتذہ علماء کرام اور طلباء نے ہماری بہت عزت افزائی کی۔ خدا اس مدرسہ کو آباد رکھے (آمین)

## عراق کی کھجوریں

تمام دنیا میں کھجور کی پیداوار عراق میں سب سے زیادہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ عراق میں کھجور کی ۱۶۰ اقسام ہوتی ہیں۔ باغات کی کوئی انتہا نہیں۔ عراق میں کھجور سے چینی بنانے کے کئی کارخانے ہیں۔ اور بصرہ بندرگاہ سے سالانہ لاکھوں من کھجور سمندر کے راستے دوسرے ملکوں کو بھیجی جاتی ہے۔

## مدائن یا سلمان پاک

سلمان پاک، بغداد شریف سے تقریباً ۲۵ میل دور کئی ہزار سال قدیم شہر ہے۔ اس شہر کا اصل نام طیفون تھا۔ اسلامی فتوحات کے بعد اس کا نام مدائن رکھا گیا۔ بعد میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مزار مقدس کی وجہ سے

اس شہر کا نام سلمان پارک مشہور ہوا۔ حضرت سلمان فارسی ملک ایران میں اصفہان کے باشندہ تھے۔ تلاشِ حق میں آپ ملک عرب تک گئے۔ دس مذاہب اختیار کئے۔ آخر میں یہودی مذاہب اختیار کیا جس یہودی کے آپ غلام تھے۔ وہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت تعریف کرتا تھا۔ پھر آپ عیسائی مذہب کے ایک بہت بڑے راہب کے پاس گئے اور تعلیم حاصل کرتے رہے۔ جب وہ راہب مرنے لگا۔ تو انتہائی دیانتداری اور صاف گوئی سے کہنے لگا کہ اے سلمان! تم سیدھے مدینہ طیبہ چلے جاؤ۔ وہاں تمہیں آخری پیغمبر اسلام اور رسول دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ چنانچہ آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے اشتیاق میں مدینہ شریف آئے اور زیارت کا شرف حاصل کیا۔ اور غلامی سے سرفراز ہو کر ایسا رتبہ پایا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے "اہل بیت" میں شامل فرمایا۔

تمام صحابہ کرامؓ آپ کی بڑی قدر کرتے تھے۔ جنگِ قادسیہ کے بعد جب عراق اسلامی حکومت میں آیا۔ تو آپ عراق کے گورنر بنا دیئے گئے۔ یہیں آپ کا وصال مبارک ہوا۔ آپ کے مزار شریف کے قریب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو اور جلیل القدر صحابہ کرام حضرت سیدنا حذیفہ یمانی رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے مزارات بھی ہیں۔ جسکی یہ کرامت دُنیا بھر میں مشہور ہے کہ ۱۳ سو سال بعد بھی ان کے جسدِ خاکی صحیح سلامت موجود ہیں۔

## بیسویں صدی عیسوی کا حیرت انگیز واقعہ

سلمان پاک میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مزار کے قریب دو الگ الگ شاندار مکروں میں حضرت حذیفہ یمانی رضی اللہ عنہ اور حضرت

جاہل بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے مزارات ہیں۔ جن کو آج سے تقریباً  
 پچاس سال قبل شاہ فیصل عراقی کے دورِ حکومت میں ۱۳ سو سال بعد قبروں سے  
 نکالا گیا۔ تو ان کے جسدِ خاکی بالکل صحیح و سلامت موجود تھے۔ جن کے عینی شاہد  
 آج بھی عراق میں ہزاروں موجود ہیں۔ بلکہ دیگر ممالک کے لوگوں بھی گواہ ہیں۔  
 کیوں کہ اس موقع پر ہر ملک کے نمائندے شریک ہوئے تھے۔ پاکستان کے  
 مشہور ادیب سید سجاد حید کے بھانجے سید عثمان چیدرا اور انکی بیگم صاحبہ  
 محمودہ عثمان بھی ان دنوں ملازمت کے سلسلے میں عراق موجود تھے۔ انہوں  
 نے بھی یہ واقعہ بحشم خود دیکھا۔ اور اپنی کتاب مشاہدات بلادِ اسلامیہ  
 میں درج کیا۔

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے موقع پر پاکستانی اخبارات نے  
 یہ واقعہ بڑی تفصیل سے اخبارات میں شائع کیا۔ بغداد شریف میں چشم دید  
 خوش نصیب گواہوں سے میں نے یہ واقعہ بار بار سنا۔

## وہ عجیب و غریب اور ایمان انور واقعہ

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور صحبت کا فیض حاصل  
 کرنے والے دو مقدس صحابہ کرام حضرت سیدنا حذیفہ اور حضرت سیدنا عمار  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کے وقت صحابہ کرام نے انہیں دریائے  
 دجلہ کے کنارے دفن کر دیا تھا۔ یہ دونوں امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم  
 رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں عراق اور ایران کی فتوحات کے وقت شہید  
 ہوئے تھے۔ تیرہ سو سال بعد شاہ فیصل عراقی کو خواب میں زیارت کا  
 شرف دینے کے بعد فرمایا۔ کہ ہماری قبروں میں دریائے دجلہ کا پانی اتر

کر رہا ہے۔ اس لئے ہمیں یہاں سے نکال کر کسی اور جگہ منتقل کر دیں۔  
 شاہ فیصل ملکی مصروفیات کے باعث بھول گیا۔ تو دوسری شب دونوں  
 صحابہ کرامؓ نے بغداد کے مفتی کو خواب میں زیارت کرائی اور فرمایا کہ ہمیں کسی اور  
 جگہ دفن کرایا جائے۔ مفتی صاحب نے شاہ فیصل عراقی سے رابطہ قائم کیا۔ تو اس نے  
 بھی اپنے خواب کا پورا واقعہ سنا دیا۔ آخر تمام شہر کے علماء اور فضلا کا اجلاس  
 طلب کیا گیا۔ اور مشورہ کیا گیا۔ سب متفقہ فیصلہ کیا۔ کہ قرآن مجید اور احادیث نبوی کی  
 رُ سے شہید زندہ ہوتے ہیں۔ لہذا اتنی طویل مدت گزرنے کے باوجود انہیں  
 منتقل کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔

قربانی کی عید قریب تھی۔ اس لئے شاہ فیصل نے اعلان کر دیا۔ کہ عید الاضحیٰ کی  
 نماز کے بعد دونوں صحابہ کرامؓ کو دوسری جگہ دفن کیا جائیگا۔ اخبارات میں اعلان  
 ہوا۔ تو تمام دنیائے اسلام میں جوش و خروش پھیل گیا۔ ایران۔ ترکی۔ مصر۔ شام  
 لبنان۔ فلسطین۔ حجاز۔ پاکستان اور دوسرے تمام ممالک سے لوگ عراق آنا  
 شروع ہو گئے۔ اس طرح "سلمان پاک جو ایک قصبہ تھا۔ رونق اور آبادی کے  
 اعتبار سے دوسرا بغداد بن گیا۔ میلوں تک خیمے ہی خیمے اور انسان تھے۔  
 دنیا بھر کے ممالک کے سربراہ یا ان کے نمائندے بھی اس تقریب میں شرکت  
 کے لئے آنا شروع ہو گئے۔ آخر کار مقررہ دن یعنی عید الاضحیٰ کی نماز کی ادائیگی  
 کے بعد تقریباً ۱۲ بجے دن لاکھوں انسانوں کی موجودگی میں صحابہ کرامؓ کے  
 مزارات کھولے گئے۔ تو تمام دنیا سے آئے ہوئے لوگوں نے دیکھا۔ کہ دونوں  
 صحابہ کرامؓ زندوں کی طرح آرام فرما رہے ہیں۔ ان کے چہروں پر مرگ کے کوئی آثار  
 نظر نہیں آتے۔ اسلامی ممالک کے سربراہوں۔ سفیروں۔ نمائندوں کے  
 علاوہ شاہ فیصل عراق اور انکی پارلیمنٹ کے ارکان مفتی اعظم عراق



شہزادہ فاروق ولی عہد مصر اور وزیر مختار جمہوریہ ترکی نے دونوں صحابہ کرامؓ کے مبارک اجساد کو اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر کاندھا دیا۔

اس موقع پر ایک جرمن فلم ساز کپنی نے حکومت عراق کی اجازت سے اپنے خرچ پر قبروں کے بالکل اوپر تقریباً دو سو فٹ لوہے کے چار کھمبوں پر کوئی تیس فٹ لمبا اور بیس فٹ چوڑا ٹیلی ویژن کا سکرین لگا دیا۔ اس طرح ہر شخص نے دور دور کھڑے ہو کر ان دونوں صحابہ کرامؓ کے مقدس اجساد کی زیارت کا شرف حاصل کر لیا۔ سبحان اللہ۔

اسی موقع پر ایک جرمن ڈاکٹر جو امراض چشم میں بین الاقوامی شہرت کا مالک تھا۔ وہ بھی یہ روحانی اور ایمان افروز منظر دیکھنے آیا۔ اس نے خیال کیا کہ مسلمانوں کا کیا غلط عقیدہ ہے کہ تیرہ سو سال بعد قبروں میں کیا رکھا ہوگا۔ لیکن اس نے اجسام کو صحیح و سلامت دیکھ کر شاہ فیصل عراقی سے آنکھوں کا معائنہ کرنے کی خصوصی اجازت طلب کی۔ شاہ نے اجازت دیتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر صاحب ہمارا مذہب سچا ہے۔ آخر میں جب وہ ڈاکٹر دونوں شہید صحابہؓ کے قریب آیا تو دونوں نے خود بخود آنکھیں کھول کر فرمایا۔ کہ غیر مسلم ہونے کی وجہ سے تیرے ہاتھ ناپاک ہیں۔ اس لئے دیکھ لو۔ لیکن ہاتھ مت لگاؤ۔ کیوں کہ ہمارے چہروں پر سرکار دو جہاں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ لگے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ فوراً اس جرمن ڈاکٹر اور سینکڑوں یہود و نصاریٰ نے اسلام قبول کر لیا۔ دونوں صحابہ کرامؓ کو دوبارہ مسلمان پاک ہیں۔ دفن کر دیا گیا۔

خداوند کریم ہمیں بھی شہادت کا رتبہ عطا فرمائے۔ اور بار بار ان شہداء کی قبور کی حاضری کا شرف عطا فرمائے۔ (آمین)

## نو شیرواں کا محفل

سلمان پاک میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک سے تقریباً  
تین فرلانگ دور شایان عجم کے عالی شان محلات۔ درباروں اور قلعہ جات کے کھنڈرات  
ابھی تک دنیا والوں کو دس بہت دے رہے ہیں۔

اور زبان حال سے کہہ رہے ہیں۔ کہ کہاں ہیں؟ ہمیں بنانے والے وہ دنیا دار حکمران!  
نو شیرواں کے محل کی بڑی محراب تقریباً سو فٹ اونچی اور دنیا کی سب سے  
چوڑی محراب ہے۔ جو صدر دروازے کا کام بھی دیتی ہے۔ یہ وہی تاریخی محراب  
ہے جس کے اوپر کے خوبصورت کنگرے ہمارے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ  
وسلم کی دنیا میں جلوہ گری کے وقت گر گئے تھے۔ اور آتشکدہ ٹھنڈا ہو گیا تھا۔  
آج بھی وہ گرے ہوئے کنگرے ہمارے رسول صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
عظمت اور شان کریمہ کی گواہی دے رہے ہیں۔

## موصل شریف

موصل شریف بہت پرانا اور تاریخی شہر ہے۔ اس میں بہت سی زیارات ہیں۔

- مزار مبارک حضرت شہید علیہ السلام
- مزار مبارک حضرت دانیال علیہ السلام
- شہید حضرت یونس علیہ السلام
- مزار مبارک حضرت شیخ فخری موصلی علیہ الرحمہ

اور

دیگر بے شمار ادویہ کرام کے مزارات اسی شہر میں ہیں۔ تمام مزارات پر

پر حاضری دی اور سکونِ قلب حاصل کیا۔  
 بغداد شریف دمشق جانے کے دو راستے ہیں۔ ایک قصبہ فلوجہ سے رمادی اور  
 صحرا کا راستہ ہے۔ دوسرا سامرہ موصل کا مشکی حمص اور حلب کا راستہ ہے۔

## سامرہ

سامرہ بغداد شریف سے تقریباً ستر میل دور ہے۔ یہ شہر موصل شریف  
 جانے والی سڑک پر دریائے دجلہ کے کنارے واقع ہے۔ اس شہر کا اصل  
 نام "سَرَّ مَن سَرَّ الْحِمْص" تھا۔ یعنی جس نے دیکھا وہ خوش ہوا۔ جو بعد  
 میں بگڑ کر "سامرہ" ہو گیا ہے۔ یہ شہر بھی قدیم اور تاریخی ہے۔ عباسیوں کے  
 دور حکومت میں تقریباً ستر سال تک یہ عراق کا دارالخلافہ رہا ہے۔ حضرت امام  
 تقی اور حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہما کے مزارات بھی اسی شہر میں  
 زیارت گاہ خاص و عام ہیں۔ یہاں کی جامع مسجد بھی قابل دید ہے۔ لوگ نہایت  
 خوش عقیدہ اور بااخلاق ہیں۔ اس شہر کو دیکھ کر اور عوام سے مل کر دل باغ و  
 بہار ہو گیا۔

## قادسیہ

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتح کیا ہوا شہر قادسیہ ایک تاریخی شہر ہے۔ اس شہر کی  
 فتح تاریخ اسلام کا ایک نہایت تابناک واقعہ ہے۔ کسی زمانہ میں یہ ایک بہت بڑا  
 شہر تھا۔ اب یہ ویران ہو کر ایک بستی کی شکل اختیار کر گیا۔ اس کے باوجود یہاں  
 حاضر ہو کر روح کو بڑی فرحت اور دل کو تقویت نصیب ہوتی ہے۔ کیونکہ

ان ہی مقامات پر رسول پاک علیہ السلام کے سچے جاں نثار صحابہ کرام مجاہدین اسلام نے راہ حق میں جہاد کیا۔ اور اسلامی جھنڈے لہرائے۔ خداوند کریم ہر مسلمان کو مجاہد اور غازی بنائے۔ (آمین ثم آمین)

## مسیت شریف

مسیت شریف وہی مقام ہے جہاں حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کے دونوں صاحبزادوں حضرت محمد اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہما کے پاک مزارات ہیں۔ بغداد شریف سے کربلا شریف جاتے ہوئے راستے میں یہ جگہ آتی ہے۔ گلشن نبوت کے پھولوں اور اہل بیت کے ان شہزادوں کے مزارات پر حاضر ہوتے ہی بے ساختہ دل بھر آتا ہے۔ اور گریہ طاری ہو جاتا ہے۔ کہ ان مقدس شہزادوں اور وفاداروں نے ہم گنہگاروں کے لئے کتنی عظیم قربانیاں دیں۔ مسیت شریف آگے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر بالکل لب سڑک حضرت سیدہ بی بی زینب رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے حضرت عون رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ہے۔

## کربلا شریف

بغداد شریف سے تقریباً ایک سو میل کے فاصلے پر اسکندریہ، مسیت اور اولاد مسلم کی قریب سے ہوتے ہوئے کربلا پاک کا شہر مبارک آتا ہے۔ جہاں حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نواسے حیدر اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما کے لخت جگر، جنت کے نوجوانوں کے سردار حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے شرح مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تفسیر حیدر کرار فرمائی۔

بن کر عشق کا امتحان پاس کیا۔ اور اسلام کی بنیادوں کو ہمیشہ کے لئے مضبوط اور مستحکم کر دیا۔ یہ وہ پاکیزہ شہر ہے جہاں سیدنا امام حسین۔ حضرت علی اکبر۔ حضرت علی اصغر۔ حضرت عباس علمدار۔ حضرت خوضی اللہ علیہم اجمعین اور دیگر شہر شہدار کرام کے مزارات ہیں۔ شہر کو دیکھتے ہی آنسو جاری ہو گئے۔ بچکیاں بندھ گئیں۔ اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظلم و ستم کا وہ خون منظر ذہن میں گھوما۔ تو روت طاری ہو گئی۔ ہوش و حواس کھو بیٹھا۔ جب کچھ ہوش آیا تو روتے ہوئے شہر کے اندر داخل ہوا۔ اور سب سے پہلے بارگاہِ حسنیٰ میں حاضر ہو کر عجیب سماں تھا۔ خداوند کریم نے زندگی کی ایک عظیم خواہش پوری کر دی۔ کہ کربلا شریف میں آرام فرما ان جلیل القدر شہداء کے مزارات کی زیارت سے سراز ہوا۔

## ایک عجیب بات

جب میں کربلا شریف میں داخل ہوا۔ تو شہر کی رونق اور ارد گرد کے سبز باغات دیکھ کر دل میں خیال آیا۔ کہ کتابوں میں یہ پڑھا تھا۔ کہ میدانِ کربلا ایک ویران زمین، لقی و دق صحرا، چٹیل میدان جہاں نہ پانی اور نہ ہی سایہ دار درخت تھے۔ لیکن یہاں تو باغات ہی باغات ہیں۔ فوراً ایک بزرگ صورت اور نیک سیرت انسان سے ملاقات ہوئی۔ وہ مجھے شہر سے دور اس طرف لے گیا۔ جو راہ مدینہ طیبہ جاتی ہے۔ تو بے شک وہی نقشہ دیکھا۔ جو کتابوں میں پڑھا تھا۔ کہ کربلا شریف تا نجف اشرف صحرا ہی صحرا ہے۔



## نجف اشرف

کربلا شریف سے تقریباً پچاس میل کے فاصلے پر نجف اشرف ہے۔ یہاں حضرت صالح علیہ السلام حضرت ہود علیہ السلام امیر المؤمنین۔ داماد رسول اور امام الاولیاء حضرت سیدنا علی حیدر کرار رضی اللہ عنہ۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اور بہت سے اولیاء کرام کے مزارات ہیں۔ بہت بڑا اور نہایت خوبصورت شہر ہے۔ جملہ مقدس مزارات پر حاضری دی۔ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کار و فضلہ مبارک ایک عظیم عمارت ہے۔ جس پر سونے چاندی کے سینکڑوں فانوس لگے ہوئے ہیں۔ روضہ شریف میں دو اور قبریں بھی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک قبر حضرت آدم علیہ السلام اور دوسری حضرت نوح علیہ السلام کی ہے۔ لیکن اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

## کوفہ

نجف اشرف سے تقریباً ۵۵ میل کے فاصلے پر کوفہ ایک بہت پرانا اور تاریخی شہر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے مدینہ شریف پھر بصرہ اور پھر کوفہ کو اپنا دار الخلافہ بنایا۔ یہاں ایک مسجد بہت قدیم ہے اور بڑی عالی شان ہے جس میں ہزاروں انبیاء اور اولیاء نے نمازیں پڑھائیں۔ اسے مسجد انبیاء بھی کہتے ہیں۔ اسی مسجد میں شیر خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ اور اسی مسجد کے صحن میں وہ سوراخ ہے۔ جہاں سے طوفان نوح علیہ السلام اٹھا تھا۔ اسی مسجد کے قریب حضرت امام مسلم اور ہانی بن عروہ رضی اللہ عنہم کے مزارات ہیں۔ کوفہ کی جدید آبادی میں حضرت یونس علیہ السلام کا مزار مبارک ہے۔ اسی شہر

کے قریب دریائے فرات کے کنارے کا وہ مقام ہے۔ چہار۔ بیت یونس علیہ السلام  
مچھلی کے پیٹ سے باہر تشریف فرما ہوئے۔ اسی کو قدیم ناصح ایران و عراق حضرت  
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا مزار مقدس ہے۔ غرضیکہ یہ شہر بہت بڑی زیارت گاہ  
اور بہت بڑی عبرت گاہ بھی ہے۔ جملہ مقامات پر حاضر می کا مشرف ملا۔

## دریائے نیل اور فرات

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ چار دریا جنت کی نہروں  
میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے وہ چار دریا نیل، فرات، سیحون اور جمحون ہیں۔ ایک اور  
مقام پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں معراج کی شب سدہ پر پہنچا  
تو دیکھا کہ سدہ کی جڑ سے چار نہریں جاری ہیں۔ دو باہر کی جانب اور دو اندر کی جانب۔  
حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اندر کی طرف جانے والی سیدھی  
جنت میں جارہی ہیں اور باہر کی طرف جانے والی نہروں کا نام نیل اور فرات ہے۔

## دریائے فرات

تقریباً ستہ سو میل دریائے فرات ترکی کے پہاڑوں سے نکل کر سرزمین عراق  
کو سیراب کرتا ہے۔ بصرہ کے قریب دریائے دجلہ بھی اسی سے آن ملتا ہے۔ دونوں دریا  
مل کر شط العرب کہلاتے ہیں۔ اسی دریا کے کنارے بے شمار انبیاء ادیاء اور سلاطین  
اسلام آرام فرما ہیں۔ اسی دریا کے کنارے سکندرِ اعظم نے دم توڑا۔ یہیں ہارون الرشید  
اور مامون الرشید سریرِ آرائے سلطنت ہوئے اور نوشیروان عادل نے داد انصاف  
دی۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام بھی یہیں پیدا ہوئے تھے۔ اور اسی دریا  
کے کنارے بابل میں نمود اور دیگر ظالم جاہلوں کی گردنیں ٹوٹی تھیں۔ اور یہی وہ

دریا ہے۔ جس کے ساحل پر سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے داستانِ حرم کے ادھوے باب کو پورا کیا تھا۔ اور اپنے نانا جان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کی لاج رکھی تھی بغرضیکہ دریائے فرات کا چپہ چپہ زیارت گاہ بھی ہے اور عبرت گاہ بھی۔ خداوند کریم امتِ مسلمہ کو زیارت کے ساتھ ساتھ عبرت کی بھی توفیق عطا فرمائے (آمین)

## قریہ ذوالکفل

کو فہ سے چند ہی میل دور قریہ ذوالکفل ہے جس میں حضرت ذوالکفل علیہ السلام نبی کا مزار ہے۔ آپ بڑی شان والے پیغمبر ہیں۔ قرآن مجید میں آپ کا ذکر دو مقامات پر آیا ہے۔ یہود، نصاریٰ اور مسلمان سب آپ کے مزار پر حاضری دیتے ہیں اور یکساں احترام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی حاضری کا شرف بخشا۔

## جگہ یا مقام ایوب علیہ السلام

یہ وہ جگہ ہے جہاں مشہور نبی حضرت ایوب علیہ السلام کا چشمہ مبارک ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں انز کُضِبَ بِرَجْلِكَ هَذَا مَخْتَلِبًا بَارِدًا سَخِیًّا کے اَمْبَارِکَ الْفَاظِ مِیْنِ مَوْجُوْدِیْہِ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس چشمے کا پانی پینا نصیب ہوا۔ وہاں ایک جگہ مقام ایوب بھی ہے۔ یہاں وہ حجرہ بھی موجود ہے جہاں حضرت ایوب علیہ السلام نے بیماری کے ایام گزارے تھے۔ حضرت ایوبؑ کی زوجہ محترمہ کا مزار بھی اس جگہ واقع ہے۔ ان سب مقامات پر حاضری دی۔ علاقہ بڑا سبز اور شاداب ہے۔ کھجور کے درخت کثرت سے ہیں۔ ایک جگہ ایسی بھی دیکھی جس کے پاس میں وہاں کے باشندوں نے بتایا کہ یہاں حضرت صابر علیہ السلام نے خود کاشت فرمائی تھی۔ (واللہ اعلم بالصواب)



## بابل

حدّ شہر سے کچھ دور بابل کا وہ تاریخی شہر ہے جس کا قرآن و احادیث میں کافی مرتبہ ذکر آیا ہے۔ تقریباً سات ہزار سال پرانا شہر ہے۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش اسی شہر میں ہوئی۔ اور یہیں آپ نے بتوں کو توڑا تھا۔ فرودی قوت کا خاتمہ کیا۔ اسی مقام پر ظالم فرود نے آپ کو آگ میں ڈالا تھا۔ جو حکم خداوندی سے گلزار بن گئی تھی۔ آج فرود جابر کا نام لیا جہاں کوئی نہیں۔ اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر ساری دنیا درود و سلام کے تحفے پیش کرتی ہے۔ یہ ظالم اور مظلوم میں واضح فرق ہے۔ اسی شہر میں سکندر اعظم نے اپنی عالمی فتوح کا جشن منایا تھا۔ اب نہ وہ شہر ہے اور نہ شہر بسانے والے صرف کھنڈرات اور بڑی بڑی عمارتوں کے نشانات ابھی تک چشم بینا کے لئے عبرت کا درس دے رہے ہیں اس مقام پر حکومت عراق نے بہت بڑا عجب گھر بنایا ہوا ہے۔ اس شہر کی کھدائی سے بے شمار اشیاء نکلی ہیں جو عجائب گھر میں موجود ہیں۔ جن سے شہر کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ بابل دراصل ایک بادشاہ تھا جس نے تقریباً تیس مربع میل میں یہ شہر آباد کیا تھا۔ اسی کے نام سے یہ شہر مشہور ہو گیا۔ بابل میں ہی وہ تاریخی کنواں ہے جس میں دو فرشتے ہاروت اور ماروت حکم خدا مقید ہیں۔ لوگ اس میں پتھر وغیرہ پھینکتے تھے۔ اب حکومت عراق نے اس کنواں کے ارد گرد ایک دیوار بنا دی ہے تاکہ کوئی بے ادبی نہ کر سکے۔

بابل سے کچھ فاصلے پر مولا علی کرم اللہ وجہہ کے دو صاحبزادوں حضرت عمران بن علی اور حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہما کے مزارات ہیں۔ غرضیکہ ان علاقوں کی سیر اور زیارت کرنے کے بعد یہی کہنا پڑتا ہے کہ ع

مٹے نامیوں کے نشان کیسے کیسے

## قریب اُمّ عبیدہ

یہ ایک بستی ہے۔ جس کے قریب مشہور صوفی بزرگ حضرت احمد رفاعی مکی علیہ الرحمۃ کا مزار ہے۔ جن کا ذکر حضرت مولانا جامی علیہ الرحمۃ نے اپنی مشہور کتاب نفحات الانس میں کیا ہے۔ ان کے دیوانے بحالتِ وجد میں آگ میں کود جاتے ہیں۔ اس کے باوجود آگ ان پر اثر نہیں کرتی۔ یہ حضرت احمد رفاعی علیہ الرحمۃ کی مشہور اور زندہ کرامت ہے۔ ان کے قرب میں کئی اور بزرگانِ اسلام کے مزارات پر بھی حاضری دی۔

## بصرہ شریف

بصرہ عراق کا بہت بڑا شہر اور عظیم بندرگاہ ہے۔ پرانا بصرہ نئے شہر سے مغرب کی جانب ہے۔ پرانا شہر اب کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اسکی کھدائی سے ایک مسجد بھی نکلی ہے۔ جس میں حضرت سیدنا علیؑ جیدہ کرار اور دوسرے بڑے بڑے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نمازیں ادا فرماتے رہے ہیں۔ یہ شہر دریائے فرات اور دریاۓ دجلہ کے ساحل پر واقع ہے۔ اس کے اردگرد سینکڑوں میل تک کھجوروں کے باغات ہی باغات ہیں۔ بصرہ کسی دور میں علم و سیر خصوصاً نحو کا مرکز تھا۔ اسی شہر میں حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ حضرت انس بن مالکؓ حضرت ابوالحسن اشعریؒ حضرت ابو موسیٰ اشعریؒ حضرت مالک بن دینارؒ حضرت حسن بصریؒ حضرت حبیب عجمیؒ حضرت بی بی رابعہ بصریہؒ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور بے شمار صحابہ کرام اور اولیاء عظام کے

مزارات ہیں۔ اسی مسجد میں وہ قرآن پاک بھی موجود ہے۔ جس کو شہادت کے وقت حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ تلاوت فرماتے تھے چنانچہ آپ کے خون کے نشان آیت: **فَسَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ** پر موجود ہیں۔ جنگ جمل بھی اسی شہر میں واقع ہوئی۔ یہ شہر مدینہ طیبہ سے تقریباً ایک ہزار میل جنوب مشرق ہے۔

### حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشرہ مبشرہ صحابہ کرام میں سے ہیں جنہیں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری سنا دی تھی۔ آپ ہی نے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم علیہ السلام کی محبت میں اپنے والد کا سر تسلیم کر کے بارگاہ رسالت میں پیش کر دیا تھا۔ جبکہ ان کے والد نے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی گستاخی اور بے ادبی کی تھی۔ چنانچہ قرآن پاک نے آپ کے اس کردار کی تعریف کی۔ آپ ہی وہ مقدس شخصیت ہیں جنہوں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس کو تعمیر کیا تھا۔ آپ کے ہی خلیفہ سوم حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے بعد اسلام کے نام پر سب زیادہ مال قربان فرمایا تھا۔ آپ کا مزار مبارک بصرہ میں کومیت کی طرف جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ وہاں حاضر ہو کر زائر کی جو کیفیت ہوتی ہے وہ بیان نہیں ہو سکتی۔ خداوند کریم سب کو جانا نصیب کرے۔ (آمین)

### حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سرور کائنات

صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر اور محبوب صحابی ہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی عمر اولاد اور مال کے لئے خاص دُعا فرمائی تھی۔ چنانچہ ان کی بہت بڑی عمر ہوئی۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار احادیث ان سے مروی ہیں۔ آپ نے ۹۳ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک پرانا بصرہ میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

### حضرت بی بی رابعہ بصری علیہا الرحمۃ

خواتین میں بھی ازواجِ مطہرات اور صحابیات کے بعد ایسی مومنات گزری ہیں جو عبادت، تقویٰ اور شرم و حیا میں بے مثال کردار کی مالک تھیں اور انہیں ولایت کا مقام عطا ہوا۔ ان مقدس مستورات میں سے حضرت بی بی رابعہ بصری کا نام بہت نمایاں ہے۔ آپ کو خداوند کریم نے ولایت کے زیور سے آراستہ فرمایا تھا۔ فرائض و واجبات اور سنن کو پابندی سے ادا کرنے کے علاوہ نوافل اور مستحبات کی ادائیگی میں شب و روز بسر فرماتی تھیں۔ آپ کی کم از کم نفل نماز ۱۰۰ رکعت سے ہرگز کم نہ ہوتی تھی۔ غرضیکہ عورتوں میں آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ آپ کا مزار مبارک بھی بصرہ کے ہوائی اڈہ کے بالکل قریب ہے۔

### حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

آپ بھی عشرہ مبشرہ صحابہ کرام میں سے ہیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے زاد بھائی۔ حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے داماد اور ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کے چھٹے بیٹے ہیں۔ حبشہ اور مدینہ پاک کی دونوں حجرتوں میں آپ شریک تھے۔ جنگ بدر میں آپ نے

بے مثال جرأت کا مظاہرہ کیا۔ اور کئی کفار کو داخل جہنم کیا۔ اسکندریہ بھی آپ کے ہاتھوں فتح ہوا۔ بصرہ سے تقریباً ایک میل مغربی جانب آپ کا مزار مبارک ہے آپکی زوجہ جنابہ حضرت اسماء بنت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک بھی اپنے عظیم شوہر کے ساتھ ہے۔ اس جگہ کا نام بھی آپ کی وجہ سے بستی زبیرہ مشہور ہے۔

### حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

آپ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اکابر صحابہ کرام میں سے ہیں۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عراق میں شریک جہاد ہے۔ اور پھر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی جگہ عراق کے حاکم بھی مقرر ہوئے۔ نہادند کی پہاڑیاں اور اصفہان کا علاقہ بھی آپ نے فتح کیا۔ آپ کا مزار مبارک بھی بصرہ میں ہے مزار شریف پر حاضر ہو کر قلبی سکون حاصل ہوتا ہے۔

### حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ

حضرت قطب الاقطاب خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ بہترین اور افضل و اعظم تابعی ہیں۔ آپ کی ولادت ۲۱ھ میں ہوئی۔ آپ نے تقریباً ایک سو بیس صحابہ کرام کی زیارت کا ثبوت حاصل کیا۔ ایام طفلی میں حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت بھی کی۔ آپ نے فیوض باطنی حضرت امیر المؤمنین علی کریم اللہ وجہہ سے حاصل کئے۔ لیکن آپکی تکمیل حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ آپ نہایت متقی پارسا اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ واقف راز خفی و جلی تھے۔ خرقہ فقر و ارادت حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے عطا ہوا۔

علوم ظاہری میں بھی منصبِ امامت پر فائز تھے۔ غرضیکہ آپ اولیاء کرام کے مترجم ہیں۔ حضرت خواجہ عبدالواحد، حضرت خواجہ حبیب عجمی، شیخ محمد واسع، ابن زریں، شیخ عقیدہ، اور حضرت بی بی رابعہ بصری آپ کے چند مشہور حلفاء میں سے ہیں۔ آپ کی عمر نواسی برس کی ہوئی۔ ۱۱۰۵ھ ۵ رجب کو آپ کا انتقال مبارک ہوا۔ بستی زبیرہ سے مغربی جانب قدیم بصرہ میں آپ کا مزار شریف ہے۔ آپ کے روضہ میں دوسری قبر حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ کے استاد حضرت محمد بن سیرین علیہ الرحمۃ کی ہے۔ جو علم تعبیر کے امام ملنے جاتے ہیں۔ اسی طرح بصرہ میں لاتعداد صحابہ کرام اور اولیاء عظام کے مزارات ہیں۔ خداوند کریم بار بار حاضری کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

## اردن - فلسطین

افغانستان، ایران اور عراق کی زیارات کے بعد بیت المقدس شریف کی زیارت کے اشتیاق میں اردن پہنچا۔ اردن شرق وسطیٰ کا ایک خوب ملک ہے۔ اس کے مغرب میں اسرائیل، جنوب میں سعودی عرب، مشرق میں عراق اور شمال میں شام کا ملک واقع ہے۔ اس کا رقبہ تقریباً ۳ ہزار، سو تیس مربع میل پر مشتمل ہے۔ مسلمانوں کا قبلہ اول بیت المقدس شریف بھی اردن میں ہے۔ جس پر یہودیوں نے غاصباً قبضہ کر رکھا ہے۔ عمان اردن کا دارالحکومت ہے۔ جہاں اردن کے سربراہ شاہ حسین بستے ہیں۔ جو بہادر جرنیل اسلام کے شیدائی اور عالم اسلام کے اتحاد کے خواہاں ہیں۔ پاکستان سے بہت محبت رکھتے ہیں۔ عمان نہایت خوبصورت شہر پہاڑ پر واقع ہونے کی وجہ سے عمان کا موسم نہایت خوشگوار ہے۔ عمان قدیم ترین شہر ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں حضرت

عمان بن قحطان نے اس شہر کو آباد کیا تھا۔ جن کے نام سے یہ شہر موسوم ہے۔ اس علاقہ میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ اسلام کے لئے مشہور صحابی حضرت ابوذر غفاری کو روانہ فرمایا تھا۔ جنکی تبلیغ سے بے شمار لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ عمان کے لوگ نہایت خوش عقیدہ ہیں۔ علاقہ خوش حال ہے۔ اور قدرتی مناظر بے شمار ہیں۔ شاہی محل اور جامع مسجد حنیہ نہایت خوبصورت اور قابل دید عمارتیں ہیں۔ جامع مسجد حنیہ اور شہر کی تمام مساجد میں اذان کے بعد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر نہایت ذوق و شوق سے صلوٰۃ و سلام پڑھا جاتا ہے۔

عمان سے بیت المقدس شریف تک نہایت خوبصورت سڑک ہے۔ اسٹہ میں نہر اردن ہے۔ جس پر خوبصورت پل بنا ہوا ہے۔ نہر کے ایک طرف اردن اور دوسری طرف فلسطین ہے۔ جس میں بیت المقدس شریف واقع ہے۔ فلسطین کا علاقہ نہایت سرسبز اور شاداب ہے۔ جہاں برکتوں اور رحمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔

عمان سے کچھ دور ایک وسیع اور بے آباد صحرا طے کر کے حضر موت کے قریب احقان میں حضرت ہود علیہ السلام کا مزار شریف ہے۔ جہاں زائرین کو ضرور حاضری دینی چاہیے۔

## اردن کے اہم شہر

- عمان
- بیت المقدس شریف
- نابلس
- جرش
- پترہ
- عقبہ
- ریحا
- انخلیل
- معرہ شریف
- بستی باب اللہ
- السلت

## اردن کی اہم زیارات

مزار حضرت سلیمان علیہ السلام مسجد صحزہ شریف	مزار حضرت موسیٰ علیہ السلام مسجد اقصیٰ شریف
مزار حضرت ایاس علیہ السلام مزار حضرت یونس علیہ السلام	مزار حضرت مریم علیہا السلام مزار حضرت عزیر علیہ السلام
مزار حضرت اسحاق علیہ السلام مزار حضرت یوسف علیہ السلام	مزار حضرت ابراہیم علیہ السلام مزار حضرت یعقوب علیہ السلام
مزار حضرت لوط علیہ السلام بیت اللحم شریف۔	مزار حضرت نوح علیہ السلام مزار حضرت نبی سارہ علیہا السلام
مسجد سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جبل طور	بستی باب اللہ جبل زیتون
موت کا سمندر	مزار حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ

غرض نبی کہ یہی وہ پاک سرزمین ہے جہاں ہزاروں انبیاء کرام و اولیاء عظام پیدا ہوئے اور آج تک یہیں آرام فرمایں۔ ہر زائر کو حاضری دے کر سکون نصیب ہوتا ہے۔

## مزار مبارک حضرت موسیٰ علیہ السلام

عمان سے بیت المقدس جاتے ہوئے راستہ میں ریجا ایک چھوٹی سی بستی ہے جہاں حضرت کلیم اللہ موسیٰ علیہ السلام کا مزار شریف ہے۔ کتنی عظمت اور شان والے پیغمبر ہیں! کہ آج بھی زائر پر رعب اور جلالت موسیٰ طاری



ہر جاننے ہے۔ یہی وہ مقدس نبی ہیں جن کے بارے میں ہمارے پیارے رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی شب جب میں وہاں سے گزرا۔ تو  
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔ اللہ  
کے فضل و کرم سے آپ کے مزار پر انوار پر حاضری کا شرف نصیب ہوا۔  
آج بھی آپ کے حجرہ مبارک کے دروازے پر یہ آیت کریمہ لکھی ہوئی ہے۔  
وَ كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا -

آپ کے روضہ شریف کے دروازے پر ہر وقت دو مسلح فوجی کھڑے رہتے  
رہتے ہیں۔ وہ فوجی زائرین سے بیحد حسن سلوک کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور مزار  
شریف و مسجد مبارک کی صفائی کا بہت خیال رکھتے ہیں۔

## موت کا سمندر

ریحانے قریب دریائے اردن کا نہایت خوبصورت پل ہے۔ جہاں سے  
دریائے اردن سمندر میں گرتا ہے۔ اس جگہ کو "بحر المیت" یعنی موت کا سمندر  
یا دریا کہتے ہیں۔ اس لئے کہ اس کا پانی اتنا زہریلا ہے۔ کہ اس میں جو جان دار  
چیز گر پڑے۔ اسی وقت اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ "بحر المیت" سے  
پہاڑی علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ ان پہاڑوں سے پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر  
بیت المقدس شریف کا شہر واقع۔

## بیت المقدس شریف

عمان سے بیت المقدس شریف صرف دو گھنٹے کا راستہ ہے۔ وہی  
بیت المقدس شریف جو ہزار ہا انبیاء و اولیاء کرام کا مسکن اور مسلمانوں کا قبلہ اول

ہتے جس کا مبارک ذکر قرآن کریم میں بھی موجود ہے۔ اسی شہر کی جامع مسجد  
اقصیٰ جس میں شہر معراج کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء اور  
رسلیں کی امامت فرمائی۔ بیت المقدس شریف کے ارد گرد حبشی برکتوں کا ایسا  
نظارہ ہے کہ ہر طرف باغات ہی باغات اور خوشنما نہریں ہی نہریں ہیں۔ اور  
روحانی برکتوں کا یہ عالم ہے۔ کہ چاروں طرف تقریباً ستر میل کے علاقہ میں حبیل القدر  
انبیاء اور اولیاء کرام کے مقدس مزارات ہیں۔ خدا کے مقدس بندوں کی  
برکت سے بیت المقدس شریف کے عوام نہایت خوش اخلاق اور حسین ہیں۔  
بیت المقدس شریف امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ  
کرام کی فتوحات کا مرکز ہے۔ بارہا یہود اور نصاریٰ نے مسلم قوم کے ساتھ اس  
جگہ زور آزمائی کی۔ لیکن مسلم مجاہدین نے فلسطین کی پاک سرزمین کا ایک ایسے  
بھی دشمنوں کے حوالے نہ کیا۔ اللہ کے فضل و کرم سے مجھے اس مقدس مقام  
کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ الحمد للہ تعالیٰ

## مسجد اقصیٰ شریف

بیت المقدس شریف میں مسجد اقصیٰ وہ عظیم مسجد ہے۔ جو جملہ انبیاء و  
رسلیں اور ہمارے پیارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قبلہ اول ہے۔ یہ مسجد  
دنیا بھر کی مساجد سے وسیع اور عریض ہے۔ مسجد شریف کے حرم پاک کی لمبائی  
۱۷۱۶ فٹ اور چوڑائی ۱۴۱۳ فٹ ہے۔ اصل مسجد مبارک موجودہ فرسش کے  
نیچے زیر زمین ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنات سے تعمیر کرائی تھی۔  
پہلے اس مسجد کے ۲۶ دروازے تھے۔ اب ۱۵ دروازے کر دیئے گئے ہیں۔ صحن  
کے اندر جگہ جگہ عمارتیں ہیں جن میں بے شمار انبیاء کرام کے مزارات اور یادگاریں

ہیں۔ انہی یادگاروں میں ایک مسجد صحرہ شریف ہے۔ یعنی پتھر کی وہ چٹان جو ہوا پر معلق ہے۔ اور اس پر گنبد بنا ہوا ہے۔ یہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے۔ یہی وہ مقدس مسجد شریف ہے جس میں تاجدارِ انبیاء، نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء اور اس کی معراج کی شب امامت فرمائی تھی۔ تمام انبیاء کے الگ الگ وہ مصلے بھی ہیں جن پر شب معراج انہوں نے قیام فرمایا تھا۔ سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا مصلے امامت بھی موجود ہے۔

الحمد للہ تعالیٰ۔ فقیر کو بوسے دینے اور آنکھوں سے لگانے کا موقع نصیب ہوا۔ اور یہی وہ مسجد مقدس ہے جہاں سے حضور نے شب معراج آسمانوں کی طرف عروج فرمایا تھا۔ اس مسجد شریف کی اذان اور مؤذن کی وہ آواز جو اذان کے بعد سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پُر ذوق اور وجد آفریں لہجے میں صلوة و سلام کا تحفہ پیش کرتا ہے کبھی نہیں بھولے گی۔

(الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ)

### مسجد صحری شریف

مسجد اقصیٰ کے صحن میں کئی مساجد ہیں۔ ان میں ایک مسجد صحری شریف ہے جس کا گنبد سونے سے ڈھکا ہوا ہے۔ سورج کی روشنی میں اس کی چمک اتنی تیز ہوتی ہے کہ دیکھتے ہی آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہے گویا یہ عظیم الشان گنبد شریف صنعت کی ایک حیرت انگیز تصویر ہے۔ حکومتِ اردن نے گنبد کی تعمیر و تزئین پر لاکھوں روپیہ صرف کیا تھا۔ اسی گنبد شریف میں وہ مبارک پتھر ہے جسے صحرہ معلقہ کہتے ہیں۔ یعنی پتھر کی وہ چٹان جو ہوا میں معلق کھڑی ہے۔ بے شک یہ پتھر ہمارے برحق رسول علیہ السلام کا زندہ معجزہ ہے کہ تقریباً

۵ فٹ موٹا اور ۵۰ فٹ چوڑا۔ اتنا بڑا وزنی پتھر ہوا میں معلق ہے۔ کیونکہ یہی وہ مبارک پتھر ہے کہ جس سے شبِ معراج حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا براق باندھا تھا۔ اور اسی پر جلیبِ خدا نے اپنا قدم مبارک رکھ کر براق پر مسجدِ اقصیٰ میں انبیاء کی امامت کے بعد سواری فرمائی تھی۔ بوقتِ سواری اس پتھر کی درخواست پر انبیاء کی موجودگی میں حضور علیہ السلام نے اس کے معلق ہونے کی دعا فرمائی تھی۔ جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔

الحمد للہ تعالیٰ! جی بھر کر اس پتھر کے نیچے نمازیں پڑھیں اور بار بار اس عاشقِ رسول پتھر کو بوسے دینے کا شرف حاصل کیا۔ ذرا غور کا مقام ہے کہ جس پتھر پر آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس پاؤں آگئے۔ وہ صاحبِ روضہ اور قابلِ زیارت بن گیا۔ تمام دنیا زیارت کے لئے حاضری دیتی ہے۔ خداوند کریم ہمیں بھی محبت رسول علیہ السلام کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ (آمین)

### مزار حضرت سلیمان علیہ السلام

مسجدِ اقصیٰ شریف کے صحن میں اللہ کے جلیل القدر پیغمبر سلیمان علیہ السلام کا مزار مبارک ہے۔ قبر مبارک تقریباً تیس فٹ لمبی اور تقریباً پندرہ فٹ اونچی ہے۔ مزار مبارک پر نہایت خوبصورت سبز رنگ کا غلاف پڑا ہوا ہے۔ سرانور کی طرف سبز رنگ کا بہت بڑا عمامہ بھی رکھا ہوا ہے۔ اسی مسجد شریف میں حضرت زکریا علیہ السلام کا محراب، مقامِ داؤد علیہ السلام، قید حناہ جنات محراب حضرت مریم علیہا السلام، تخت حضرت سلیمان علیہ السلام، مزار سلطان عبدالحمید، مزار مولانا محمد علی جوہر اور دیگر بے شمار مزارات

اور زیارات ہیں۔ خداوند کریم بار بار زیارت نصیب کرے۔ (آمین)

## مزار حضرت مریم علیہا السلام

مسجد اقصیٰ کے قریب باہر ایک بہت بڑے کلیسا میں حضرت بی بی مریم علیہا السلام کی قبر مبارک ہے۔ سیڑھیاں اتر کر نیچے جانا پڑتا ہے۔ پہلے دائیں طرف حضرت مریم کی والدہ حضرت حنہ اور والد حضرت عمران کا مزار اور بائیں طرف حضرت یوسف نجار کا مزار آتا ہے۔ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پالا تھا۔ اس کلیسا میں رہنے والے پادری صاحبان نہایت حسن سلوک سے پیش آتے ہیں۔ راہب مرد اور راہبہ عورتیں نہایت شریفانہ اور مہذب لباس پہنتی ہیں۔ علاوہ ازیں بیت اللحم شریف بھی حاضر دی۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام ولادت ہے۔ بہت مبارک جگہ ہے۔ شب معراج حضور نبی کریم علیہ السلام نے یہاں دو گانہ نفل بھی ادا فرمائے تھے۔ یہاں زیادہ تر عیسائی آباد ہیں۔ بڑی شاندار عمارتیں اور خوبصورت گرجے بنے ہوئے ہیں۔

## جبل زیتون

مسجد اقصیٰ شریف کے سامنے والا پہاڑ جبل زیتون ہے۔ جہاں بے شمار کتبیں نازل ہوتی ہیں۔ یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علمبردار حضرت محمد ابو قبیس اور مشہور ولیہ کاملہ حضرت رابعہ کے مزارات ہیں اور دیگر زیارات بھی ہیں۔ یہاں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی مسجد شریف بھی ہے۔ اور اسی پہاڑ پر وہ مقام ہے

جہاں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع آسمانی ہوا۔

## مزار حضرت الیاس علیہ السلام

بیت المقدس شریف سے انخلیل جلتے ہوئے راستہ میں بالکل برابر سڑک اللہ تعالیٰ کے ایک اور مقدس نبی حضرت الیاس علیہ السلام کا مزار پر انوار ہے یہ تمام علاقہ نہایت خوبصورت اور سرسبز و شاداب ہے۔ بیت اللحم کے سامنے والے پہاڑ پر مشہور پیغمبر حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا مزار شریف ہے۔ اس مقام کو "راحیل" کہتے ہیں۔

## مزار حضرت یونس علیہ السلام

انخلیل جاتے ہوئے سڑک پر ہی ایک اور جلیل القدر نبی حضرت یونس علیہ السلام کا مزار مبارک ہے۔ لیکن زیادہ مشہور یہ ہے کہ آپ مقام موصل میں مدفون ہیں۔ کوفہ کی جدید آبادی میں دریائے فرات کے کنارے پر بھی آپ کا مزار بنایا ہوا ہے۔ لیکن اس مقام کے بارے میں مستند حوالہ جات سے ثابت ہے کہ یہاں مزار شریف نہیں۔ بلکہ یہ وہ مقام ہے۔ جہاں آپ مچھلی کے پیٹ سے باہر تشریف لائے تھے۔

## انخلیل شریف

بیت المقدس شریف سے تقریباً تیس میل کے فاصلہ پر انخلیل مقدس شہر واقع ہے۔ یہی وہ شہر ہے۔ جہاں سے وحدانیت کی تجلیاں پھوٹیں اور زمانہ کو منور کر دیا۔ اس شہر کا پہلا نام "کنعان" تھا۔ لیکن حضرت سیدنا ابراہیمؑ

کی نسبت سے! الخلیل یا خلیل الرحمن کے نام سے مشہور ہے۔ شہر تو مختصر ہے لیکن عظمت اور شان کے لحاظ سے بہت بڑا ہے۔ شہر کے وسط میں ایک نہایت ہی خوبصورت اور عظیم الشان جامع مسجد ہے۔ اس میں ایک بہت بڑا ہال ہے۔ جسے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی نگرانی میں جنات سے تعمیر کرایا تھا۔ اسی عظیم ہال میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے صاحبزادے حضرت اسحاق علیہ السلام کے علاوہ حضرت یسنا یعقوب علیہ السلام حضرت یسنا یوسف علیہ السلام اور کچھ انبیاء کرام کی ازواج مطہرات کے مزارات مقدسہ ہیں۔ اس پاکیزہ خطہ میں بھی حاضری دیکر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ اسی ہال میں وہ بابرکت غار بھی ہے۔ جہاں سینکڑوں انبیاء علیہم السلام کے مزارات بتائے جاتے ہیں۔ وہاں کی حاضری کی کیفیت تحریر میں نہیں آسکتی۔ خداوند کریم بار بار حاضری نصیب کرے۔ (آمین)

## مزار حضرت نوح علیہ السلام

الخلیل سے تقریباً ۸ میل کے فاصلے پر ایک قصبہ "قریہ دورا" کے نام سے آباد ہے۔ اس میں ایک پہاڑ کے اوپر حضرت نوح علیہ السلام کی بہت بڑی قبر مبارک ہے۔ جس پر سبز رنگ کا خوبصورت غلاف اور سرانور کی جانب سبز رنگ کا خوبصورت عمامہ بھی رکھا ہوا ہے۔ مزار انور کے قریب چند سرسبز و شاداب خوبصورت درخت بھی ہیں۔

## مزار حضرت لوط علیہ السلام

الخلیل سے تقریباً چار میل کے فاصلے پر وادی بنی نعیم میں حضرت لوط علیہ السلام کا مزار مبارک ہے۔ یہ قبر شریف بھی بہت بڑی ہے۔ اور سبز

غلاف، سبز عمامہ سے مزین ہے۔ ساتھ ہی مسجد مبارک ہے۔ یہاں ایسی پر کیف وادیاں اور پہاڑیاں ہیں جنہیں دیکھ کر روحانی کیف و سرور حاصل ہوتا ہے۔ اور قلب کو سکون میسر آ جاتا ہے۔

## مزار حضرت عزیر علیہ السلام

بیت المقدس شریف سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر ایک بستی قریہ عزیر یہ نام سے مشہور ہے جس میں ایک نشیبی مقام پر حضرت عزیر علیہ السلام کا مزار شریف ہے۔ روضہ مبارک نہایت خوبصورت اور عالیشان ہے۔ ساتھ ہی چھوٹی سی مسجد شریف بھی ہے۔ اس بستی میں بہت سے مشہور اولیائے کرام کے مزارات بھی ہیں۔

## بستی باب اللہ

بیت المقدس شریف کے قریب "بستی باب اللہ" ایک مقدس بستی ہے جہاں کے بائے میں مشہور ہے کہ اس مقام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی علیہ السلام مل کر دجال جہیث کو قتل کریں گے۔ پوری دنیا کو کفر سے نجات مل جائے گی۔ اور ساری دنیا میں اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی۔

## مسجد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیت المقدس شریف میں یہ وہ مسجد پاک ہے جہاں فتح بیت المقدس کے روز خلیفہ برحق امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز ادا فرمائی



تھی۔ اس مسجد کے سامنے عیسائیوں کا ایک بہت بڑا گرجا گھر ہے۔  
 جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فاتح بیت المقدس بن کر شہر میں  
 داخل ہوئے۔ تو اس گرجا کی جگہ پر نماز جمعہ کا وقت ہو گیا۔ عیسائیوں نے اسی  
 گرجا میں نماز ادا کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر  
 آج میں نے اس میں نماز ادا کر لی۔ تو کل اے مسلمان کہیں مسجد نہ بنا ڈالیں۔ جس سے  
 تمہاری حق تلفی ہوگی۔ اور اسلام اسے جائز قرار نہیں دیتا۔ چنانچہ اس کلیسا کے  
 سامنے ایک خالی میدان پڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میدان میں  
 نماز جمعہ ادا فرمائی۔ اسی مقام پر مسجد عمر بنا دی گئی۔ جہاں آج تک مسلمان نماز  
 ادا کرتے ہیں۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اس رواداری اور عدل کو دیکھ کر اپنے  
 کلیسا کی چابی مسلمانوں کے حوالے کر دی۔ جہاں آج تک مسلمان چابی بردار ہیں۔  
 وہاں کے پادریوں نے دوران گفتگو بتایا۔ کہ ہمارے عیسائیوں کو جتنا اعتماد  
 مسلمان چابی بردار پر ہے۔ اپنی قوم پر بھی نہیں۔ خداوند کریم ہمیں بھی خلیفہ  
 دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلائے۔ (آمین)

## معزہ شریف

یہ وہ شہر ہے جس میں مشہور اموی خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ  
 عنہ کا مزار شریف ہے۔ آپ نہایت ہی پاکباز عظیم عادل اور متقی خلیفہ تھے  
 اسی شہر میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا مزار پڑ  
 انوار بھی ہے۔ علاوہ ازیں کئی اولیاء اسلام کے مزارات ہیں۔ جہاں  
 ہر وقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مسجد اقصیٰ شریف میں نماز جمعہ

اس مبارک سفر کے دوران ایک مرتبہ مسجد اقصیٰ شریف میں نماز جمعہ کی ادائیگی کا شرف حاصل ہوا۔ جمعہ ویسے ہی مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے۔ اور پھر مسجد اقصیٰ کا جمعہ تو سبحان اللہ! عجیب قلبی سکون نصیب ہوا۔ اذان دینے سے قبل مؤذن نے انتہائی پُر ذوق اور وجد آفریں لہجے میں بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ و سلام کا تحفہ پیش کیا۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَسَلِّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

اور پھر خاص عربی لہجے میں اذان دی۔ خوب سرور اور ذوق حاصل ہوا۔ اس وقت مجھے یہ خیال آیا۔ وہ کیا عجیب منظر ہوگا۔ جبکہ مؤذن حضرت جبریل علیہ السلام۔ مقتدی جملہ انبیاء اور رسل اور امام ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔ یہ خیال آتے ہی اسی مصلیٰ پاک کی طرف آیا۔ جہاں سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت فرمائی تھی۔ خوب رقت طاری ہوئی۔ اور بار بار اس جگہ کے بوسے لئے جس مقام نے حضور علیہ السلام کے پاک قدم کے بوسے لئے تھے۔ اتنے میں مسجد اقصیٰ کے خطیب صاحب تشریف لائے۔ اور منبر پر رونق افروز ہوئے۔ سبحان اللہ! جمعہ کا وہ عظیم اجتماع آج تک نہیں بھولا۔ میری موجودگی میں مفتی اعظم فلسطین جناب امین الحسینی مرحوم۔ جناب کرنل معمر قذافی اور عظیم مجاہد یا سرعوفات صاحب تشریف لائے۔ نماز جمعہ کے بعد کرنل قذافی اور یا سرعوفات نے اخوت اسلامی کے موضوع پر بصیرت افروز تقاریر کیں۔ ان کے مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ مسلمان کہیں کا ہو۔ کوئی زبان

یارنگ رکھتا ہو۔ سب بھائی بھائی ہیں۔ اور ایک دوسرے کا درد محسوس کرتے ہیں۔ لہذا فلسطین کا مسئلہ صرف فلسطینی مسلمانوں کا نہیں۔ بلکہ ساری دنیا کے مسلمانوں کا مسئلہ ہے۔ اسی طرح شام، قبرص، کشمیر کے مسائل بھی مسلمان عالم کے مشترک مسائل ہیں۔ آخر میں ان قائدین نے مسلمانوں کو اتحاد و یک جہتی کی تلقین کی۔ دعا ہے کہ خداوند کریم تمام ممالک اسلامیہ کے عوام اور خصوصاً سربراہوں کو جذبہ اتحاد و تنظیم عطا فرمائے۔ (آمین)

## مدینہ پاک کی ایک مسلمان عورت

مسجد اقصیٰ شریف میں بیٹھے تھے کہ مدینہ منورہ سے ایک قافلہ آگیا۔ مدینہ پاک سے آنیوالوں کا ہم سب نے کھڑے ہو کر استقبال کیا۔ ان سے مصافحہ و معانقہ کا شرف حاصل کیا۔ اور سفرِ مدینہ کا حال دریافت کرنے لگے۔ کیونکہ جد ہی ہمارا بھی حاضری کا پردہ گرام تھا۔ میرے رفیق محترم۔ ہمسفر ساتھی اور ممتاز خطیب اسلام علامہ محمد شریف نوری مرحوم نے ایک عربی سے دریافت فرمایا۔ کہ آپ کس راستے سے آئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ "مِنَ طَرِيقِ تَبُوكِ" ہم تبوک کے راستے سے آئے ہیں۔ تو نوری صاحب نے کہا۔ کہ سنا ہے۔ کہ تبوک کا راستہ خراب ہے۔ بس جب مولانا کی زبان پر خراب کا لفظ آیا۔ تو قافلہ میں شریک ایک عمر رسیدہ بڑھیا عورت جو صحیح معنی میں پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار تھی بغصے میں آگئی اور کہنے لگی۔ اَنْتُمْ تَرْحَوْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَ تَقُوْلُوْنَ طَرِيْقُهُ خَرَابٌ كَيْفَ اَنْتُمْ مُسْلِمَاتٌ تَوْبُوْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ - "یعنی تم مدینہ شریف جا رہے ہو۔ اور پھر مدینہ منورہ کے پاک راستوں کو خراب کہتے ہو۔ بتاؤ تم کیسے مسلمان ہو۔ خدا سے توبہ کرو۔"

اسے، اچھے مسلمان عورت کے جذبہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب  
سائیں اور حاضرین پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور سب زار و قطار آنسو بہانے  
لگے۔ خداوند کریم جل شانہ ہم سب مسلمان مرد و زن کو اپنے پیارے رسول علیہ السلام  
سے محبت، اطاعت اور ادب کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) کیونکہ یہی جان  
ایمان ہے۔ بقول ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمۃ۔

مغز قرآن، روح ایساں، جان دین  
ہست خبت رحمتہ لعلت اللمین

## فلسطین تاریخ کے آئینہ میں

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بعد مسلمانوں کے نزدیک مقدس اور محترم ملک  
فلسطین ہے۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے لے کر  
آج تک فلسطین اسلامی ریاست اور عرب کا حصہ رہی ہے۔ متعجب و دبا  
عیسائیوں نے طاقت آزمائی کی لیکن سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمۃ  
جیسے عظیم مجاہد مسلمانوں نے دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ اس پاک سرزمین کے وارث  
ہمیشہ کے لئے مسلمان ہیں۔ کیونکہ انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی مقدس سرزمین  
کے حقیقی وارث صرف اور صرف مسلمان ہی ہو سکتے ہیں۔

## انگریزوں کی عیساری

انگریزوں نے عیساری کا شرمناک کھیل کھیلتے ہوئے عربوں کو یہ پٹی پڑھانی  
کہ تم عرب ہو۔ لیکن تم پر ترک حکومت کیوں کرتے ہیں؟ تم ترکوں کو نکالو ہم  
تمہاری امداد کرتے ہیں۔ اور عرب پر تم خود حکومت کرو۔ عرب حضرات نے

انگریز عیار کے دھوئے، فریب اور مکر میں آکر ترک مسلمان بھائیوں سے لڑائی شروع کر دی۔ انگریز نے ادھر عربوں اور ترکوں کو آپس میں لڑایا، اور ادھر یہودیوں کو لڑنے کھڑا کر دیا۔ اور پھر خود ہی ثالث بن کر سلطان ابن سعود عراق اور امیر عبد اللہ کو درمیان میں لاکر لڑائی ختم کرادی۔ اور صلح کے بہانے یہ چال چلی۔ ایک شاہی کمیشن بھیجا۔ کہ عربوں اور یہودیوں کا جھگڑا کیسے ختم ہو۔ چنانچہ فیصلہ یہ ہوا کہ فلسطین کے تین ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ سب سے زیادہ خوبصورت اور سرسبز علاقہ یہودیوں کو دیکر مسلمانانِ عالم کے لئے ایک ناسور کھڑا کر دیا۔ بیت المقدس اور بیت اللحم کے پاکیزہ مقامات انگریز نجیث نے اپنے پاس رکھ لئے۔ اور ویران پہاڑی علاقہ عرب مسلمانوں کو دے دیا گیا۔ اس ناپاک منصوبہ کو مسلمانانِ عالم نے برا محسوس کیا۔ سب کو دلی رنج ہوا۔ ترک مسلمانوں کا صدر تونائے قابل بیان ہے جس ملک کو یورپ کی تمام قوتیں مل کر بھی حاصل نہ کر سکیں۔ آج انگریز مکار کی سازش سے مسلمان اسی پاک خطے سے محروم ہو گئے۔ امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ مقدس سے لیکر ۱۹۱۴ء تک یہ خطہ مسلمانوں کے قبضہ میں رہا۔ لیکن انگریز نے مسلمانوں کو باہم لڑا کر مکاری اور عیاری سے مسلم قوم کو تباہ کیا۔ مسلمان آج تک اس مکار کو نہیں سمجھا۔ غیر ملکی اور غیر مسلم طاقتوں کے انٹکے پر آپس میں دست و گریباں ہیں، خداوند کریم ہمیں اتحاد اور اتفاق عطا فرمائے۔ (دآمین)

## فلسطین کی موجودہ حالت

جو فلسطین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے لیکر ۱۹۱۴ء تک مسلمانوں کے پاس رہا۔ ایک بہت بڑے انگریز مکار جاسوس کرنل لارنس

کی عیاری کا نشانہ بن گیا۔ اس نے عرب مسلمانوں کو ترک مسلمانوں کے خلاف  
 خوب بھڑکایا۔ عرب سرداروں کو لاکھوں روپے رشوت دیکر اس بات پر کیا یا۔ کہ  
 ترکوں کو عرب سے نکال دو۔ عرب علاقہ جات کو آزاد کرا کے تہلکے حوالے کر دیئے  
 جائیں گے بشریف مکہ اور دیگر عرب سردارانگریز کے مکر میں آگئے۔ اور وہ  
 بہادر عرب جن کی تلوار ہمیشہ کفر اور ظلم کا صفایا کرتی تھی۔ اب مسلمانوں کی گردن  
 کاٹنے لگی۔ عرب ممالک میں بغاوت پھیل گئی۔ آخر کار سرزمین عرب ترک بھائیوں  
 سے خالی ہو گئی۔ اور انکی جگہ انگریز فوج نے عراق۔ شام۔ اور فلسطین پر قبضہ کر لیا۔  
 اور پھر عربوں کی آزادی کی بجائے اسلام کی شکست اور عیسائیت کی فتح کا  
 اعلان کر دیا۔ اور اندر اندر طے کر دیا۔ کہ فلسطین میں زیادہ سے زیادہ یہودی آباد  
 کئے جائیں اور ان کی حکومت قائم کر دی جائے۔ پچاس سو سے قبل فلسطین میں  
 صرف ساٹھ ہزار یہودی آباد تھے اور مسلمانوں کی تعداد بارہ لاکھ تھی۔ لیکن آج  
 فلسطین میں یہودیوں کی آبادی چالیس فیصد ہو گئی ہے۔ ۱۹۳۳ء میں جرمن  
 سے یہودی نکالے گئے تھے۔ انہیں بھی انگریز نے فلسطین میں آباد کر دیا۔ انگریز  
 کی سرپرستی میں یہودیوں کا سیلاب بڑھتا گیا۔ آخر کار یہودیوں نے فلسطین میں  
 اپنی حکومت کا اعلان کر دیا۔ اور کہا کہ اس ملک میں عربوں کو رہنے کا بھی اختیار  
 نہیں۔ اس وقت یہودیوں کے ناپاک منصوبے ہیں کہ مسی اقصیٰ شریف کو گرا کر  
 یہاں ہیکل سلیمانی تعمیر کیا جائے۔ اور بیت المقدس شریف کو یہودیوں سے  
 دارالحکومت بنایا جائے۔ اس وقت عرب مسلمانوں پر مصائب و آلام کے پہاڑ  
 ٹوٹ رہے ہیں۔

انکے شہر دیران اور گاؤں برباد ہو چکے ہیں۔ ایک عرب کیا پوری دنیائے  
 اسلام نا اتفاقی کی وجہ سے تباہ و برباد ہو رہی ہے۔ اس نازک صورت حال

کو دور کرنے کا وہ عمل یہی ہے کہ مسلم قوم متحد و قائم ہو جائے۔ انبیاء کے دھوکے اور مکر سے ہوشیار ہو جائے۔

## شام

شام اسلامی ممالک میں سے ایک مقدس ملک ہے۔ یہ وہی سرزمین ہے جس کے لئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دعا فرمایا کرتے تھے اور اسی پاک سرزمین میں ہزاروں انبیاء، صحابہ، اہل بیت اور اولیاء کرام آرام فرما رہے ہیں۔ پہلے اردن، فلسطین اور بیت المقدس بھی شام میں شامل تھے۔ لیکن بعد میں جدا جدا نام پڑ گئے۔ اب سرکاری نام ”جمہوریہ شام“ ہے۔ شام کا دار الحکومت دمشق شریف تقریباً ۲۱/۲ ہزار سال قبل سے اب تک آباد ہے۔ شام میں نوے فی صد مسلمان ہیں۔ شام کے شمال میں ترکی، جنوب میں اردن، مشرق میں عراق اور مغرب میں بحیرہ روم ہے۔ نہایت سرسبز و شاداب علاقہ ہے۔ شام کی آب و ہوا اس قدر پاکیزہ ہے کہ سیکڑوں بیماریوں کی اس میں شفا ہے۔ یہ دراصل حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا اثر ہے۔

## شام شریف کے اہم شہر

- دمشق شریف • حلب • انطاکیہ • حمص
- طرطوس • کاشلی • مقام غور • عسک
- وادی یرموک • شہر جبہ

کے علاوہ

اور بھی بہت سے مشہور قصبات ہیں۔

## شام شریف کی اہم زیارات

- مزار حضرت یحییٰ علیہ السلام
- مزار حضرت ابراہیم علیہ السلام
- مصیبت حضرت خضر علیہ السلام
- مزار حضرت خالد بن ولیدؓ
- مزار حضرت بلالؓ
- مزار حضرت ابی ابن کعبؓ
- روضہ اقدس سرپاک حضرت امام حسینؓ
- مزار حضرت عبداللہ ابن جعفرؓ
- مزار حضرت دحیہ کلبیؓ
- مزار حضرت ابو درداءؓ
- مزار حضرت ام کلثوم بنت علیؓ
- مزار حضرت سکینہ بنت حسینؓ
- قبہ حضرت امام زین العابدینؓ
- مزار حضرت خولہؓ
- مزار حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ
- مزار حضرت محی الدین ابن عربیؓ
- مزار حضرت سلطان صلاح الدین ایوبیؓ
- مزار حضرت علامہ امام سبکیؓ
- صاحب تفسیر حسینیؓ
- مینارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
- ربوہ اقامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام
- قبہ حضرت عائشہ علیہا السلام
- مزار حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ
- مزار حضرت ابو ہریرہؓ
- مزار حضرت اویس قرنیؓ
- مزار حضرت عبداللہ ابن ام کلثومؓ
- مزار حضرت امیر معاویہؓ
- مزار حضرت ثمر جلیلؓ
- مزار حضرت زینب پاکؓ
- مزار حضرت فاطمہ صغریٰؓ
- مزار حضرت اسامہ بن زیدؓ
- مزار حضرت میمونہؓ
- مزار حضرت فضہؓ
- مزار حضرت ایوب ابوطاہر کردیؓ
- مزار حضرت ابواسحاق شامیؓ
- مزار حضرت سلطان نور الدین زنگیؓ
- مزار حضرت عبداللہ ابو مسلم خولانیؓ
- مزار حضرت ابراہیم بن ادھمؓ



- مینارہ حضرت امام غزالیؒ
- قید خانہ اہل بیت
- چالیس ابدال
- غار کہف
- جامع مسجد دمشق
- جبل اربعین
- وادی یرموک
- میدان شیخ
- مقام ہا بیل قابیل
- قبر نذیر پلیر

## دمشق شریف

دنیا کا حسین و جمیل خطہ اور جنتِ اشرق دمشق شریف وہ محبوب شہر ہے جو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق کا مسکن اور گہوارہ ہے۔ دمشق شریف کا تصور کرتے ہی دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ اسی شہر میں سینکڑوں انبیاء کرام اولیاء عظام اور مقتدر صحابہ اہل بیت آرام فرما ہیں۔ وہاں جا کر زائر کی جو کیفیت ہوتی ہے۔ وہ تحریر میں نہیں آسکتی۔ خداوند کریم ایسے مبارک شہر کی بار بار زیارت نصیب کرے۔ (آمین)

## جامع مسجد دمشق شریف

یہ وہی عظیم مسجد ہے جس کے شرقی مینارہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ اسے جامع مسجد اموی بھی کہتے ہیں۔ رستے زمین کی مساجد میں نہایت خوبصورت اور بڑی مسجد ہے۔ دمشق کی فتح کے موقع پر سب سے پہلے اس مسجد کی بنیاد حضرت خالد بن ولید اور حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ نے رکھی تھی۔ بعد میں تقریباً ۶۸۶ء میں خلیفہ ولید بن عبد الملک نے اس کی تعمیر نو کی تھی۔ بہت بڑی وسیع و عریض مسجد ہے۔ مکہ مکرمہ

در مدینہ منورہ کی طرح اس مسجد شریف میں بھی ہر وقت ذکر الہی اور  
ذکر مصطفیٰ جاری رہتا ہے

## مزار حضرت یحییٰ علیہ السلام

جامع مسجد دمشق کے وسط میں حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کے مہ مبارک  
کا نہایت خوب صورت مزار شریف ہے جس پر ایک قیمتی سیاہ رنگ کا ٹکڑا  
پڑا ہوا ہے۔ اور اس پر سفید ریشم سے قرآن پاک کی یہ آیت پاک تحریر ہے۔  
یا ذکریا انا متبشیرک بعلمہ واسمہ یحییٰ۔  
خلیفہ ولید کی طرف سے مسجد کی بنیاد کھودنے والے زید بن فرقہ فرماتے ہیں  
کہ مسجد کی بنیاد کھودتے وقت ہمیں ایک گڑھا میں صندوق ملا۔ خلیفہ کو اطلاع  
دی گئی۔ خلیفہ کی موجودگی میں کھولا گیا۔ تو اس میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا سر انور  
بمحافظت موجود تھا۔ آپ کا چہرہ انور بمحافظت موجود تھا۔ آپ کا پہرہ انور  
اور بال بالکل تروتازہ تھے۔ ہم نے زیارت کے بعد صندوق بند کر دیا اور اوپر  
علامت مقرر کر دی۔ اس واقعہ اور حضور نبی کریم علیہ السلام کے فرمان کے مطابق  
امت مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ اپنی قبروں میں زندہ  
وسلامت ہیں۔

حدیث شریف :- اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلٰی الْاَرْضِ اَدَا تَاكُلُ  
الْجَسَادِ الْاَنْبِيَا فَنَبِيٌّ اللّٰهِ حَتّٰى يُوْرَقُ۔ (ابن ماجہ)  
ترجمہ :- بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ  
انبیاء کے جسموں کو کھائے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے۔ اور اسے رزق  
بھی دیا جاتا ہے۔

احمدیہ! اس مزار پر انوار پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ اور خوب  
ذعاہیں کیں۔

## مصطفیٰ حضرت خضر علیہ السلام

اس مسجد شریف میں ایک جگہ حضرت خضر علیہ السلام کے نام سے مشہور ہے۔  
ہزاروں ادلیا کرام نے اس مقام پر حضرت خضر علیہ السلام کو نماز پڑھنے دیکھا  
ہے۔ بلکہ بعض کتابوں میں آیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام روزانہ عصر کی نماز  
اس مسجد میں ادا فرماتے ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے مجھے بھی اس مقام پر نماز  
پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسی مسجد شریف کے صحن میں عربی جانب  
ایک ذیشان قبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نام سے موسوم ہے  
اور شرقی جانب ایک قبہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے نام  
سے مشہور ہے۔

## روضہ سراقس حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

جامع مسجد دمشق کی مشرقی دیوار کے ساتھ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے  
سراقس کا شاندار روضہ بشکل تاج بنا ہوا ہے۔ آپ کے سراقس کے سلسلہ میں  
کچھ اختلاف ہے۔ بعض جامع دمشق کے علاوہ جنت البقیع شریف میں اور بعض  
مصر میں بتاتے ہیں تحقیق یہ ہے کہ شروع میں یعنی عہد یزید میں اس مقام  
پر دفن کیا گیا۔ جہاں اب روضہ شریف بنا ہوا ہے۔ بعد میں مصر لایا گیا۔ اور جامعہ  
الاذھر کے سامنے بہت بڑی عالیشان عمارت میں دفن کیا گیا۔ جو اب بھی  
رأس امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہے۔

## مزار حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمۃ

مجاہد عظیم حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمۃ بھی جامع مسجد دمشق کے شمالی دروازے پر آرام فرمائیں۔ اس عظیم مجاہد پر تاریخ اسلام فخر کرتی ہے۔ جو کساح بیت المقدس ہے۔ یہی وہ مرد مجاہد ہے جس نے صلیبی قوتوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم کر دیا۔ دشمن بھی آپ کی بہادری۔ جاں نثاری اور شرافت و عظمت کے قائل ہیں۔ مزار شریف نہایت عالی شان اور خوب صورت ہے۔ اس عظیم مسلمان کے مزار انور پر خوب آنسو بہائے اور دعائیں کیں کہ یا اللہ اس مرد مجاہد کے طفیل اب بھی کوئی ایسا مسلمان پیدا فرما کہ جو مسلم قوم کا سرا و پناہ کرے (آمین)

## مزار حضرت سلطان نور الدین زنگی علیہ الرحمۃ

حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی کے مزار کے قریب ہی ایک اور مرد مومن حضرت سلطان نور الدین زنگی علیہ الرحمۃ کا مزار شریف ہے۔ یہی وہ نیک دل اور صالح انسان ہے جس کو حضرت امام یافعی اور بہت سے علماء محدثین نے شام کے چالیس ابدالوں میں شمار کیا ہے۔ اور یہی وہ خوش بخت نیک سیرت بادشاہ ہے۔ جسے سرکار مدینہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا بار بار شرف حاصل ہوا۔ ان کی زندگی کا مشہور ترین واقعہ ہے۔ جو انکی عظمت کو دو بالا کرتا ہے۔ اور جس سے انکی شخصیت کا چہرہ دانگ عالم میں شہرہ ہوا۔

واقعہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ حضور علیہ السلام نے خواب میں سلطان زنگی کو دیدار کا شرف عطا فرماتے ہوئے حکم دیا کہ میری قبر انور کو دو سرخ رنگ والے ایذا سے بچے ہیں۔ انہیں جلد ہٹانے کا بندوبست کرو۔ یہ خواب سلطان زنگی

تے تین مرتبہ دیکھا۔ آخر سردرِ بدو عالم علیہ السلام نے ان دو لقبِ زنون کی شکل بھی  
دیکھا سی۔ صبح ہوئی تو سلطان نے اپنے صاحب اور نیک سیرت وزیر حضرت جمال اللہ ابن  
موسلی سے خواب کا ذکر کیا۔ وزیر نے مشورہ دیا کہ آپ کو فوراً مدینہ طیبہ  
حاضر کر دینی چاہیے۔ وہاں تمام اہل مدینہ کو دعوت دے کر ان لقبِ زنون  
کا پتہ لگا کر کیمبر کو دار تک پہنچایا جائے۔ کیونکہ یہ خواب بالکل سچا اور حقیقت ہے  
چنانچہ بادشاہ زنگی مدینہ طیبہ حاضر ہوا۔ تمام اہل مدینہ کو بلایا۔ غور سے  
دیکھا۔ لیکن وہ سُرنگ رنگ والے نظر آئے۔ بادشاہ نے اہل مدینہ سے پوچھا کہ  
کوئی شخص رہ تو نہیں گیا۔ انہوں نے کہا کہ صرف دو حاجی صاحب ہیں۔ جو  
انتہائی نیک اور عبادت گزار ہیں۔ دن رات سوائے عبادت کے انہیں کوئی اور  
کام نہیں۔ ساتھ ہی ساتھ وہ امیر بھی ہیں۔ کہیں آتے جاتے بھی نہیں ہیں بادشاہ  
نے کہا کہ انہیں ضرور لایا جائے۔ جب انہیں پیش کیا گیا تو وہ وہی دونوں باہر  
راہبیت میں شیطان اور خبیث انسان تھے جن کی خواب میں سرکارِ بدو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے نشان دہی فرمائی تھی۔ بادشاہ نے ان کا وطن پوچھا۔ تو کہا  
کہ ہم اندلس کے مسلمان ہیں۔ یہاں حج کے لئے آئے ہیں۔ بادشاہ نے ذرا طیش  
میں آکر دوبارہ سوال کیا کہ مجھے سچ بتاؤ۔ تمہارے پاس میں مجھے اس ذات  
نے سب کچھ بتا لیا ہے جن کی بات کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ تو گھبرا کر کہنے لگے  
کہ ہم نصرانی ہیں۔ ہمیں نصاریٰ نے سب سے بہار رقم دے کر اس منصوبہ کی  
تیکمیل کے لئے بھیجا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد انور یہاں  
سے نکال کر لیجائیں۔ اب اہل مدینہ پر سکتہ طاری ہو گیا۔ اس لرزہ خیز خبر کو سن کر  
سب حیران ہو گئے۔ تمام اہل مدینہ کو لیکر بادشاہ ان کی رہائش گاہ پر آیا۔ تو ان  
منافقوں کی یہ حال دیکھ کر لوگ پریشان ہو گئے کہ ان ظالموں نے ایک سرنگ

کھودی ہوئی تھی جو حضور علیہ السلام کے روضہ انور کے قریب پہنچ چکی تھی۔ بادشاہ نے اسی وقت ان دونوں کی گردن اڑادی۔ اور بارگاہِ خداداد میں سجدہ شکر ادا کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے طفیل اس سے یہ خدمت لی۔ بعد ازیں بادشاہ نے ہزاروں کاریگر لگا کر روضہ اقدس کے ارد گرد پانی کی مہرہ تک سیر قلعی اور لوہا پگھلوا کر بھروا دیا۔ اور اس خطرہ کا ہمیشہ کے لئے سدباب کر دیا۔  
خداوند کریم اس تیک دل اور عظیم انبان سلطان محمد نور الدین زنگی علیہ الرحمۃ کے طفیل مسلمانوں کی حالت پر رحم فرمائے۔ اور مسلمانوں کو منافقین کے شر سے محفوظ فرمائے (آمین) اس واقعہ سے ثابت ہوا۔ کہ ہمارے رسول علیہ السلام حیات میں۔ اور عالم ماکان و مایکون میں۔

## قید خانہ اہل بیت

سلطان صلاح الدین ایوبی اور سلطان نور الدین زنگی کے مزارات سے کچھ فاصلے پر وہ مکان ہے۔ جو قید خانہ اہل بیت کے نام سے مشہور ہے۔ اس مکان میں بیزید نے اہل بیت اطہار کے ان افراد کو رکھا تھا۔ جو کربلا سے قیدی بن کر آئے تھے۔ اسی مکان میں حضرت رقیہ بنت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی قبر شریف ہے۔ اور حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کی عبادت گاہ بھی بنی ہوئی ہے۔ اس مکان کو دیکھ کر بے ساختہ رونا آگیا۔ اور اہل بیت کے مصائب یاد آگئے۔ درود یوار کو لپیٹ کر خوب ریا اور بوسے دیتا رہا۔ خداوند کریم صحابہ و اہل بیت کرام کی محبت عطا فرمائے۔ (آمین)



## مزار عاشق رسول حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ

دشوق شریف باب الصغیر میں ایک بہت قدیمی قبرستان ہے جس میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور مؤذن مسجد نبوی حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ہے۔ آپ کے روضہ مبارک پر جا کر زائر کی جو کیفیت ہوتی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ آج بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے عشق کے جلوے روضہ کی در دیوار سے شعائیں بن کر نکل رہے ہیں۔ حضرت محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ کئی مرتبہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قبر انور پر تشریف لاتے دیکھا ہے۔ الحمد للہ تعالیٰ! مجھ گنہگار کو بھی کئی روز یہاں حاضری دینے کا شرف حاصل ہوا۔

## باب صغیر کی دیگر شخصیات

اسی باب صغیر کے قبرستان میں دوسرے مؤذن حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بھی آرام فرما ہیں۔ ان کے مزار کے قریب سرکارِ دو جہاں علیہ السلام کی تین مقدس ازواج مطہرات حضرت حفصہ بنت فاروق عظیمہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مزارات بھی ہیں۔ حضور کے مشہور صحابہ کرام حضرت امیر معاویہ، حضرت ابو داؤد اور حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہم بھی مدفون ہیں۔ اسی عظیم الشان قبرستان میں حضرت عباس علیہ السلام رضی اللہ عنہ، حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت امام قاسم رضی اللہ عنہ، سیدنا عون بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور تقریباً ۱۶ شہدائے کربلا کے سر مبارک ایک ہی

روصنہ میں دفن ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا  
 حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا حضرت سکینہ و فاطمہ صغریٰ بنات  
 سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے شہدار  
 بھی اسی قبرستان میں آرام فرما ہیں۔ گویا یہ قبرستان گنج شہیداں ہے۔ غرضیکہ  
 ہزاروں صحابہ و اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم اور بے شمار معروف اولیاء کرام  
 کے مزارات ہیں۔ جدھر جاؤ ایک وسیع باغ ہے۔ گلشن مصطفیٰ کے پھولوں  
 کی مہک سے دل و دماغ معطر ہو جاتے ہیں۔ سبحان اللہ!

## حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک

دمشق شریف کے قبرستان میں آپ کا مزار شریف بھی موجود ہے۔ لیکن  
 امام قرطبی کی کتاب المعلم فی شرح مسلم میں ہے کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ  
 کا وصال مدینہ طیبہ و دمشق جاتے ہوئے شام کے جنگلوں میں ہوا۔ جہاں  
 دفن، کفن اور غسل وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ آپ کے ساتھی صحابہ کرام  
 بہت حیران ہوئے کہ اچانک قدرت خداوندی کی طرف سے پانی، کفن  
 اور خوشبو وغیرہ خود بخود غیب سے موجود ہو گئے۔ صحابہ کرام نے بہت  
 خوش ہو کر تجسیر و کھین کی اور چل پڑے۔ پھر راستہ میں خیال آیا کہ قبر پر کوئی مضبوط  
 نشان قائم کریں۔ واپسی پر یہ کرامت ظاہر ہوئی کہ تلاش بسیار کے باوجود بھی  
 قبر شریف نہ ملی۔ اس کے علاوہ ابن جزری کہتے ہیں کہ آپ جنگ صفین میں  
 شہید ہوئے۔ اور دمشق شریف میں دفن ہوئے۔ اور اسی روایت کو صحیح  
 تسلیم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عاشق رسول علیہ السلام کے مزار شریف  
 کی زیارت بھی نصیب کی۔ الحمد للہ تعالیٰ!



## مزار شریف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

دمشق شریف کے سوق الحمیدیہ میں مشہور صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ہے جنہوں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ احادیث روایت کی ہیں۔ مگر دمشق شریف کے بعض علماء کرام نے بتایا کہ عند تحقیق یہاں آپ کا مزار نہیں ہے۔ بلکہ آپ کا مزار شریف شام کی سرحد پر ہے۔

## حضرت سیدہ بی بی زینب رضی اللہ عنہا کا مزار مبارک

دمشق کے قریب چند میل کے فاصلہ پر ایک بستی حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے نام پر "زینیہ" مشہور ہے۔ وہاں آپ کا اور آپکی پیاری بھینچی اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت سیدہ سکینہ رضی اللہ عنہا کا مزار شریف ہے۔ روضہ شریف نہایت عالی شان ہے۔ زائرین کا ہر وقت ہجوم رہتا ہے۔

آپ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی بڑی بہن ہیں۔ میدان کربلا میں آپ نے جس طرح صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔ رہتی دنیا تک تاریخ اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ ام المصائب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا مزار دیکھ کر ہر زائر کی آنکھ پر نم ہو جاتی ہے۔ اور میدان کربلا میں لڑی گئی جنگ کا پورا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ یہ وہی پاکباز اور جرات مند مقدس خاتون ہے جس نے سلطان جابر کے سامنے اس وقت بھی کلمہ حق کہا۔ جب کہ سارا قافلہ راہ حق پر تیربان ہو چکا تھا۔

## حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا مزار

شام کے علاقہ میں القدس سے دمشق جاتے ہوئے راستہ میں مقام غور آتا ہے۔ یہ دو پہاڑیوں کے درمیان ایک وادی ہے۔ جہاں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ہے۔ اسی جگہ مشہور صحابی بکر ام حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ضرار بن آذور رضی اللہ عنہ کے مزارات بھی ہیں۔

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کو حضور علیہ السلام نے امین امت کا لقب عطا فرمایا تھا۔ اسلامی فتوحات میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اور فتح شام میں تو بزرگ سب سے زیادہ نمایاں ہیں۔ ان کے مزار مبارک کی زیارت کر کے عجب کیفیتِ ایمانی پیدا ہوتی ہے۔

## وادی یرموک

وادی یرموک وہ جگہ ہے۔ جہاں حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی تلواروں کے ایسے جوہر دکھائے۔ تاریخ جن کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ بیتنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اسی یرموک کی لڑائی میں تقریباً نو (۹) تلواریں ٹوٹ گئی تھیں آخر خداوند کریم اسلامی لشکر کو فتح عطا فرمائی۔ اس وادی میں پہنچ کر ہر مسلمان کے دل میں جذبہ ایمانی پیدا ہو جاتا ہے۔

## حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک

سَيْفُ قَرْنِ سَيُوفِ اللَّهِ مجاہد اعظم حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

کا مزار مبارک حمص میں ہے۔ آپ نے اسلام کی خاطر تقریباً (۱۵۰) جنگیں لڑیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہر جنگ میں فتح و نصرت نے آپ کے قدم چومے۔ آپ کی تلوار نے رومیوں کی جابرانہ حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ اور ایران کی ظالمانہ بادشاہی کا نشان ہی مٹا دیا۔ آپ کے مزار شریف کے قریب اور بھی بہت سے مجاہدین شہدار آرام فرما ہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمانوں نے یہ علاقہ فتح کیا تو عدل و انصاف کی ایسی مثالیں قائم کیں کہ پھر شام کے عیسائی مسلمانوں کی فتح اور عیسائیوں کی شکست کی دعائیں لگا کرتے تھے۔ جب مسلمانوں نے حمص کو فتح کیا۔ اور حمص کے عیسائیوں سے جزیہ وصول کیا۔ پھر جب مسلمان روم کی لڑائی کی طرف متوجہ ہوئے تو جاتے ہوئے حمص کے عیسائیوں کا جزیہ واپس کر دیا۔ اور وضاحت کی کہ جزیہ اس بات کا تھا کہ ہم تمہاری حفاظت کریں گے۔ اب ہم جا رہے ہیں۔ لہذا تمہارا جزیہ واپس کرنا ضروری ہے۔ عیسائی مسلمانوں کی اس انصاف پسندی اور رواداری سے بچہ متاثر ہوئے۔ اور مسلمانوں کو رو کر دعاؤں کے ساتھ الوداع کہہ رہے تھے۔ عیسائی بچے اور عورتیں آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے تھے کہ اے خداوند! مسلمانوں کو فتح دے کہ انہوں نے ہمیں وہ تمام شہری حقوق دیئے جو خود ان کو حاصل تھے۔ اس کے برعکس ہمارے عیسائی حکمران ہم پر ظلم، رشوت اور لوٹ مار راکھتے تھے۔ اسی لئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

الْمَلِكُ يَدُومُ مَعَ الْكُفْرِ وَلَا يَدُومُ مَعَ الظُّلْمِ  
یعنی کافر کے پاس ملک کچھ روز رہ سکتا ہے۔ لیکن ظالم کے پاس  
نہیں رہ سکتا۔

حصص شریف کی زیارات سے مستفید ہوا۔ اور روحانی سرور حاصل کیا۔

## حضرت شیخ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ

شیخ طلیق بن خواص بحر حقیقت حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ  
کا مزار شریف دمشق کے محلہ میدان شیخ میں ہے۔ جو آپ کے نام سے موسوم  
ہے۔ بروقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔ صوفیاء دلائل الخیرات شریف اور  
ذکر و اذکار میں ہر آن معروف رہتے ہیں۔ فتوحات مکیہ اور نصوص الحکم  
آپ کی معروف تصانیف ہیں۔ آپ تصوف کے استاد اور صوفیاء کے امام ہیں۔  
آپ کے مزار شریف کے قریب حضرت شیخ ابراہیم عراقی علیہ السلام کا مزار  
شریف ہے۔ جو حضرت غوث بہار الدین زکریا ملتانی علیہ الرحمۃ کے خلیفہ  
اور شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ کے بھانجے ہیں۔ دونوں زیارات  
نہایت عالی شان ہیں۔

## حضرت ابوطاہر محمد ایوب کردی علیہ الرحمۃ

آپ کا مزار دمشق میں حضرت شیخ اکبر علیہ الرحمۃ کے مزار شریف سے دو  
فرلانگ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ بزرگ کرد بلوچ ہیں۔ بہت بڑے عارف  
عالم اور محقق ہیں۔ بڑی مدت تک حرم مکہ شریف میں درس حدیث پاک  
پڑھاتے رہے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند کے عظیم محدث اور عالم دین حضرت شاہ ولی اللہ  
دہلوی علیہ الرحمۃ جب حج پر گئے تو حضرت کردی علیہ الرحمۃ سے سند حدیث  
حاصل کی اور شاگردی کے ثمر سے سرفراز ہوئے۔ آپ کی ایک مشہور  
زندہ کرامت ہے۔ کہ آپ کا ایک قدم شریف اب تک قبر سے باہر نکلا

ہوا ہے۔ قدم شریف بالکل زندہ آدمی کے قدم کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ دمشق شریف کے لوگ قدم مبارک کے باہر ہونے کی کئی وجوہات بیان کرتے ہیں۔ زیادہ مشہور وجہ یہ ہے کہ آپ کے مزار مبارک سے قریبی مسجد میں ایک مرتبہ مختلف الخیال علماء کرام کا مکالمہ اور مباحثہ ہو رہا تھا۔ مباحثہ کا موضوع یہ تھا کہ "مومن کی قبر کی زندگی کی کیفیت کیا ہے"۔ اس مسئلہ پر گفتگو طویل ہوئی۔ تو صاحب مزار حضرت ابو طاہر محمد ایوب کردی علیہ الرحمۃ نے اپنا ایک قدم شریف قبر سے باہر نکالتے ہوئے فرمایا کہ اے علماء کرام! "جنگ امت کرو۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام کے غلاموں کی قبر کی زندگی یوں ہوتی ہے"۔ اسی دن سے آج تک آپ کا قدم مبارک قبر شریف سے باہر نکلا ہوا ہے۔ ان کی زیارت سے بار بار سرفراز ہوا۔ خداوند کریم ہر مومن کو ایسی نیک موت عطا فرمائے۔ (آمین)

## چالیس ابدال

دمشق شریف میں ایک بابرکت پہاڑ ہے جسے جبل اربعین کہتے ہیں۔ یہاں وہ چالیس ابدال رہتے ہیں جن کے ذمہ کائنات کا روحانی نظام ہے۔ ایک وصال کر جاتا ہے تو اس کی جگہ حکیم خداوندی سے دوسرا مقرر کر دیا جاتا ہے۔ کچھ خوش نصیب لوگوں کو ان کی زیارت بھی ہو جاتی ہے۔ وہاں پہاڑ کی چوٹی پر چالیس مصدے اور ایک منبر شریف بچھا ہوا ہے۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ ہر پیر اور جمعرات کی شب کو تمام ابدال یہاں جمع ہو کر اپنی مجلس مشاورت قائم کرتے ہیں۔ اس اجلاس کی صدارت خود سرکار دو جہاں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان چالیس ابدال کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ انہیں کے سبب بارش ہوتی ہے۔ اور انہیں کے باعث دشمنوں پر

مدد ملتی ہے۔ اور انہیں کے سبب اہل زمین سے بلا اور غرق و دفع ہوتا ہے۔  
اس پہاڑ کے دامن میں بہت سے مقامات مقدسہ بہت سے علماء کرام  
اور صوفیاء کرام کے مزارات مبارکہ ہیں۔

## اصحاب کہف کی غار

دمشق شریف کے ایک پہاڑ میں وہ غار پاک ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں  
ہے۔ اس غار میں اصحاب کہف اور ان کا کتا آرام فرما ہیں۔ لیکن وہاں تک نہ کوئی  
جاسکتا ہے اور نہ کسی کو اجازت ہے۔ دور سے زیارت اور فاتحہ خوانی کی جاتی ہے  
خداوند کریم جل شانہ ہمیں ان پاکیزہ مقامات کی بار بار زیارت اور حاضری کا شرف  
عطا فرمائے۔ جن کا ذرہ ذرہ بابرکت اور اسلامی تدبیر کا امین ہے۔ کسی ٹکڑے کو  
نبی سے نسبت ہے تو کسی خطہ کو ولی سے تعلق ہے۔ اور یہی نسبت اور تعلق  
ہی برکت اور عزت کا سبب ہے۔ جس طرح سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے  
”جل احدہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں

## ہابیل اور قابیل کی غار

دمشق شریف کے ایک پہاڑ میں اونچائی پر وہ غار ہے۔ جہاں حضرت آدم  
علیہ السلام کے بیٹے قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا۔ اس واقعہ کا ذکر بھی قرآن مجید میں  
موجود ہے۔ عربی باشندے اس غار کو ”مغارة الدم“ کہتے ہیں۔ یعنی وہ غار  
جس میں خون بہایا گیا ہو۔

اس پہاڑ میں بہت سے جلیل القدر انبیاء کرام علیہم السلام نے عبادت  
فرمائی تھی۔ ان انبیاء کرام اور خاص طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

کی عبادت گاہ کے نقشے اب تک موجود ہیں۔ جہاں حاضر ہو کر انبیاء کرام کے جلوے چمکتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ وہاں عبادت اور دعا کرنے سے روحانی سکون حاصل ہوتا ہے۔ خداوند کریم ان مقدس انبیاء کرام علیہم السلام کی برکات سے مزید استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

## مزار مبارک حضرت دحبہ کلبی رضی اللہ عنہ

دمشق شریف سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر ایک بستی ہے۔ جس کو "ھزہ" کہتے ہیں۔ اس بستی میں حضور علیہ السلام کے مشہور صحابہ حضرت دحبہ کلبی اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے مزارات ہیں۔ دونوں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے اور جلیل القدر صحابہ ہیں۔ فرشتوں کے سردار حضرت جبرائیل علیہ السلام اکثر بارگاہ رسالت میں حضرت دحبہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں حاضر می دیا کرتے تھے۔ سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ اور پیارے رسول علیہ السلام کو جناب دحبہ کلبی سے کتنا پیار تھا۔ کہ نورمی فرشتہ بھی انکی شکل اور لباس میں حاضر ہوتا تھا۔

## یزید کی قبر

یزید کی قبر بھی دمشق شریف میں خسرا الدنیا والآخرۃ کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ اور قیامت تک آنے والے طالبوں کو عبرت کا سبق دے رہی ہے۔ لوگوں نے وہاں مکان بنا کر بالکل قبر کی جگہ پر لوہا پگھلانے والی بھٹیاں بنا رکھی ہیں۔ گویا اندر اور باہر آگ ہی آگ ہے۔ اور بعض لوگوں نے بتایا کہ یزید کی قبر یہاں صحیح نہیں۔ بلکہ وہ شکار پر گیا تھا۔ اور اچانک زمین سے آگ نکلی۔ جو کہ اسے اور اس کے گھوڑے کو کھا گئی۔ اہل دمشق اس جگہ کو زوادی جہنم کہتے ہیں۔

## بیت الحزن

باب الصغیر کے قبرستان میں ایک سُرخ رنگ کا قبہ ہے۔ جسے بیت الحزن کہتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو پابہ جولاں لایا گیا تھا۔ اور اسی جگہ پر بہت سے شہداء بکر بلا کے مقدس سروں کے مزارات ہیں۔ یہاں حاضر ہو کر بے ساختہ رقت طاری ہو جاتی ہے اور میدان کربلا کا نقشہ سامنے آ جاتا ہے۔

## حضرت بی بی خولہ اور ضرار بن ازور رضی اللہ عنہما مزارات

دمشق شریف کے باب توہام میں اسلامی تاریخ کے نامور مجاہد حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ اور انکی بڑی بہن حضرت خولہ بنت ازور رضی اللہ عنہما اور بہت سے مشہور صحابہ و صحابیات کے مزارات ہیں۔ حضرت بی بی خولہ رضی اللہ عنہا وہ عظیم مجاہدہ خاتون اسلام ہے۔ جن کا فتوحاتِ شام میں بہت بڑا مجاہدانہ کردار ہے۔ اسی خاتون اسلام کی قبر پر جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فاتحہ پڑھنے آئے۔ تو قبر سے خولہ کی آواز آئی۔ کہ مچھائی حسانہ مردہ سمجھ کر فاتحہ نہ پڑھنا۔ میں مسلمان عورت ہوں۔ قبر میں بھی نوافل اور عبادت الہی میں مصروف ہوں۔ ان مزارات پر حاضر ہو کر روح کو بڑی تسکین حاصل ہوتی۔

## مقام ولادت حضرت ابراہیم علیہ السلام

دمشق شریف میں ایک نہایت ہی بابرکت پہاڑ 'جبل قاسیون' ہے۔ یہ پہاڑ ان چار پہاڑوں میں شامل ہے جن کو حضور علیہ السلام نے



جنتی فرمایا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس پہاڑ میں تقریباً چالیس انبیاء کرام علیہم السلام نے وصال فرمایا تھا۔ اس پہاڑ میں بے شمار زیارات ہیں۔ اسی پہاڑ کے ایک کنارے وہ مقام بھی ہے۔ جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔ اور اسی غار میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں، چاند اور سورج کو دیکھا تھا۔ جس کا تفصیلی ذکر قرآن پاک میں موجود ہے۔

## اقامت گاہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

جبل قاسیون پر ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے۔ جس کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت کریمہ میں آتا ہے۔ (أَوَيْنَاهُمَا إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ) پانچ سو سورۃ مؤمنون۔ یہ پہاڑی جسے قرآن مجید نے ربوہ کہا ہے۔ یہی حضرت بی بی مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی رہائش گاہ ہے۔ یہ مقام دنیا کا خوب صورت اور خوش نام مقام ہے۔

یہ پہاڑی دمشق شریف کے پہاڑوں اور باغات کی چوٹی ہے۔ تمام پہاڑ اور باغات اس کے ارد گرد ہیں۔ یہاں سے سات نہریں ایک ہی منبع سے نکل کر علیحدہ علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ اور تمام دمشق کو سیراب کرتی ہیں۔ اس پہاڑی پر بے شمار انبیاء کرام کے مزارات ہیں۔ درحقیقت ربوہ تو یہی ہے۔ لیکن یہاں پاکستان میں کذاب غیر مسلم مرزاہوں نے چنیوٹ کے قریب جھوٹا اور نام نہاد ربوہ بنایا ہوا ہے۔ (العیاذ باللہ)

حضرت عبد اللہ ابو سلم خولانی کا مزار مبارک

دمشق شریف کے ایک گاؤں کا نام واریا ہے۔ اس میں جبل القدر

تابعی اور بڑی شان والے عارف کابل بزرگ حضرت عبداللہ ابومسلم خولانی کا  
 مزار مبارک ہے۔ یہ وہ بزرگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام  
 کے معجزہ کا عکس یعنی بہت بڑی کرامت عطا فرمائی۔ واقعہ یوں ہے کہ یمن میں بہت  
 بڑے جھوٹے دشمن اسلام اسود عنسی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر دیا۔ تو آپ نے  
 اس کے پاس جا کر مناظرہ فرمایا۔ اور بر ملا فرمایا کہ تو کذاب اور وجال ہے، ہمارے  
 پیارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قطعاً کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ اس  
 حق گوئی پر اسود عنسی ظالم غصے میں آ گیا۔ اور آپ کو بہت بھیانک آگ میں  
 ڈال دیا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح ان پر بھی آگ  
 کو گلزار فرما دیا۔ اس ناپاک منصوبہ میں ناکامی پر آپ کو ملک بدر کر دیا گیا۔ تاکہ لوگ  
 اس کی حمایت میں سیر مخالف نہ ہو جائیں۔ آپ یمن سے مدینہ منورہ حاضر ہوئے  
 تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
 نے فرمایا کہ یمن کے عاشق مصطفیٰ ابومسلم خولانی کا کیا حال ہے؟ جب آپ نے  
 اپنا تعارف کرایا۔ تو حضرت عمر نے بے ساختہ آپ کو سینے سے لگایا۔ اور پیشانی  
 کو بوسہ دیا۔ تمام اہل مدینہ کو آپ کی زیارت کی اطلاع دی گئی۔ اور حضرت عمر  
 نے آپ کو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بٹھا کر اہل مدینہ کو  
 زیارت کرائی۔ جسے حضور علیہ السلام کی محبت کے طفیل صفت ابراہیمی سے  
 نوازا گیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ الحمد للہ! اپنی موت سے قبل ان کی زیارت  
 نصیب ہوئی۔

بندہ نے بھی اللہ کے فضل و کرم سے ان کے مزار مبارک پر حاضری کا  
 شرف حاصل کیا۔ !

## دمشق شریف کے لوگ

دمشق شریف کے مسلمان انتہائی بااحسان، ملنسار، مخلص اور پیارے انسان ہیں۔ ہر مسجد میں اذان کے بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات پر بڑے ذوق کے ساتھ صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ شبِ روزِ محافل میلاد منعقد ہوتی ہیں۔ نعتِ خوانی اور وعظ و نصائح کے علاوہ دلائل اثبات، قصیدہ بردہ شریف اور درود شریف کی محفلیں بڑی شان و شوکت سے منعقد ہوتی ہیں۔ محافل کے اختتام پر نہایت ادب کے ساتھ مدینہ پاک کی جانب منہ کر کے کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام بھی پڑھا جاتا ہے۔

دمشق والے تنہا کھانا نہیں کھاتے۔ بلکہ کھانا کھاتے وقت اپنے اہل خانہ، احباب اور دوستوں کو بلا لیتے ہیں۔ فقراء اور مسافروں کو بھی ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے ہیں۔ بازار میں داخل ہوتے وقت دکاندار بڑے پیار سے اہلاً و سہلاً کہتے ہوئے خیر مقدم کرتے ہیں۔ کافی دیر تک مال دیکھنے پر بھی برا محسوس کرنے کی بجائے دعائیں دیتے ہیں۔ لیکن اب غیر ملکی عوام کے وہاں جانے کی وجہ سے کچھ روایات میں تبدیلی آتی جا رہی ہے۔ خداوند کریم غیر مسلموں کی عادات سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

## حلب شریف

شام کے شہروں میں حلب شریف نہایت ہی متبرک اور مقدس شہر ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اسی شہر میں رہا کرتے تھے۔ اور آپ اپنے احباب اور مہبانوں کو کثرت سے دودھ پلایا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے

اس شہر کا نام حلب شہر ہو گیا۔ کیونکہ عربی میں دردھ کو حلب کہتے ہیں اس شہر میں بھی بہت انبیاء اور اولیاء کے مزارات ہیں۔ بندہ جن کی زیارت سے مشرف ہوا۔ خداوند کریم ایسے مقامات کی بار بار حاضری نصیب فرمائے آمین

## حضرت صالح علیہ السلام کا مزار

شام کے شہروں میں "عسکہ" ایک تاریخی شہر ہے جس میں اللہ کے نبی حضرت صالح علیہ السلام کا مزار مبارک ہے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کا وہ چشمہ بھی ہے جہاں سے قدرت خداوندی سے گائے پیدا ہوئی تھی۔ چنانچہ اس چشمہ کا نام بنی عین البقر مشہور ہے۔ اسی شہر میں سلسلہ چشتیہ کے پیشوا حضرت خواجہ ابواسحاق چشتی کا مزار شریف بھی ہے۔ ان مزارات کی خوب جی مہر کر زیارتیں کیں۔ اس وقت شہر تو دیران ہو چکا ہے۔ لیکن زیارت کی وجہ سے ہر وقت ہجوم رہتا ہے۔

## بیروت

دمشق سے تقریباً دو سو میل کے فاصلہ پر بیروت، لبنان کا دارالحکومت ہے۔ نہایت خوب صورت اور دلکش شہر ہے۔ اپنے محل وقوع آب و ہوا اور خوبصورتی کے اعتبار سے اس قدر جاذب نظر ہے کہ سیاحوں کے لئے جنت نشان معلوم ہوتا ہے۔ اور باغات کا مرکز ہے۔ اس شہر کے تین طرف سمندری لہریں ٹھاٹھیں مار رہی ہیں اور ایک نہایت خوب صورت پہاڑ دعوت نظارہ پیش کر رہا ہے۔ جو موسم سرما میں برف کی چادر اڈز کر اور زیادہ خوب صورت ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ سمندر کے کنارے اور پہاڑوں کے دامن میں یہ شہر آباد ہے۔ عالی شان کتب خانے، امریکن یونیورسٹی اور کئی ایک تعلیمی ادارے

قابل دید ہیں۔ سبزیاں۔ میوہ جات اور پھل فروٹ کا مرکز بیروت ہے۔ قدرتی مناظر کی وجہ سے بیروت کے پہاڑوں میں دمشق کی طرح بکثرت فقرا کو مشغول عبادت پایا۔ یقیناً خداوند تعالیٰ کی کثیر نعمتوں کو عیاشی اور فحاشی پر خرچ کرنے والے مسلمان شاید ان اللہ والوں کے صدقے عذاب سے محفوظ ہیں۔ ورنہ شکل و صورت لباس اور اعمال کے لحاظ سے یہاں مسلمانوں کا افسوس ناک حال ہے معاشرہ شیطان کے نقش قدم پر گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کے مسلمانوں کو ذکر و فکر اور صحیح عقیدہ اور عمل کی دولت سے سرفراز فرمائے۔ (آمین)

## اسلامی ریاستیں

کویت	بحرین	یمن
دوبئی	مسقط	قطر

خلیج فارس کی مشرق جانب ایران ہے۔ اور مغربی جانب گوادرتنگ عرب ریاستیں ہیں۔ آگے بھر ہند ہے۔ جہاں سے پاکستان شروع ہو جاتا ہے گوادرتنگ بھی پاکستان میں ہے۔ خداوند کریم تمام ممالک اسلام کو ترقی عطا فرمائے۔

## کویت

کویت مسلمانوں کی دورِ حاضر کی نہایت مالدار اور بہترین فلاحی ریاست ہے۔ یہاں سے مدینہ منورہ تقریباً ایک ہزار میل دور ہے۔ تقریباً نصف صدی قبل کویت ایک ریگستان ریاست تھی۔ لیکن آج کویت تقریباً چھ ہزار مربع میل پر پھیلی ہوئی دنیا کی امیر ترین ریاست ہے۔ یہاں بہت سے غیر ملکی بھی آباد ہیں۔ یہاں تیل بہت سستا ہے۔ کویت میں حسب ذیل

مقامات قابل دیدہ ہیں۔

آئل کمپنی - العثمان مسجد - ہوائی اڈہ - قصر ابیض - شاہی محل اور  
بندرگاہ وغیرہ۔

یہاں کسی کو ٹیکس وغیرہ ادا نہیں کرنا پڑتا۔ بلکہ تعلیمی اور طبی سہولتیں  
بھی مفت مہیا کی جاتی ہیں۔ ریڈیو اور بجلی وغیرہ کے بل بھی حکومت خود ادا  
کرتی ہے۔ تعلیمی اداروں میں طلباء کی کتابیں خوراک، کپڑے، رہائش اور دیگر  
سہولتیں بھی حکومت کے ذمہ ہیں۔ اسی طرح مساجد کے تمام اخراجات بھی  
حکومت برداشت کرتی ہیں۔ مدارس اور تعلیم خانوں کی سرپرستی بھی حکومت خود کرتی  
ہے۔ حکومت کویت نے حاجیوں کے لئے "مدینۃ البحاج" بھی بنا رکھا ہے جس  
میں حاجیوں کی رہائش اور دیگر سہولتوں کا اعلیٰ انتظام ہے۔ عراق، ایران،  
افغانستان اور پاکستان کے ہزاروں حاجی کویت کے راستے سے ہی حج پر  
جاتے ہیں۔ اس ریاست میں اسلامی نظام کی روشنی بھی موجود ہے۔ چونکہ  
مجرموں کو اسلامی قوانین کے مطابق سزائیں دی جاتی ہیں اس لئے یہاں جرائم  
کی رفتار نہ ہونے کے برابر ہے۔ مقدمات کا فیصلہ فوراً کر دیا جاتا ہے۔ جیل  
کا یہاں کوئی بند و بست نہیں ہے۔ صرف چند عارضی حوالات ہیں۔ جن میں ملزموں  
کو مقدمہ کی تحقیق و تفتیش تک بند کیا جاتا ہے۔ چوری، شراب، قتل اور سینما وغیرہ  
کی بھی بہت کمی ہے۔ درحقیقت جہاں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نافذ ہے  
وہ علاقے جنت نشان اور امن و امان کا گہوارہ ہیں۔ خداوند کریم جملہ ممالک  
اسلامیہ کو اسلامی قوانین کے نفاذ کی توفیق عطا فرمائے۔

### بحرین

بحر فارس اور بحر عمان کے ساحل پر یہ ایک اسلامی ریاست ہے۔

اس لئے اسے بحرین کہتے ہیں۔ قطیف، ہفوف اور بحر یہاں کے مشہور شہر ہیں۔ اس ریاست میں جزیرے کافی ہیں۔ غیر ملکی کثرت سے آباد ہیں۔ یہاں بھی جرائم کی سزا اسلامی قوانین کے مطابق دی جاتی ہے۔ عوام کو جلد انصاف ملتا ہے۔ کویت کی طرح بحرین میں بھی عوام کو تعلیمی، طبی اور دیگر سہولتیں مفت مہیا کی جاتی ہیں۔ منامہ اس کا دار الحکومت ہے۔

## یمن

یمن بھی ایک مشہور اسلامی ریاست ہے۔ اس ریاست کی آبادی تقریباً ستر لاکھ ہے۔ قومی آمدنی کا بیشتر حصہ زراعت سے حاصل ہوتا ہے۔ صنعت سے صرف تین فیصد قومی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ ۹۹ فیصد مسلمان رہتے ہیں۔

## دوبئی

دوبئی بھی ایک مشہور اسلامی ریاست ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس اسلامی خطہ کو تیل کی وافر دولت سے نوازا ہے۔ اس لئے یہاں کے باشندے خوب مالدار ہیں۔ اور بڑی آرام کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ خداوند کریم دولت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو دین کی محبت بھی عطا فرماوے۔ (آمین)

## مسقط

مسقط بحر ہند اور بحر عمان کے ساحل سے ملحق ایک اسلامی ریاست ہے۔ اس ریاست کو عمان بھی کہتے ہیں۔ مسقط ہی اس کا دار الحکومت ہے۔ یہاں کے باشندے اکثر خوارج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنے پیارے

نبی علیہ السلام کے پیارے اہل بیت کی محبت عطا فرمائے۔ اور صحابہ کرام اور  
اہل بیت عظام کے بغض اور عداوت سے بچائے۔ (آمین)

## قطر

اس اسلامی ریاست کا دارالحکومت "دوہا" ہے۔ قطر کی آبادی تقریباً  
ایک لاکھ پندرہ ہزار ہے۔ یہاں سو فیصد مسلمان آباد ہیں۔ یہاں کی اکثریت  
صنعت سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کا صد مقام "دوہا" ملک کی سب سے  
بڑی بندرگاہ ہے۔

## سعودی عرب (حجاز مقدس)

وئے زمین کا مقدس اور محبوب ترین خطہ عرب شریف براعظم ایشیا  
کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ اس ملک کو تین اطراف سے سمندر نے گھیرا  
ہوا ہے۔ اس لئے اس کو جزیرہ عرب کہا جاتا ہے۔ اس کے مشرق میں خلیج  
فارس اور بحیرہ عمان، مغرب میں بحیرہ قلزم شمال میں ملک شام اور جنوب  
میں بحر ہند ہے۔

عرب بظاہر صحرائے بے آب و گیاہ ہے۔ ریت اور پتھر کے پہاڑوں کے نہ  
ختم ہونے والے سلسلے موجود ہیں۔ سرسبز و شادابی کئی کئی میل تک  
نظر نہیں آتی۔ لیکن درحقیقت یہ ملک رشکِ صد چمن ہے۔ کیونکہ حکیم مطلق  
کی حکمت کاملہ نے یہاں المرسلین۔ خیر انبیاء حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
کے لئے اسی سرزمین کو منتخب فرمایا۔ عرب شریف کی یہ عظیم بابرکت مملکت  
نہایت پر امن مثالی اور پاکیزہ معاشرہ کی حامل ہے۔ اسلامی احکام پر نہایت



سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔ ہر شہری کی عزت اور جہان و مال محفوظ ہے۔ اور یہی سرزمین تمام دنیا کے مسلمانوں کا روحانی مرکز ہے۔ دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی کراہیوں سے پھوٹی جس نے پورے دنیا کو اسلام کے نور سے منور کر دیا۔ اسی لئے اہل ایمان کے لئے ملکِ عرب دل و جان سے زیادہ عزیز ہے کیوں نہ ہو محبوب کا ملک۔ حبیبِ خدا یہیں آرام فرمائیں اور یہی سرزمین کرامتِ ارض کے عین وسط میں ہے جس طرح انسان کے جسم میں دل ہے۔

خداوند کریم تمام ممالکِ اسلامیہ کو اسلامی قوانین کے نفاذ کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس ملکِ عرب کو اپنے حبیب کے طفیل آباد و شاد رکھے (آمین)

## حجازِ مقدس کے اہم شہر

مدینہ منورہ      مکہ معظمہ      طائف شریف

جدہ مبارک      نجد وغیرہ

## حجاز پاک کی اہم زیارات

- |   |                              |   |               |   |                               |
|---|------------------------------|---|---------------|---|-------------------------------|
| • | روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم | • | بیت اللہ شریف | • | مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم |
| • | مسجد قبا                     | • | جبل احد       | • | صفا مروی                      |
| • | جبل نور                      | • | مسجد بلال     | • | جبل رحمت                      |
| • | جبل عرفات                    | • | منی شریف      | • | مسجد غمامہ                    |
| • | غارِ حرا                     | • | غارِ ثور      | • | مسجد شمس                      |
| • | مزدلفہ                       | • | جبل ابوقبیس   | • | مسجد حنیف                     |

• میدانِ حدیبیہ	• جنتِ الماویٰ شریف	• مسجدِ نمرہ
• جنتِ البقیع	• حجرِ اسود	• مسجدِ عثمانؓ
• چاہِ زمزم	• مقامِ ابراہیم	• مسجدِ زہرا
• مسجِدِ ابوالیوبؓ	• مسجدِ مالک بن سنانؓ	• مزارِ عکاشہؓ
• مسجدِ حضرت عبداللہؓ	• مکانِ سعدؓ	• مسجدِ حید کرارؓ
• مسجدِ قبلتین	• خمسہ مساجد	• عتارِ سلع
• بیرغرس	• وادیِ شفا	• مسجدِ جمعہ
• مکانِ حضرت زہراؓ	• باغِ حضرت سلمان فارسیؓ	• مسجدِ ماندہ
• قبرِ بی بی حواؑ	• میدانِ بدر	• بیتِ اُمّ ہانی
• دارِ الشوریٰ	• خیبر	• مندرک
• تبوک	• غدیرِ خم	• بیتِ ارتسمؓ
• مولدِ علیؓ	• بیتِ ابی بکرؓ	• مقامِ ابوا
• مقامِ شوقِ القمر	• مسجدِ جن وغیرہ اور دیگر بے شمار بابرکت مقامات ہیں	

## مدینہ طیبہ اور دید کی سعید

دوسری عیدیں تو سال کے بعد آتی ہیں۔ لیکن دید کی عید تو عمر میں کبھی کبھی کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔ یوں تو قدرت کے جلوؤں سے دنیا کا کوئی حصہ خالی نہیں ہے۔ لیکن مدینہ طیبہ کا تو عالم ہی نرالا ہے۔ جس آنکھ نے ایک مرتبہ زیارت کا شرف حاصل کر لیا۔ وہ تمام عمر مدینہ طیبہ کی جدائی میں روتی ہی رہتی ہیں۔ مدینہ پاک کا ہر ذرہ حسنِ حقیقی کا جلوہ ہے۔ لیکن وہ سبز گنبد جس میں حسنِ مطلق کی تجلی اول حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمایا ہیں

اس پاک بارگاہ کی حاضری اور سبز گنبد کے مقدس نظامے کی لذت ان آنکھوں سے پوچھو جنہوں نے ایک بار دیکھا ہے۔ بلکہ اہل نظر تو دین و دنیا کی تمام نعمتوں اور دولتوں کو مدینہ پاک کی دید پر قربان کر دیتے ہیں۔ اس لئے کہ حسنِ قدرت کی قدر تو اہل دل ہی جانتے اور پہچانتے ہیں۔ اکھد للہ ثم اکھد للہ خداوندِ کریم اور رحمتِ دو عالم نے بہت کرم اور رحم فرمایا۔ کہ مجھ جیسے خطا کار اور عاجز انسان کو بھی وہ سبز گنبدِ رضہ رسولِ علیہ السلام دکھا دیا۔ جس کو دیکھنے کی تمنا تمام زندگی رہی اور آئندہ رہے گی۔

بے شک مکہ پاک محبوب ہے۔ اور مدینہ پاک محبوب تر ہے۔ کیوں نہ ہو کہ مدینہ میں رحمت للعالمین۔ محبوب رب العالمین۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم خود آرام فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو بار بار زیارت عطا فرمائے۔ (آمین)

## فضائل مدینہ منورہ

یہی وہ مبارک شہر ہے۔ جو ساری دنیا کی مخلوق تو کیا خود خالق دنیا کو بھی پیارا اور محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس سے زیادہ محبوب مقام کوئی نہیں ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت ہجرت خود ارشاد فرمایا تھا۔ کہ یا اللہ! تو نے مجھے میرے محبوب مقام مکہ مکرمہ سے ہجرت کا حکم فرمایا ہے۔ اب مجھے وہاں ٹھہرا۔ جو تجھے محبوب ترین ہو۔ معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ ہی اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین مقام ہے۔ مدینہ منورہ سے محبت کی دعا بھی پیارے رسول علیہ السلام نے اس طرح فرمائی ہے۔ **اللَّهُمَّ حَبِّبْنَا الْمَدِينَةَ** (یا اللہ! مدینہ کو ہمارا محبوب بنا دے)

تاجدارِ انبیاء کے طفیل مدینہ طیبہ تمام زمین و آسمان کے مقامات

سے افضل اور اعلیٰ ہے لہذا مدینہ طیبہ کی حاضری بھی ہر عبادت سے افضل اور اعلیٰ ہے جو شخص صدق دل سے مدینہ پاک میں دو گانہ ادا کرے اسے حج کا ثواب ملتا ہے۔ اور مسجد قبا میں دو گانہ ادا کرنے سے عمرہ کا ثواب ملتا ہے مدینہ پاک میں مرنے والے کی سب سے پہلے شفاعت ہوگی۔ اس لئے خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام مدینہ منورہ میں موت کی دعائیں کیا کرتے تھے۔ مدینہ پاک کی خاک کھجوریں، آب ہوا غرضیکہ ذرے ذرے میں جملہ آفات و بلیات اور بیماریوں کی شفا ہے۔ علماء اسلام اور امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضور علیہ السلام کے جسم اطہر سے لگی ہوئی مٹی زمین و آسمان و جنت و عرش و کرسی سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔ یہی وہ منبر نبوی ہے۔ جو حوض کوثر پر ہے اور اسی میں وہ جبل احد ہے جو حضور کا محبوب پہاڑ ہے۔

اسی میں وہ قبرستان "جنت البقیع" ہے جس میں حضور علیہ السلام کی اولاد ازواج مطہرات اور ہزاروں صحابہ کرام آرام فرما ہیں۔ بہر حال رب کی تمام نعمتیں اس شہر میں موجود ہیں۔ اس لئے مدینہ طیبہ کا ایک نام "ارض اللہ" بھی ہے۔ یہاں تاجدار، شہریار، فرشی و عرشی سب گدا بن کر آتے ہیں اور اپنی اپنی صلاحیت و اہلیت کے مطابق جھولیاں بھر کر جلتے ہیں۔

## مدینہ طیبہ کے نام

حضور علیہ السلام کی تشریف آوری سے قبل اس شہر کا نام "یشرب" تھا۔ یثرب کا معنی مصیبت، تکالیف یا ملامت کی جگہ ہے۔ اس لئے کہ جو آدمی بھی یہاں آجاتا۔ وہ کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا۔ یا اس کے گتے پر اسے لوگ ملامت کرتے تھے۔ سرکارِ دو جہاں کی آمد بابرکت سے اس کا نام

مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم "مشہور ہو گیا۔ اور آپ کے وجود مسعود سے اس بستی سے تمام مصائب اور پریشانیاں دور ہو گئیں اور یہاں تک کہ اس کی مٹی بھی خاکِ شفا بن گئی۔ اب جو یہاں نہ آئے اسے ملامت کی جاتی ہے۔ حضور علیہ السلام نے خود ارشاد فرمایا۔ کہ جس نے حج کیا اور میری زیارت کے لئے حاضر نہ ہوا۔ اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کے تقریباً ایک ہزار نام ہیں۔ اور کثرتِ اسماء کثرتِ عظمت کی دلیل ہوتی ہے۔ چند ایک کا بیان قرآن و حدیث میں وضاحت کے ساتھ آتا ہے۔

مثلاً ارض اللہ۔ دار الایمان۔ قبۃ الاسلام۔ بیت الرسول۔ مدینۃ النبی۔ مدخل صدق۔ دار الشفا وغیرہ مدینہ طیبہ کے مشہور نام ہیں۔

### ضروری تہنہ

حاجی صاحبان! خداوند کریم نے آپ کو حج اور دیگر مقامات مقدسہ کی حاضری نصیب کی ہے۔ لیکن خبردار۔ ہوشیار۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سارا سفر بے کار ہو جائے۔ کیونکہ وہاں حاضری سے جتنا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ اتنا وہاں بے ادبی اور استغنی کا گناہ اور وبال بھی سخت ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔ (آمین)

ادب کا ہمست زبیر آسماں از عرش نازک تر  
نفس گم کردہ می آید جنبید بایزد این جا

وہ مقدس خطہ جہاں انبیاء اولیاء جن و انس حور و ملک زمین و فلک  
عرش و کرسی غرض یکہ تمام کائنات ادب سے سر جھکائے ہوئے ہیں

خود خالق کائنات رب کریم نے بھی اپنے بندوں کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کا ادب سکھاتے ہوئے فرمایا۔  
 لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ النَّخْوِ ۚ (سورۃ حجرات)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی آواز بھی بلند نہ کرو۔ سنبھل سنبھل کر ادب و احترام سے رہو۔ یہ مدینہ طیبہ ہے۔ حضور علیہ السلام کی جیانت ظاہری اور وصال شریف میں کوئی فرق نہیں۔ آپ وصال مبارک کے بعد بھی اپنے رُضہ انور میں زندہ آرام فرماتے ہیں۔ اور اپنے دربار گوہر بار میں ہر حاضر ہونے والے امتی کو بغور ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اذان اور اقامت کے ساتھ رُضہ انور میں باجماعت نماز ادا فرماتے ہیں۔ اس لئے اپنے مقدس صحابہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو اپنے ساتھ جگہ عطا فرمائی ہے۔ تاکہ باجماعت نماز ہوتی رہے۔ اور وہاں آنے والے ہر دشمن کو بھی پہچانتے ہیں۔ چنانچہ دونوں پاک عیسائی منافق جن کا واقعہ متعجب و کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ جو سر رنگ کھود کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس کو نکالنا چاہتے تھے۔ آقائے دو جہاں نے سلطان نور الدین زنگی کو دیدار کی سعادت بخشی۔ سلطان نے مدینہ طیبہ میں آکر ان منافقین کو واصل جہنم کیا۔ اس واقعہ کو علامہ سمہودی نے اپنی کتاب و نالوفار میں بھی تحریر فرمایا ہے۔ اسی طرح دوسرے سازش کرنے والے ردہ کو صحن سجد میں زمین نے نکل لیا تھا۔ ان واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حاجی صاحبان سے درخواست کروں گا کہ ہوشیار ہو کر ادب کا خاص خیال رکھیں۔ یہ جیانت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھری ہے۔ اور ہم مجرم بارگاہ میں حاضر ہیں کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ ربانی کی بجائے عمر قید

کی سزا ہی نہیں بلکہ دین و ایمان کا خسارہ ہو جائے۔ (العباد باللہ)  
خداوند کریم بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی توفیق  
عطا فرمائے۔ (آمین)

## ضروری تالیف

خوش قسمت زائرین حرمین شریفین! اس اہم اور ضروری بات کا  
خاص خیال رکھنا کہ حرمین شریفین میں بعض لوگ آپ کو لباس راہبیت  
میں ملیں گے اور عجیب و غریب مسئلے بتائیں گے۔ آپ انہیں عالم سمجھ کر  
دھوکے میں نہ آجانا۔ ایسے لوگ مجلسیں جما کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور زائرین  
کو ادب تعظیم، توسل اور شفاعت سے منع کرتے ہیں۔ وہ بخدی  
ہیں آپ انکی محفلوں سے دور رہیں۔ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم  
میں درود سلام پیش کرنے کی سعادت سے محروم کر کے اپنے غلط عقائد کا  
پرچار کرنے والے لوگوں سے بچ کر سرکار دو عالم کے حضور ادب تعظیم  
توسل اور شفاعت سے خدا کی رحمت کی جھولیاں بھریں۔ یہی آقا تو ہیں  
جن کے صدقے ایمان قرآن بلکہ رحمان ملا۔ اگر آپ کی جلوہ گری نہ ہوتی  
تو کائنات کا وجود تک نہ ہوتا۔ لیکن ازلی گستاخ اور بے ادب لوگ  
عشق و محبت کی دنیا کو کیا جانیں۔ علم اور چیز ہے اور ایمان اور چیز ہے۔  
علم سوز دماغ ہے اور ایمان سوزِ جگر ہے۔ وہاں آپ کا ہر عمل اور قول  
سوزِ جگر۔ ادب و احترام اور عشق و محبت کی بھی ہوتا کہ اس جگہ آپ کو  
وہ نعمت میسر آئے۔ جو اہل دل عشاق کو ہمیشہ ملتی ہے۔ خلفاء راشدین  
اور بلال حبشیؓ، اویس قرنیؓ، سعدیؓ، ورمیؓ و جامیؓ اعلیٰ حضرت بریلویؒ

اور اسی طرح بے شمار غلامانِ رسول کی سیرت آپ کے سامنے ہیں۔ خداوندِ کریم ہمیں بھی عشق و محبت کی دولت سے سرفراز فرمائے (آمین)

## مدینہ پاک کی اہم زیارات

- |                 |                        |                                    |
|-----------------|------------------------|------------------------------------|
| • مسجد قبا شریف | • مسجد نبوی شریف       | • روضہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم |
| • وادی شفا      | • مسجد شمس             | • جنت البقیع شریف                  |
| • مسجد ابوالیوب | • مساجد خمسہ           | • جبل احد                          |
| • مسجد اجابت    | • مسجد مبارکہ          | • مسجد غمامہ                       |
| • مسجد عمر رضی  | • مسجد ابوبکر رضی      | • پہاڑی سینۃ الوداع                |
| • مسجد فستح     | • مسجد سلمان فارسی رضی | • مسجد علی رضی                     |
| • مسجد فاتحہ    | • بیڑ عثمان رضی        | • مسجد قبلتین                      |
| • مسجد جمعہ     | • مسجد بلال رضی        | • مزار حضرت عبداللہ رضی            |
| • بدر شریف      | • باغ سلمان فارسی      | • غار سجدہ                         |
| • ابوا شریف     | • غار سلح              | • روضہ مالک بن سنان رضی            |
| • بیڑ عرس       | • بیڑ علی رضی          | • بتوک شریف                        |
| • بیڑ عریس      | • چبوترہ اصحاب صفہ     | • خیبر شریف                        |

## بارگاہ رسالت میں حاضری

الحمد لله شراً الحمد لله

کہاں مدینہ طیبہ اور کہاں یہ سلام بے نوا۔ بس گنہگار پر ان کلبے حد کرم اور ان کی نظر عنایت ہے کہ دور سے ہی گنبد خضریٰ یعنی کعبے کا کعبہ نظر آیا۔



جیسے کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی نے بوقت حاضری فرمایا تھا۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کار و صنہ دیکھو

کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

نظر پڑتے ہی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

جوتنا اتار دیا۔ گلے میں کپڑا ڈال کر دست بستہ سر جھکا کر مدینہ پاک کے ذرو دیوار کو

چومتے ہوئے اور الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَسِيحِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا حَبِيبِ اللَّهِ، کا ورد کرتے ہوئے آہستہ آہستہ یہ

مجرم اپنے آقا و مولا کی عدالت میں باب السلام سے حاضر ہوا۔ لیکن شرم و ندامت

کے دریا میں ڈوبا ہوا۔ لڑرٹا اور کانپتا ہوا اور روتا ہوا کہ کس منہ سے اپنے آقا کے

سامنے حاضر ہوں۔

اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاک پاک

حسرت ملنکہ کو جہاں وضع سر کی ہے

ہاں ہاں رہ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ

اور پاؤں رکھنے والے یہ جاچشم دسر کی ہے

(اعلیٰ حضرت بریلوی)

پھر رحمت للعالمین کی رحمت کاملہ کے طفیل کچھ سنہمیل کر مسجد نبوی شریف

میں دو گانہ نفل تحیۃ المسجد اور نفل شکرانہ ادا کیے۔ پھر خیال آیا۔ میں جیسا بھی ہوں

لیکن پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو کریم، رؤف، رحیم اور شفیع المذنبین ہیں۔

آفراس در کے سوا اور کونسا در ہے۔ جہاں جا کر وسیلہ تلاش کروں۔ اسی امید

پر سر جھکا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رُحمتِ انور کی سنہری جالی کے سامنے

حاضر ہوا۔ اعضاء سن ہو گئے۔ زبان بند تھی۔ پر دل کا خدا بھلا کرے وہ سر بسجود

تھا۔ اور دل ہی محبوب کی بارگاہ میں معروضات پیش کر رہا تھا۔ اور محبوب بھی مسکرا کر فرمایا ہے تھے کہ الصَّالِحُونَ لِلَّهِ وَالطَّالِعُونَ لِي۔ (نیک اللہ کے لئے اور بڑے میرے لئے ہیں) کافی دیر تک دست بستہ آنسو بہاتا ہوا کھڑا رہا جیسے فقہا فرماتے ہیں کہ يَقِفُ مَا تَقَفَ فِي الصَّلَاةِ (بارگاہ نبوی میں اس طرح کھڑا ہونا چاہیے جیسے نماز کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں)۔ بس اس وقت جو روحانی سرور اور کیف حاصل ہوا۔ اسے قلم لکھ نہیں سکتی اور زبان بیان کرنے سے قاصر ہے۔ عارف کامل حضرت مولانا عبد الرحمن جامی علیہ الرحمۃ کا یہی شعر پڑھتا رہا۔

مشرف گرچہ شد جامی ز لطفش  
خدایا این کرم بارِ دیگر کنے،  
(آمین ثم آمین)

سرکار دو جہاں کے بعد آپ کے عظیم ساتھی یار غار اور جاں نثار صحابی خلیفہ اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حضور سلام عرض کئے اور ان سے بھی سفارش طلب کی۔ اور پھر روضہ پاک اور منبر نبوی کے درمیان ریاض الجنۃ میں نفل شکرانہ ادا کئے۔ آج میں اپنے بلند نصیب پر ناز کر رہا تھا کہ مجھے میری قبر و شجر کا سامان مل گیا تھا کہ اللہ کے پیارے حبیب کا در اقدس نصیب ہوا بعد ازیں حضور کے عاشق ستون خانہ کو بار بار چوما جو عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دیا تھا۔ اور حضور نے اس پر خاص کرم فرمایا تھا۔ خداوند کریم ہمیں بھی یہ دولت عطا فرمائے۔ اگر کھجور کے تنے پر کرم ہو سکتا ہے تو ہم پر بھی ضرور ہوگا۔ جس در سے ابوسفیان وحشی ہندہ اور عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم محروم نہیں گئے۔ ہم خطا کار کیسے محروم جائیں گے۔ پھر ستون ابولبابہ کے پاس نفل ادا کئے۔ یہ وہی ستون ہے جس سے حضرت ابولبابہ نے غزوہ تبوک میں شریک ہونے کے غم میں اپنے آپکو

یا تھوڑا تھا۔ پھر حضور نے توبہ قبول فرماتے ہوئے انہیں خود چھوڑا تھا۔ (سبحان اللہ)  
 اس لئے اس ستون کو ستونِ توبہ بھی کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اسی  
 ستون کے قریب اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ اکھبر اللہ تعالیٰ ابنہ نے بھی  
 مسجد نبوی کے تمام ستونوں کے پاس نماز ادا کی اور بار بار چوم کر گلے سے لگایا  
 خداوند کریم بار بار یہ شرف عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

## مسجد نبوی شریف

مسجد نبوی کو دنیا کی تمام مساجد بلکہ بیت اللہ شریف بھی سلام کہتا ہے۔  
 ہجرت کے روز جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی بیٹھی تھی۔ وہیں اس مسجد  
 کی بنیاد رکھی گئی یہ دو قیمتی بچوں کی زمین تھی۔ وہ مسجد کیلئے قیمت نہ لینے پر مصر تھے۔  
 لیکن رحمت عالم نے فرمایا کہ ہم بغیر قیمت کے قیمتی بچوں کی زمین نہیں لیں گے چنانچہ  
 سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں پوری پوری رقم ادا کی۔ اور پھر حرم مدینہ  
 تیار ہوا۔ اور پھر مختلف زمانوں میں مختلف بادشاہوں اور حکومتوں نے مسجد نبوی  
 شریف کو وسیع کیا یوں تو سارا حرم با برکت ہے۔ لیکن وہ حصہ جو حضور کے زمانہ  
 میں تھا سب سے افضل ہے۔ اور پھر ریاض الجنۃ کا مقام بہت ہی بلند ہے اور  
 وہ ستون بھی کتنے مرتبہ والے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مس کرتے تھے  
 ان ستونوں میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں رونے والا ستون خانہ افضل ہے  
 مسجد نبوی کا کچھ حصہ سعودی حکومت نے بھی تعمیر کرایا ہے جہاں سے حضور اکرم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ حضرت عکاشہ، حضرت مالک بن سنان  
 حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہم اور کئی دیگر صحابہ کرام کے مبارک جسم چودہ گسو سال  
 بعد بھی بالکل صحیح و سالم اور تروتازہ ظاہر ہوئے ہیں۔ اس لئے کہ قرآن و حدیث کے

کے مطابق انبیاء صحابہ اہل بیت اور تمام اولیاء شہداء اور اللہ کے نیک بندے اپنی قبروں میں زندہ و سلامت ہوتے ہیں۔

مسجد کی وسعت کے وقت ان مبارک اجسام کی سلامتی سے ظاہر ہونے کی خبریں دنیا کے تمام اخراجات نے شائع کی تھیں۔

## حرم مدینہ پاک

مسجد نبوی کے دس دروازے ہیں۔

(۱) باب السلام (۲) باب الصدیق (۳) باب الرحمة  
(۴) باب مجید (۵) باب عمر (۶) باب عثمان  
(۷) باب جبریل (۸) باب النساء (۹) باب عبد العزیز (۱۰) باب السعود  
غربی جانب کے چار دروازے ہیں۔

(۱) باب السلام (۲) باب الصدیق (۳) باب الرحمة (۴) باب السعود  
شمالی جانب تین دروازے ہیں۔

(۱) باب مجید (۲) باب عمر (۳) باب عثمان  
شرقی جانب کے تین دروازے ہیں۔

(۱) باب جبریل (۲) باب النساء (۳) باب عبد العزیز  
جنوبی جانب یعنی قبلہ شریف کی طرف حرم پاک کا کوئی دروازہ نہیں ہے۔  
باب السعود کی طرف سے سرکارِ مدینہ کا سبز گنبد شریف صاف اور پورا دکھائی دیتا  
ہے۔ اکثر ہم نماز میں ادا کرتے اور اپنے آقا کے سبز گنبد شریف کو ٹکٹکی باندھ  
کر دیکھا کرتے تھے۔ کیونکہ اس سے زیادہ عبادت اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس  
سبب شریف کو حضورؐ کی بات صلی اللہ علیہ وسلم نے گارے کی دیواروں اور

کھجوروں کے پتوں کی چھت سے تعمیر فرمایا تھا۔ بعد میں سیدنا حضرت فاروق اعظم  
 رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے بہت وسیع کیا  
 پھر خلیفہ عبدالملک نے مسجد شریف کو بہترین ستونوں اور خوبصورت میناروں  
 سے مزین کیا۔ خلیفہ مامون الرشید عباسی اور ترک بادشاہوں نے مسجد نبوی  
 شریف کو ایسے حسین جہیل طرز پر تعمیر کرایا کہ جسکی مثال نہیں ملتی۔ رات کے  
 وقت جب ہزاروں نوریں قمقمے روشن ہوتے ہیں تو پوری مسجد بقعہ نور بن جاتی  
 ہے۔ اور مسجد پاک کا وہ حصہ جس میں سرکار کا گنبد خضریٰ ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے  
 کہ اردگرد امتیوں کی بارات ہے۔ اور درمیان میں شبِ سریٰ کے درلہا کا روضہ  
 اقدس دلہن کی طرح جلوہ گر ہے۔ بقول حضرت پیر مہر علی شاہ<sup>رحمۃ</sup>

سُبْحَانَ اللَّهِ مَا أَجْمَلَكْ

مَا أَحْسَنَكْ مَا أَمَلَكْ

زائرینِ مدینہ کیسے خوش نصیب ہیں۔ اپنی قسمت پر جتنا بھی ناز کریں کم ہے  
 کہ اپنی آنکھوں سے وہ پاک گنبد شریف دیکھا۔ جس کا نگاہ ایمان سے دیکھنا  
 سامانِ قبر اور نجاتِ حشر ہے۔

الحمد للہ تعالیٰ! اس فقیر نے روضہ اقدس کو خوب دیکھا اور بار بار  
 دیکھا۔ اس کے سوا میرے پاس تھا ہی کیا۔ نہ حسنِ عمل نہ قابلِ قدر عقیدت۔ بس  
 ان کا کرم تھا کہ اپنے دروازے پر بلا لیا۔ خداوندِ کریم بار بار حاضری کی توفیق  
 عطا فرمائے۔ (آمین)

سرکارِ مدینہ کا گنبد خضریٰ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پاک کی شکل پاک بھی وہ خوبصورت

دیدہ زیب۔ لنشیں اور نادرزگار واقع ہوئی ہے۔ کہ کائنات میں اس کی مثال ہی ممکن نہیں۔ سبب کی طرح مکان بھی بے مثل ہے۔ پھر بیان کرنے والا بیان کرے اور تحریر کرنے والا کیا تحریر کرے۔ بس وہ بار بار دیکھنے کی دولت ہے۔ خداوند کریم نصیب کرے۔ تو دیکھتے دیکھتے موت آجائے۔ تاکہ نجاتِ آخرت کا سبب بن جائے۔ قبلہ کی جانب حضور کے رُخ انور کے برابر نہری جالی لگی ہوئی ہے۔ جہاں غلامِ امتی دست بستہ سلمے کھڑے ہو کر اور سرسبز زُجھکا کر سلام عرض کرتے ہیں۔ اور ادھر رُوفِ رحیم اور کریم آقا اپنے امتی کے حالِ زار کو ملاحظہ فرما کر گاہِ کرم فرماتے ہیں۔ اور رحمت سے تعالیٰ جھولیاں بھرتے ہیں۔ جالی کے جھروکوں سے ہر وقت نور کی شعائیں نکلتی رہتی ہیں۔ فقیر کو بھی احمَدُ اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے یہ نطا سے نصیب کیے۔ پھر ان کا تو کہنا ہی کیا۔ جو صبح شام دیدارِ رسول کی عید سے سرفراز ہوتے ہیں۔ بلاشبہ تمام نیکیوں سے بڑی اور افضل ترین نیکی بارگاہِ نبوت کی حاضری ہے جس مسلمان کے پاس حاضر ہونے کے ظاہری اسباب بھی ہوں۔ اور وہ حاضر نہ ہو۔ تو وہ بڑا ظالم ہے۔ کیونکہ خداوند کریم نے قرآن مجید میں خود واضح اعلان فرمادیا ہے۔ کہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والو، سیہ کارو، اگر میرے محبوب کے دروازے پر آجاؤ اور میرے نبی بھی تمہاری سفارش فرمائیں تو میں ان کے وسیلہ جلیلہ کے صدقے تمہیں ضرور بخش دوں گا۔ وعلیہ کہ خداوند کریم بار بار حاضری کے ساتھ ساتھ مدینہ میں موت عطا فرمائے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ مدینہ پاک کی مقدس گلیوں سے جنازہ اٹھے۔ (آمین)

## چبوترہ اصحابِ صفہ

مسجد نبوی کے پیچھے بائیں طرف ایک سایہ دار جگہ تھی۔ جہاں فقرا

اور مساکین صحابہ کرام جن کا کوئی ذریعہ روزگار اور گھر بار نہ تھا۔ ہر وقت وہاں ذکر الہی میں مصروف رہتے تھے۔ حضور نبی اکرم حکم خداوندی کے مطابق اکثر انکے ساتھ بیٹھتے انہیں دینی تعلیم دیتے اور انکو اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ خدا کے نزدیک تمہاری بڑی عزت ہے۔ تم ہر وقت اس کی یاد میں رہتے ہو۔ دیگر صحابہ کرام کو ان سے محبت اور اخوت و ہمدی کی ہدایت فرماتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے برگزیدہ صحابی بھی اصحاب صفہ میں سے تھے۔ اسی مقام کو آج چوتراہ اصحاب صفہ کہا جاتا ہے۔ اس جگہ بیٹھ کر عبادت کرنا بڑی فضیلت اور مرتبہ کا باعث ہے۔ کیونکہ اس جگہ پر ان صحابہ کے ساتھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بار بار تشریف فرما ہوئے۔

## مسجد قبا شریف

یہ وہی مسجد پاک ہے جس میں ہجرت کے موقع پر مدینہ شریف جاتے ہوئے حضور نبی اکرم نے سب سے پہلے قیام فرمایا تھا۔ قرآن کریم نے اسی مسجد کے متعلق فرمایا ہے کہ اس کی بنیاد تقویٰ اور رضائے الہی پر رکھی گئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد کی تعمیر خود اپنے مقدس ہاتھوں سے فرمائی تھی۔ اور ارشاد فرمایا کہ اس میں دو رکعت نماز پڑھنے کا ثواب ایک عمرے کے برابر ہے۔ اسی مسجد پاک میں وہ مقام ہے۔ جہاں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو بیت اللہ شریف کی زیارت کروائی۔ تاکہ صحابہ کو بیت اللہ شریف کی جدائی کا احساس نہ ہو۔ یہ میرے اتفاقاً کا مجرہ تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد قبا میں دو رکعت نماز

ادا کرنا۔ بیت المقدس شریف کی دوبارہ زیارت کرنے سے بہتر ہے۔ اس مسجد پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے حاضری کی سعادت بخشی۔ الحمد للہ !

## قبرستان جنت البقیع شریف

جنت البقیع مدینہ شریف کا وہ بابرکت قبرستان ہے۔ جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے صاحبزادیاں۔ ازواجِ مطہرات۔ ہزاروں صحابہ کرام اہل بیتِ عظام، شہداء، تابعین۔ اولیاء اور جیہ علماء مدفون ہیں۔ ترکوں کے دور میں اور ان سے قبل مزارات پر نہایت خوب صورت روضے تھے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن اس قبرستان سے ستر ہزار آدمی ایسے اٹھیں گے جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ اور وہ بے حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ حضور علیہ السلام نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میں اٹھوں گا۔ میرے بعد ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما۔ ان کے بعد جنت البقیع والے۔ اور ان کے بعد جنت المعلیٰ یعنی مکہ شریف والے۔ اور پھر باقی کائنات والے اپنی قبور سے اٹھیں گے۔ اور یہ وہی مبارک قبرستان ہے۔ جہاں سیدہ فاطمہ زہرا سیدہ عائشہ صدیقہ۔ حضرت عباس اور حضرت امام حسن۔ حضرت عثمان غنی۔ حضرت امام زین العابدین اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آرام فرما ہیں۔

حسب ذیل اکابر صحابہ کرام کے مزارات کے نشانات ابھی تک باقی ہیں۔

۱۔ حضرت ابراہیم بن مسرکاردو جہاں ۲۔ جناب سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا



- ۳ - حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ  
 ۴ - حضرت عباس رضی اللہ عنہ  
 ۵ - حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ  
 ۶ - حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ  
 ۷ - حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ  
 ۸ - امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ  
 ۹ - سیدہ زینب علیہا السلام  
 ۱۰ - سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا  
 ۱۱ - سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا  
 ۱۲ - حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا  
 ۱۳ - حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا  
 ۱۴ - حضرت بی بی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا  
 ۱۵ - حضرت بی بی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا  
 ۱۶ - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
 ۱۷ - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ  
 ۱۸ - حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا (والدہ - حدیث کریمہ)  
 ۱۹ - حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ  
 ۲۰ - حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ  
 ۲۱ - حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ  
 ۲۲ - حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ  
 ۲۳ - حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ

ان کے علاوہ باقی بزرگان دین کے مزارات کے نشانات معدوم ہیں۔  
 خداوند کریم بار بار ان مزارات پر حاضری کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کے صدقے  
 ہمیں بھی مدینہ پاک کی زیارت نصیب فرمائے آمین۔  
 کوئی بات نہیں قبر لمے یا نہ لمے۔ ملک حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے جانوروں  
 کی خوراک تو بن جائیں۔ یہ مرتبہ کہاں اور ہم گنہگار کہاں۔ خیر وہ تو کریم ہیں۔ ضرور  
 کرم کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

## حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کا مزار

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ  
 کا مزار شریف بھی مدینہ پاک میں مسجد نبوی کے باب السلام کے قریب

ایک چھوٹی سی گلی میں مکاناتوں کے اندر ہے۔ عام لوگ وہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔  
مزار شریف بالکل صحیح حالت میں ہے۔ اس پر سبز غلاف پڑا ہوا ہے اور قبر شریف  
پر یہ سنہری حروف میں لکھا ہوا ہے۔

هَذَا قَبْرُ عَكَاشَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اب پتہ چلا ہے۔ کہ مسجد نبوی شریف کی توسیع کرتے وقت آپ کا مزار شریف  
بھی شہید کر دیا گیا ہے جیسے حضور کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ  
اور دیگر صحابہ کرام کے مزارات میں توسیع کے بہانے سے مٹا دیئے گئے ہیں۔

## مسجد شمس

مسجد شمس مسجد قبا کے قریب ہی مشرقی جانب واقع ہے۔ حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے جب بنی نضیر کا محاصرہ فرمایا۔ تو آپ نے چھ روز متواتر اس مقام  
پر نماز ادا فرمائی۔ بعد میں اس جگہ مسجد تعمیر کر دی گئی۔ اس مسجد کو مسجد شمس اس لئے  
کہتے ہیں کہ یہ جگہ بہت اونچائی پر تھی۔ سورج طلوع ہوتے ہی نظر آجاتا تھا۔ باقی  
حضرت علی شہید کرم اللہ وجہہ کی نماز اور پھر شمس والا واقعہ وادی صہبایہ شریف  
میں ہوا تھا۔ وہاں بھی مسجد شمس موجود ہے۔ اس جگہ سردی کا ناتم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے سورج کو واپس کیا۔ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی نماز عصر ادا فرمائی تھی۔

## وادی شفا شریف

یہ وہی مبارک وادی ہے۔ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر  
سے واپسی پر توقف فرمایا۔ اور اسی مقام پر ارشاد فرمایا تھا کہ تَرَابُ الْمَدِيْنَةِ  
شفا ہے میرے شہر مدینہ کی مٹی میں ہر بیماری کی شفا موجود ہے۔

جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے مدینہ پاک واپس تشریف لائے تو آپ کے امتی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمعین شہر سے باہر آ کر آپ کا استقبال کرتے تھے۔ حتیٰ کہ مدینہ پاک پہاڑ اور درخت بلکہ ہر چیز اپنے اپنے انداز میں استقبال کرتی تھی۔ اور صلوٰۃ و سلام پیش کرتی تھی۔ کیونکہ آپ ساری کائنات کے رسولِ برحق ہیں۔ اسی طرح جب آپ جنگِ بدر سے واپس تشریف لائے۔ تو سلامی کے واسطے ہوا بھی حاضر ہوئی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ حضور آندھی آرہی ہے۔ تو اس وقت اسی مقام پر حضور نے فرمایا تھا۔ کہ میں مدینہ کی ہوا کو آندھی مت کہو۔ بلکہ میں صحیح طیبہ کہو۔ چنانچہ جب حضور کی سواری عین اسی وادی میں پہنچی تو ہوا بھی حاضر ہو گئی۔ اور حضور پاک کی سواری مبارک کے ارد گرد چکر لگا کر قربان ہو گئی۔ بہر حال وادی شفا اہم ترین زیارت کا مقام ہے فقیر نے ان تمام مقدس مقامات کی زیارت کا شرف حاصل کیا (الحمد للہ تعالیٰ)

## جبلِ احد شریف

مدینہ پاک میں یہ وہ مبارک پہاڑ ہے۔ جسے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوستی کا بہت بڑا شرف عطا فرمایا تھا۔ اور اس کے حق میں یہ الفاظ مبارک ارشاد فرمائے۔ ”هَذَا جَبَلٌ يَحْبِبُنَا وَيُحِبُّنَا“ یہ وہ پہاڑ ہے جس سے ہم محبت کرتے ہیں اور یہ ہم سے بہت محبت کرتا ہے۔ احادیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ چار پہاڑ جنت میں جائیگے  
 ۱:- جبلِ احد ۲:- جبلِ طور ۳:- جبلِ ورقان ۴:- جبلِ قاسیون  
 جبلِ احد مدینہ پاک میں ہے اور باقی تین دمشق میں ہیں۔ اللہ کے فضل سے مجھے چاروں کی زیارت نصیب ہوئی۔ اسی جبلِ احد کے دامن میں

اسلام کی پہلی جنگ بدر کے بعد دوسری مشہور اور تاریخی جنگ احد لڑی گئی جس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور اسلام کے عظیم سپہ سالار حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کئی صحابہ کبار نے جاہ شہادت نوش فرمایا تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور کئی شہید صحابہ کرام کے مزارات بھی اسی پہاڑ کے قریب واقع ہیں۔ گویا یہ پہاڑ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کا محب بھی ہے اور محبوب بھی۔ اس مبارک پہاڑ کی زیارت کے وقت زائرین پر عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے۔

## خمسہ مساجد

غزوہ خندق کے موقع پر جن مقامات پر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت علی اور حضرت سلمان فارسی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خیمہ جات نصب تھے۔ اس غزوہ میں عظیم فتح حاصل ہونے کے بعد ان مقامات پر بطور یادگار پانچ مساجد تعمیر کر دی گئیں۔ ان مساجد میں خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں ادا فرمائی ہیں۔ ان میں سے افضل مسجد فتح ہے۔ کیونکہ اس مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا خیمہ نصب تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی خیمہ میں فتح کی دعا فرمائی تھی۔ جو قبول ہوئی۔ اس لئے اسے مسجد فتح کہتے ہیں۔ اس لئے تمام زائرین کو ان مساجد میں ضرور حاضری دے کر دعائیں مانگنی چاہئیں۔

## غارِ سجدہ

خمسہ مساجد کے قریب جبلِ سلع میں یہ غار مبارک ہے۔ امام الانبیاء

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اس غار میں امت کی بخشش کی دعائیں فرماتے تھے۔ اور کئی مرتبہ پوری پوری راتیں اس مبارک غار میں متواتر بسر فرماتے تھے صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم نے حضور کو کہیں موجود نہ پایا۔ تلاش کرتے ہوئے جبلِ سلع پر پہنچے، تو حضور اسی غار میں سجدہ ریز ہو کر زاز قطار رو رہے تھے۔ مثنوی شریف میں مولانا روم علیہ الرحمۃ نے بھی اس واقعہ کا ذکر فرمایا ہے۔ اسی مبارک غار میں امت کی بخشش کا وعدہ ہوا جس پر حضور نے سجدہ شکر ادا فرمایا۔ الحمد للہ اس غار کے ذرہ ذرہ کو چومنا نصیب ہوا۔

## مسجد قبلتین

مدینہ طیبہ میں بیر عثمان رضی اللہ عنہ کے قریب "مسجد قبلتین" واقع ہے یہی وہ مقدس مسجد ہے جس میں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ادا فرما رہے تھے۔ دورانِ نماز قلب اقدس میں خیال آیا کہ میرا قبلہ بیت اللہ شریف ہونا چاہیے۔ اسی وقت رب تعالیٰ نے اپنے محبوب کی خواہش کو پورا فرمایا۔ وحی الہی کے مطابق آپ نماز کے اندر ہی بیت المقدس کی طرف سے کعبہ مقدسہ کی طرف پھر گئے۔ چونکہ دو رکعتیں بیت المقدس اور دو رکعتیں بیت اللہ شریف کی طرف پڑھی گئیں اسی لئے اس مسجد کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔ اسی مقام پر تحویل قبلہ کا قرآن مجید میں بھی ذکر موجود ہے۔

## مسجد جمعہ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحکم الہی ہجرت کے موقع پر

مسجد شریف سے مدینہ پاک کی طرف روانہ ہوئے۔ جمعہ کا دن تھا۔ استقبالیوں کا اتنا بڑا ہجوم تھا کہ راستہ میں ہی جمعہ کا وقت ہو گیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی سالم بن عوف کے گھوڑوں کے نزدیک جمعہ کی نماز ادا فرمائی۔ اسی مقام پر مسجد تعمیر کر دی گئی جو آج مسجد جمعہ کے نام سے مشہور ہے۔

## مسجد غمامہ

یہ وہ مسجد ہے جہاں حضور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ اکثر و بیشتر نماز استسقاء بھی اس مسجد میں ادا فرماتے تھے۔ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی نماز جنازہ بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مقام پر پڑھائی تھی۔ اسی مسجد غمامہ کے قریب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مسجدیں بھی ہیں۔

## مسجد ششم

یہ مسجد وادی صہبیا میں خیبر کے نزدیک واقع ہے۔ یہی وہ مقدس مقام ہے جہاں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیارے داماد خلیفہ چہارم علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی گود میں اپنا سر مبارک رکھ کر آرام فرما رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابھی نماز عصر ادا نہیں فرمائی تھی جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر پہلے ہی ادا فرما چکے تھے۔ سورج مغرب کی طرف رواں دواں تھا۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کرنا گوارا نہ کیا۔ آخر سورج غروب ہو گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز قضا ہونے کا علم ہوا تو آپ نے دعا فرمائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی مبارک کے اشارے سے سوچ واپس لوٹ آیا۔ اور حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے قضا نماز کو ادا فرمایا۔ اس مسجد میں بھی بندہ نے نوافل ادا کئے۔ اور دعائیں کیں لا الحمد للہ تعالیٰ

## خیبر شریف

مدینہ طیبہ سے تقریباً ایک سو میل کے فاصلہ پر خیبر شریف کا مبارک گاؤں آباد ہے۔ اسی مقام پر تاریخ اسلام کی مشہور لڑائی جنگ خیبر ہوئی حضور علیہ السلام کے حکم سے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے اس جنگ میں فتح حاصل کر کے فاتح خیبر کا لقب پایا۔ شہدائے خیبر کے مزارات بھی زیارت گاہ خاص و عام ہیں۔ اسی مقام پر ایک چشمہ ہے جو عین العلی کے نام سے مشہور ہے۔ دوران لڑائی حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے ایک کافر کے سر پر اس زور سے تلوار ماری کہ اس کا سر چیرتی ہوئی زمین میں دھنس گئی۔ آپ نے تلوار زمین سے نکالی تو ساتھ ہی پانی بھی نکل آیا۔ یہاں پر اب تک چشمہ جاری ہے۔ الحمد للہ فقیر کو اس چشمہ کا پانی بھی نصیب ہوا۔ اور اس پاک پانی سے غسل بھی کیا۔ خیبر شریف میں حجاج اور دیگر زائرین کو ضرور جانا چاہیے۔ اور یہاں عین العلی، مسجد علی، قلعہ خیبر، شہدائے خیبر کے مزارات اور باغ فدک کی زیارت بھی کرنی چاہیے۔ خیبر میں سات قلعے ہیں جو مختلف پہاڑیوں پر واقع ہیں۔ لیکن وہ قلعہ جس کا دروازہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے اکھاڑا تھا۔ سب سے اونچا اور بڑا ہے۔ دروازہ کا نشان

اب تک موجود ہے۔

## مکان حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ

یہ وہی مبارک مکان ہے۔ جہاں ہجرت کے دن حضور علیہ السلام کی اونٹنی بحکم الہی آکر بیٹھی تھی۔ مسجد نبوی شریف کے متصل شرقی جانب پہلی گلی میں دار عثمان اور دوسری گلی میں دار حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ ہے۔ اس مبارک مکان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً سات ماہ قیام فرمایا تھا۔ اس گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کمان بھی موجود ہے جو آپ کے جنگ احد میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی تھی۔ اس گھر میں حضرت فاطمہ پاکؑ کے گھر کا تالا بھی موجود ہے۔ یہاں حاجی صاحبان کو ضرور حائری دینی چاہیے۔ اور دعا کرنی چاہیے کہ خداوند کریم ہر مسلمان کو حضرت ابویوب انصاریؓ جیسا عشق عطا فرمائے جن کے عشق صادق کی وجہ سے حضور علیہ السلام خود بخود کافی عرصہ تک مہمان رہے۔ جب حضور علیہ السلام کا اپنا مکان تعمیر ہو گیا۔ تو فرمایا، ابویوبؓ! اگر اجازت دے تو میں اپنے مکان میں چلا جاؤں۔ ورنہ ساری زندگی تیرے پاس رہوں۔ سبحان اللہ یہ سب جذبہ محبت۔

## میدان بدر

بدر وہ مبارک مقام ہے۔ جہاں تاریخ اسلام کی سب سے پہلی جنگ لڑی گئی۔ اس جنگ کا ذکر قرآن مجید اور احادیث میں وضاحت کے ساتھ ملتا ہے۔ اسی لڑائی میں خداوند کریم نے مسطحی بھر مسلمانوں کو کفار کی بہت



بڑی جماعت پر فتح عطا فرمائی۔ مسلمانوں کی قبیل جماعت کفار کی کثیر جماعت پر غالب آگئی۔ اب اس علاقہ میں کھجوروں کے شاندار باغات اور پانی کے چشمے ہیں۔ اسی مقام پر گنج شہداء یعنی بدر کے شہیدوں کے مزارات بھی ہیں وہ مبارک پہاڑ بھی موجود ہیں جہاں جنگ بدر میں مسلمانوں کی امداد کیلئے آسمان سے فرشتے نازل ہوئے تھے۔ بعض عرب حضرات کہتے ہیں کہ اب بھی جمعہ کی شب اس پہاڑ سے نقارے کی آواز آتی ہے۔ اس لئے بعض عربی اس پہاڑ کو "جبل الطبول" بھی کہتے ہیں۔

"جبل الطبول" کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف رکھنے کا وہ مقام ہے۔ جہاں پیارے نبی علیہ السلام نے بیٹھ کر مسلمانان بدر کی رہنمائی فرمائی تھی۔ مجھے ایک بزرگ عرب نے دوران گفتگو بتایا کہ میں نے کئی مرتبہ "جبل طبول" سے جمعرات اور پیر کو نقاروں کی آواز کو سنا ہے۔ بہر حال زائرین کو میدان بدر میں جا کر آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرنا چاہیے۔ اور عالم اسلام کی فتح و نصرت کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں کہ خداوند کریم شہداء بدر اور غازیان بدر کے طفیل اسلام کو غلبہ عطا فرمائے۔ آمین

## حضرت آمنہؓ کا مقدس مزار

مدینہ شریف سے تقریباً ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ جانے والی سڑک پر تقریباً ۱۵ میل دور ابوار کے مقام پر حضور نبی کریم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا مزار شریف واقع ہے۔ ترکوں نے اس مزار مبارک کو نہایت ہی خوبصورت انداز میں بنایا تھا۔ اور اس پر ایک بہترین گنبد شریف

بھی تھا۔ جسے اب نجدی حکومت نے مسمار کر دیا ہے۔ اور اب صرف چند پتھروں سے قبر مبارک کا نشان ظاہر ہے۔ اس قبر کو دیکھ کر سخت دل آدمی کے بھی آنسو نکل آتے ہیں۔ ہر وقت اس مقدس مزار پر انوار کی بارش برتی رہتی ہے۔

”مقام ابوار“ وہی جگہ ہے جہاں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا مدینہ شریف سے مکہ شریف جاتے ہوئے سخت بیمار ہوئی تھیں۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف صرف پانچ برس تھی۔ حضور اپنی والدہ ماجدہ کو سخت تکلیف میں مبتلا دیکھ کر رونے جاتے تھے۔ اور اپنی والدہ ماجدہ کا سر بھی اپنے دست مبارک سے دباتے تھے۔ حضرت آمنہؓ کے رخسار انور پر جب آپ کے مبارک آنسو گرے تو امی جان نے آنکھیں کھول کر اپنے مقدس بیٹے کو سینے سے لگا لیا۔ اور جدائی کے ایسے اشعار پڑھے کہ حاضرین بھی سن کر رو پڑے۔ اسی حالت میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی اور وہیں مدفون ہوئیں۔ اس خطہ زمین پر سما کے دل فدا اور جانیں قربان ہوئے۔ حضرت بی بی آمنہؓ کے توسل سے اس مقام پر خوب دعائیں کیں۔  
خداوند کریم بار بار حاضری نصیب کرے (آمین)

### حضرت مالک بن سنان کا مزار

مدینہ منورہ میں کھجور منڈی کے قریب ایک کوپہ میں معروف صحابی حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ کا مزار پر انوار ہے۔ آپ نے جنگ احد میں جاہم شہادت نوش فرمایا تھا۔ جنگ احد سے واپسی پر آپ کی والدہ

نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بیٹے کا حال دریافت کیا تو حضور علیہ السلام نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اور انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق کی طرف اشارہ فرمادیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے فوراً یہ الفاظ نکل گئے کہ اے عورت تیرا بیٹا بچھے آ رہا ہے۔ عورت نے دیکھا تو حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آ رہے تھے۔ خداوند تعالیٰ نے اپنی قدرت سے حضرت مالک رضی اللہ عنہ کو زندہ کر دیا۔ شہادت کے بعد حضرت مالک رضی اللہ عنہ کا دوبارہ زندہ ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کرامت ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی وجہ پوچھی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک میرا ابو بکر صدیق ہے۔ ان کی زبان سے جو نکل گیا اللہ تعالیٰ نے فوراً سچ کر دکھایا تاکہ حضرت ابو بکر کی صداقت پر حرف نہ آئے۔ کافی عرصہ کے بعد حضرت مالک بن سنان کا مدینہ طیبہ میں وصال ہوا۔ ان کے مزار پر انوار پر بھی حاضری کی سعادت حاصل کی۔

## مدینہ پاک کی کھجوریں کے نام

مدینہ منورہ میں کھجوریں نہایت عمدہ اور کئی اقسام میں پائی جاتی ہیں ان اقسام میں (۱) برنی (۲) عجوبہ (۳) شلبی (۴) معجزہ (۵) کلمہ (۶) عنبری (۷) علوہ زیادہ مشہور ہیں۔

کھجوروں کے موسم میں مدینہ پاک میں بارش نہیں ہوتی۔ تاکہ کھجوریں خراب نہ ہوں۔ یہ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے۔ کیونکہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے ظاہری زمانہ اقدس میں کھجوروں کے موسم میں سخت بارش ہوئی۔ ایک بدو نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ہماری فصل ضائع ہو جائے گی۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ اب قیامت تک کھجوروں کے موسم میں بارش نہیں ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے مدینہ پاک کی کھجوروں میں کوئی بیماری یا کیرا وغیرہ بھی نہیں لگتا۔ سبحان اللہ!

## باغ سلمان فارسی

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہما شرف حق میں ایران سے نکلے اور مدینہ کے یہودی تابعوں کے ایک قافلہ کے ہمراہ یہاں آگئے۔ قافلہ والوں نے انہیں غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک دیکھتے ہی اسلام قبول کر لیا۔ یہودی تاخیر اس بات پر غضبناک ہو گیا۔ اس نے آپ کی آزادی کے لئے کھجوروں کے تین سو پودے لگانے اور چالیس اوقیہ سونا فوراً ادا کرنے کی شرط لگائی۔ جب آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عاشق صادق حضرت سلمان فارسی کے منحوش حالات کا پتہ چلا تو آپ صحابہ کرام کی جماعت کو ہمراہ لے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے مل کر خود اپنے ہاتھوں سے اس باغ میں تقریباً تین سو کھجوروں کے پوسے لگائے۔ اور ایک صحابیؓ نے فوراً چائیس اوقیہ سونا بھی ادا فرما دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے جن پودوں کو خود لگایا تھا۔ وہ فوراً پک کر تیار ہو گئے۔

اس باغ میں دو درخت ایسے بھی موجود تھے جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے لگایا تھا۔ ان درختوں کو بندہ نے خوب چوما اور بار بار سینے سے لگایا۔ اب سننے میں آئے ہیں کہ نجدی حکومت نے ان کھجوروں کو شہید کر دیا۔ (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)

## مدینہ پاک کے کنوئیں

یوں تو مدینہ منورہ کا زرہ زرہ، گلی کوچہ، ایک ایک درخت اور ہر پتھر پر نور ہے۔ ریت کا ہر ٹیلا اور پہاڑ مانند کوہ طور ہے۔ اسی طرح مدینہ شریف میں کچھ کنوئیں وہ ہیں جنہیں سرکارِ دُعا عالم سے خاص نسبت ہے۔ جنہیں حضور نے مشرف فرمایا۔ اور آج وہ مقدس کنوئیں زیار گاہ اہل محبت و ایمان ہیں۔ دائرین کو ان کنوئوں پر بھی ضرور حاضری دینی چاہیے۔ چند مشہور کنوئیں درج ذیل ہیں۔

## بئیر اریس

یہ کنواں مسجد قبا شریف کے قریب ہی دائیں طرف واقع ہے نجدی حکومت نے بغض و عناد کی وجہ سے مٹی اور پتھر وغیرہ ڈال کر اس کا پانی خشک کر دیا ہے۔ تاکہ لوگ فیض حاصل نہ کر سکیں۔ بئیر اریس کا پانی پہلے

کھاری تھی۔ حضور علیہ السلام نے اس میں اپنا لعابِ دہن شریف ڈالا تھا۔ جس کی برکت سے اس کا پانی نہایت ہی لطیف اور شیریں تھا۔ آپ اپنے صحابہ کرام کے ہمراہ اکثر اس کنوئیں پر شریف لے جاتے تھے۔ کبھی کبھار محبت اور پیار کی وجہ سے حضور علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کرام اس میں پاؤں لٹکا کر بیٹھا کرتے تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس انگوٹھی مبارک کو پہنا کرتے تھے۔ اسے بعد از وصال مبارک حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ نے بھی استعمال فرمایا۔ یہ انگوٹھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مبارک سے اچانک کنوئیں میں گر گئی جبکہ آپ کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور انگوٹھی مبارک کو انگلی میں پھرا رہے تھے۔ تین روز تک اسے تلاش کرایا گیا۔ حتیٰ کہ سارا پانی باہر نکال دیا۔ مگر انگوٹھی نہ ملی۔ بس اسی روز سے آپ کی خلافت میں زوال کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کے گم ہونے سے ان کے ملک میں زوال شروع ہوا تھا۔ اس وجہ سے اس کنوئیں کو "بئیر خاتم" بھی کہتے ہیں۔

## بئیر غرس

یہ کنواں مسجد قبا شریف سے مشرقی جانب تقریباً آدھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ بہت بڑا کنواں ہے۔ اس میں سیڑھیاں بھی ہیں۔ جن سے لوگ نیچے اتر کر اپنے ہاتھوں سے پانی پیتے تھے۔ اسے بھی خشک کر دیا گیا ہے۔ اس کنوئیں کی بڑی فضیلت ہے۔ اس کا پانی نہایت میٹھا اور متبرک تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بہشتی

کنوئیں کا نام دیا تھا۔ آپ اکثر اس کے پانی سے وضو فرماتے تھے۔ یہی وہ مفاد کس کنواں سے جسکے بائے میں آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ بعد از دصال مجھے اس کے پانی سے غسل دیا جائے۔ چنانچہ آپ کی وصیت کے مطابق بسرغوس کے پانی سے آپ کو غسل دیا گیا تھا۔

## بِئْرُ عَثْمَانَ

یہ کنواں مسجد قبلتین سے قریب ہی شمال کی طرف وادی عقیق میں واقع ہے۔ اس کا پانی نہایت صاف اور بید شیریں ہے۔ خلیفہ سوم دانا در سول حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کنوئیں کو خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف فرما دیا تھا۔ جسکی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان کو جنت کی بشارت عطا فرمائی تھی چنانچہ اب یہ کنواں بئر عثمان کے مبارک نام سے مشہور ہے۔ حالانکہ پہلے اس کا نام بئر رومہ تھا۔

## بِئْرُ لَبْنَاءِ

یہ کنواں مسجد نبوی شریف کے باب مجیدی سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کو جاتے ہوئے دائیں طرف آتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنوئیں کا پانی نوش فرمایا۔ اکثر دنوں بھی فرمایا۔ اور اس میں اپنا لعاب بہن بھی ڈالا تھا۔ اس کنوئیں کے لئے آپ نے خیر و برکت کی دعا بھی فرمائی تھی۔ اس لئے صحابہ کرام اس کنوئیں کا پانی بترکا پیا کرتے تھے۔ اور جو صحابی بیمار ہو جاتے۔ وہ اس کنوئیں کے پانی سے غسل کرتے تھے۔ اور تین بار غسل کرنے سے پانی کی برکت سے اللہ تعالیٰ صحت و عافیت عطا فرماتا

تھا۔ ان کے علاوہ بر بصرہ، بر حا، اور بر عین بھی مدینہ شریف کے مشہور کنوئیں ہیں۔

## مدینہ پاک کی بارش

یوں تو ہر وقت مدینہ شریف میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ لیکن ظاہری طور پر بھی بارانِ رحمت کا عجیب و لکش منظر ہوتا ہے۔ حرم نبوی شریف کے پرناے خوب چلنے لگتے ہیں۔ خصوصاً وہ پرناہ جس سے گنبدِ خضریٰ کا پانی آتا ہے۔ وہاں عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی شمع رسالت کے پروانوں کا ہجوم لگ جاتا ہے۔ خوب جی بھر کر پانی پیتے ہیں۔ وضو اور غسل کرتے ہیں۔ اپنے کپڑوں کو جھگوتے ہیں۔ اور تبرکاً بالٹیاں بھر کر لجاتے ہیں۔ زمزم شریف کا پانی بھی مقدس ہے۔ لیکن سے قصرِ محبوب سے جو اہرِ رحمت لگ کر نیچے آتا ہے۔ خدا کی قسم۔ اس کی لذت ان سے پوچھیں جنہیں پینا نصیب ہوا ہے۔ اکھمد اللہ! مجھے یہ سعادت کئی مرتبہ نصیب ہوئی۔ خدا کرے۔ کہ ظاہری و باطنی بارانِ رحمت ہو سامنے سبز گنبد ہو۔ اور ہم گنہگار ہوں۔ ع

خدا یا ایں کرم بارِ دیگر کن

## باغ فدک

باغ فدک خیبر سے تقریباً تیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اب وہاں کوئی باغ نہیں۔ خالی زمین ہے۔ ویسے اس علاقہ میں کھجوروں کے باغات کثرت سے ہیں۔ اہل مدینہ عام طور پر سیر و تفریح کے لئے وہاں جلتے



رہتے ہیں۔ بندھنے بھی وہاں حاضری دی اور وہاں کے سرسبز علاقوں کی سیر  
کی۔ ایک ایک درخت کو رو کر گلے لگایا۔ کہ شاید کسی سے محبوب کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پاک نے مس کیا ہو۔ اور ایک ایک راہ کو سلام پیش  
کیا۔ کہ شاید کسی راستہ سے محبوب کا گذر ہوا ہو۔ ویسے بھی مدینہ پاک کے راستوں  
پر ہر وقت فرشتوں کا پہرہ لگا رہتا ہے۔ نانیامت اس پاک شہر میں نہ دجال کا  
گذر ہوگا۔ اور نہ ہی طاغون وغیرہ کی بیماری داخل ہوگی۔ خداوند کریم ہمیں  
مدینہ طیبہ کی موت نصیب فرمائے۔ (آمین)

## تبوک شریف

اس مقام پر تاریخ اسلام کی عظیم جنگ واقع ہوئی جو غزوہ تبوک کے نام  
سے مشہور ہے۔ تبوک کا شہر مدینہ شریف اور دمشق کے تقریباً وسط میں ہے  
تبوک کے قریب ساحل بحر احمر پر حضرت شعیب علیہ السلام کا شہر مدین آباد ہے  
اس علاقہ میں قوم ثمود اور قوم عاد کے آثار ابھی تک موجود ہیں۔ غزوہ کے  
سلسلہ میں حضور علیہ السلام نے تبوک میں بیس روز تک قیام فرمایا۔ بالآخر  
اہل تبوک نے جزیہ پر آپ سے صلح کر لی۔

اس غزوہ کے جیش کی تیاری میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے  
خصوصیت سے حصہ لیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر  
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی بڑے ایثار کا ثبوت دیا۔

## مکان حضرت سعد

مدینہ طیبہ میں معروف صحابی اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے مکان کی بھی زیارت کی۔ اس مکان میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اکثر تشریف لایا کرتے تھے۔ اس مکان میں وہ مقدس کمان ابھی تک موجود ہے۔ جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔ "إِسْمٌ يَأْسَعِدُ فِندَاكَ الْجِبُّ فَأَحِبُّ" "اے سعد، تم پر میری ماں باپ فدا ہوں۔ یہ تیرا چلاؤ" اس مکان اور کمان کی زیارت بھی باعث برکت ہے۔

## مسجد ماندہ

یہ وہ جگہ ہے۔ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیارے نواسوں حضرت حسین کرمین (امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما) کو تلاش فرماتے ہوئے تشریف لے گئے تھے۔ یہاں دونوں بھائی آرام فرماتے اتنے میں حضرت علی شیر خدا اور حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی وہاں تشریف لے آئے۔ مشہور ہے کہ اسی مقام پر اسی وقت خداوند تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبریل علیہ السلام کھانا لے کر حاضر ہوئے۔ اس لئے اسے مسجد ماندہ کہا جاتا ہے۔ اب بھی اس مقام پر کرامت کے طور پر پانچ پیالوں کے نشان پتھر پر موجود ہیں۔ مسجد کے قریب حضور علیہ السلام کی ناقہ مبارکہ کی قبر بھی موجود ہے۔

## حضور علیہ السلام کا معجزہ

جب قریش کے سردار ابو جہل وغیرہ نے حضور علیہ السلام کو اپنے

پاس آنے کی دعوت دی۔ تو حضور علیہ السلام کی آمد سے پہلے ابو جہل نے تمام قریشیوں اور اہل مجلس کو تاکید کی کہ مسلمانوں کے نبی کی تعظیم اور ادب کے لئے کوئی کھڑا نہ ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ جب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اس مجلس میں تشریف لائے۔ تو سب سے پہلے بے ساختہ خود بخود ابو جہل کھڑا ہو گیا۔ یہ میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم معجزہ تھا۔ جس کا اظہار آج بھی اس طرح ہو رہا ہے کہ مدینہ طیبہ میں بعض منکرین شان رسالت کو ایہ دار نام نہاد مولوی خاص طور پر تبلیغ کرتے ہیں کہ روضہ اقدس کی پاک سنہری جالی کو بوسہ نہ دیا جائے۔ جالی کو بوسہ شرک اور بدعت ہے۔ ان منکرین عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپاک سازش بے بنیاد فتووں اور نام نہاد تبلیغ کے باوجود شمع رسالت کے پڑانے دیوانہ وار جالی مبارک کو چومتے ہیں۔ حاضری کے وقت عشاق باادب دست بستہ صلوٰۃ و سلام کے پھول بچھا کر کرتے ہیں۔ اور بار بار جالی مقدس کو بوسہ دینے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ یہ بھی ہمیں آقا علیہ السلام کا زندہ معجزہ ہے خداوند کریم سب مسلمانوں کو ادب و تعظیم کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

## مدینہ طیبہ کی یادیں

ویسے تو دیارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں گزرنے والا ہر لمحہ روحانی کیف و سرور اور ایمانی جلالت میں اضافہ کا باعث تھا۔ اس لئے اس مقدس شہر کی یادیں تازہ زندگی فراموش نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ وہاں کا ہر ذرہ دلکش، ہر چیز لذیذ اور ہر بات نرالی ہے۔ بہر حال دل کو زندہ اور

ایمان کو تازہ رکھنے والے چند حقائق پیش کرتا ہوں۔

۱:- مدینہ منورہ کے تمام ہوٹلوں کے دروازوں پر یہ پیارے الفاظ تحریر تھے۔

يَا اِيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلِّوْا عَلٰى النَّبِيِّ الْمُنْتَبٰى

اے داخل ہونے والے! نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ۔  
ان مبارک الفاظ کو دیکھ کر آنکھوں کو نور اور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے  
اور فوراً زبان پر درود و سلام جاری ہو جاتا تھا۔ (سبحان اللہ)

۲:- مدینہ پاک کا یہ رُوح پرور نظارہ ابھی ہمیشہ یاد رہے گا کہ صبح سویرے گلی کوچوں  
میں دودھ بیچنے والے اس طرح پیاری پیاری آوازیں دے کر  
دودھ فروخت کرتے ہیں۔

اِشْرَبُوْا الْحَلِيْبَ صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ

یعنی پیو دودھ اور پڑھو درود ،  
ان مبارک الفاظ کو بڑی توجہ اور پیار سے سنتے تھے  
اور وجد آفرین کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

۳:- مدینہ طیبہ کے بازار میں دکانوں پر آپ کافی دیر تک چیزوں کو  
دیکھتے ہیں اور بار بار نرخ معلوم کرنے کے باوجود جاتے وقت  
ایک چیز بھی نہ خریدیں تو دکاندار قطعاً برا محسوس نہیں کرتے بلکہ  
خندہ پیشانی سے وہ ان پیارے الفاظ سے رخصت کرتے ہیں۔

طَيِّبٌ مَّرًا حَبِيْبًا اَهْلًا وَسَهْلًا

۴:- ایک مرتبہ بے خبری میں بازار سے گزرتے وقت میرے پاؤں  
کی ٹھوک سے ایک دکاندار کا چہا بہ گر گیا۔ میں گھبرا گیا کہ مدنی حبا

کا نقصان ہو گیا۔ اب وہ مجھ سے سخت ناراض ہو جائے۔ لیکن اس نقصان کے باوجود وہ فوراً مسکرا کر بولے۔ کوئی بات نہیں۔ صَلَّی عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر زور و شریف پڑھو۔

۵:- مدینہ منورہ کے ایک دکاندار سے میں نے لفافہ خرید لیا۔ لیکن کھلے پیسے نہیں تھے۔ تو کہنے لگا۔ کوئی بات نہیں۔ پھر کسی وقت دسے دینا میں نے کہا کہ شاید پھر میں ادھر نہ آسکوں۔ تو کہنے لگا۔ کہ ہَذِهِ هَدِيَّةٌ لَكَ وَ بَرَكَاتٌ لِحُجَّتِكَ۔ پھر یہ آپ کے لئے تحفہ ہو گا۔ اور میرے لئے برکت ہو گی۔

اسی طرح میرے ایک ساتھی نے ایک دکاندار سے گھڑی خریدی۔ چند دن کے بعد ہم اسی دکان سے گزرے۔ تو دکاندار نے کہا کہ گھڑی کی قیمت اب گر گئی ہے۔ یہ تیس ریال واپس لے لو۔ سبحان اللہ! مدینے کے لوگوں کی کیا شان اور کیسی پیاری عادات ہیں۔

۶:- مدینہ طیبہ میں اگر کوئی شخص غیر قانونی طور پر داخل ہو جائے تو مدینہ پاک کی پولیس اسے نہیں پکڑتی۔ بلکہ اس کی گرفتاری کے لئے ریاض سے پولیس آتی ہے۔ مدینہ پاک کے سپاہی کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمانوں کو نہیں پکڑ سکتے۔ یہ بھی مدینہ پاک کا بہت بڑا اعجاز ہے۔

۷:- مدینہ طیبہ کے اکثر بیشتر گھروں میں ایک دو بکریاں ضرور ہوتی ہیں۔ جس وقت بھی مہمان آتا ہے اسے بکری کا دودھ پیش کیا جاتا ہے۔ حاجیوں کے آرام کی خاطر اہل مدینہ دن کے وقت اپنی بکریوں کو نہیں چھوڑتے۔ رات کو ترم شریف کے دروازے بند ہونے

کے بعد اہل مدینہ اپنی بکریوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ہر بکری پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریف پر حاضر می دے کر سلام پیش کرنے کا عجیب نظارہ پیش کرتی ہے۔ پھر مدینہ شریف کے گلی کو چوں میں پھر کر مختلف چیزیں کھاتی ہیں۔ سبحان اللہ! مدینہ پاک کی کس کس چیز کا ذکر کریں۔ اس کے لئے تو علیحدہ کتاب کی ضرورت ہے۔

## مِیْلَادِ شَرِیْفِ كَمَحْفَلِیْنَ

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے شہر مدینہ منورہ میں میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ محافل انتہائی عقیدت و احترام اور پروقتار شان و شوکت سے منائی جاتی ہیں۔ جن میں شرکت سے ایمان کو تازگی مل جاتی ہے۔ (سبحان اللہ) مدینہ پاک کے اکثر گھروں میں محفلِ میلادِ شریف اور بزرگان اسلام کے اعزاز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اکثر محافل میں بندہ کو بھی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ دل باغ باغ ہو گیا۔ نہایت ادب و احترام اور فرینے سے محفلِ میلادِ شریف کا انتظام کیا جاتا ہے تمام حاضرین صاف ستھرے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر باادب بیٹھ جاتے ہیں پہلے علیحدہ علیحدہ پھر سب مل کر عربی زبان میں نعتیں پڑھتے ہیں۔ پھر عربی نثر میں حضور علیہ السلام کی خلقت اور بعثت کا بیان کرتے ہیں۔ بعض مقامات پر دلائل الخیرات شریف کا ورد کرایا جاتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک حضور علیہ السلام کا مکمل نسب نامہ پڑھا جاتا ہے۔ آخر میں نہایت ذوق اور ادب سے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار پڑھتے ہوئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اور صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں۔ ۷

قِيَامٌ لِلْحَبِيبِ عَلَىٰ فَرَضٍ  
وَتَرَكَ الْفَرَضَ مَا هُوَ مُسْتَقِيمٌ  
عَجِبْتُ لِمَنْ لَهٗ عَمَلٌ وَفَهُمْ  
يَرَىٰ هَذَا الْجَمَالَ وَلَا يَقْتُومُ

ترجمہ: محبوب کے لئے قیام فرض ہے۔ اور فرض کا چھوڑ دینا اچھی بات نہیں۔ عقل و فہم والے کے لئے تعجب ہے کہ ایسے حسین کو بھی دیکھے اور پھر بھی کھڑا نہ ہو۔

## بارگاہِ نبوی میں الوداعی سلام

ہر حاجی کے لئے دو وقت نہایت عجیب و غریب ہوتے ہیں۔ ایک وقت جبکہ مدینہ پاک میں داخلہ ہوتا ہے۔ اور دوسرا وقت جبکہ رحمتِ دو جہاں، تاجدار کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے رخصتی ہوتی ہے۔ اور آخری مرتبہ صلوٰۃ و سلام پیش کرنے اور سبز گنبد کا نظارہ کرنے کا وقت انگریز منظر قابلِ دید ہوتا ہے۔ گنہگار امتی اپنے شائع روز جزا رسولؐ سے عجیب انداز میں رخصت ہوتے ہیں۔

جس صبح کو ہم نے مدینہ پاک سے رخصت ہونا تھا۔ تمام رات نیند نہ آئی۔ کبھی حرمِ مدینہ منورہ کا طواف کرتے۔ کبھی بار بار حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سبز گنبد کو دیکھتے۔ کسی وقت درو دیوار اور جالی مقدس کے بو سے لیتے۔ اور کسی وقت رباض الجنۃ، محراب شریف اور مقدس ستونوں کے پاس نوافل ادا کرتے اور زار و قطار رو رو کر عرض کرتے رہے کہ

آقا اپنے امتی پر دوبارہ کیہ کرم فرماؤ گے۔ آپ دانا ہیں اور ہم بھکاری  
 اپنے مقدس چار پیلے یاڑوں پیرے حسن و حسین اور خاتونِ جنت شہ کا  
 صدقہ بھیک دو۔ یار یار بلانے کا وعدہ فرماؤ۔ بس وہ ساری رات جس  
 ذوق میں گھڑی اس کی لذت ہمیشہ یاد رہے گی۔ صبح کو جب الوداعی  
 سلام نصیب ہوا۔ اور کسی گھنٹے سبز گنبد کو حسرت بھری نگاہوں سے  
 دیکھتے ہوئے جو لطف و سرور حاصل ہوا۔ وہ مبارک لمحات میرے لئے  
 سرمایہٴ آخرت ہیں۔ خداوند تعالیٰ وہ گھڑی پھر نصیب کرے کہ آفت کا  
 دربار ہو۔ اور ہم گنہگار ہوں۔ اور لب پہ یہ دعا ہو۔

میں کیوں کہوں یہ عطا ہو وہ عطا ہو

وہ چیز عطا ہو کہ میرے گھر بھر کا بھلا ہو

بس اسی طرح اپنے آپ کو سنھالتے، دل کو قابو کرتے، آنکھوں  
 سے آنسو بہاتے، زبان سے فریادیں کرتے اور صلوٰۃ و سلام پیش کرتے  
 ہوئے مدینہ طیبہ سے رخصت ہوئے۔

## حجازِ مقدس کی موجودہ حالت

قدیم دینی کتب اور اسلامی تاریخ میں عرب اور حجازِ مقدس کے  
 جو حالات پڑھتے تھے یا بندگوں سے سنا کرتے تھے، اب صورتِ حال  
 بہت مختلف نظر آتی ہے۔ پرانی عمارتوں کی جگہ جدید اور ڈیزائن دار  
 کوٹھیوں نے لے لی ہے۔ اعلیٰ درجہ کے ہوٹل بنتے جا رہے ہیں۔ دولت  
 کی فراوانی اور اس کا غلط استعمال عام ہوتا جا رہا ہے۔ تہذیب و تمدن  
 اور سیرت و صورت پر مغربی تہذیب اثر انداز ہوتی جا رہی ہے۔ عورتوں



میں نیم عریاں لباس تیزی سے راج پکڑتا جا رہا ہے۔ ریڈیو اور ٹیلیوژن ہر گھر کی زمینت بن چکا ہے۔ ادب و احترام کا فقدان ہے۔  
 دعائے کہ خداوند کریم مسلمانوں کی حالت زار پر رحم فرمائے  
 تعظیم و محبت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ  
 کو اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہر فتنہ اور بے ادبی سے بچا۔ آمین

## مکہ مکرمہ

مکہ مکرمہ دنیا کا مقدس ترین شہر ہے۔ یہ وہ مبارک اور پاک شہر ہے جس میں سب سے پہلا گھر عبادت الہی کے لئے تعمیر کیا گیا تھا۔ جسے بیت اللہ شریف کہتے ہیں۔ یہی وہ عظمت و شوکت والا شہر ہے۔ جس میں ساری دُنیا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پوری کائنات کے مالک و مختار نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی۔ اسی شہر میں دنیا کے تمام خوش قسمت مسلمان ہر سال حج کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ سبحان اللہ وہ رُوح پروردگار ہوتے ہیں جب عاشقوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر بیت اللہ شریف کے طواف کیلئے مصروف ہوتا ہے۔ اور بیت اللہ شریف درمیان میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ اسی شہر میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً پچاس برس تک قیام پذیر رہے۔ اسی شہر میں اعلان نبوت فرمایا۔ اور آپ کو معراج شریف کا عظیم معجزہ بھی آپ کو یہیں عطا ہوا میزاب رحمت کے نیچے حطیم کعبہ میں حضرت بی بی ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مزارات بھی اسی شہر میں واقع ہیں۔ یہ شہر صفا مروہ، آپ زمزم، مقام ابراہیم اور دیگر اسم زبیرا کا بہترین مرکز ہے۔ اس شہر کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا

محبوب شہر فرمایا ہے۔ جب تک اس شہر کی تعظیم ہوتی رہے گی۔ اس ثمت پر رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا رہے گا۔ غرضیکہ اس شہر کا ذرہ ذرہ قابل زیارت و احترام ہے۔ تمام نعمتوں اور دولتوں کا مرکز ہے۔ خداوند تعالیٰ بار بار اس شہر کی زیارت کا شرف عطا فرمائے۔ (آمین)

## مکہ مکرمہ کی اہم زیارات

- ♦ بیت اللہ شریف ♦ مسجد حرام ♦ حجر اسود
  - ♦ مقام ابراہیم ♦ حطیم کعبہ ♦ میزابِ رحمت
  - ♦ مستلزم شریف ♦ چاہِ زمزم ♦ صفنا و مروہ
  - ♦ مد لد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ♦ جنت المعلى ♦ مسجد بلال
  - ♦ جبل نور ♦ عنار حرا ♦ عنار ثور
  - ♦ جبل ابوقبیس ♦ منیٰ ♦ عرفات
  - ♦ مزدلفہ ♦ مکاں حضرت خدیجہؓ ♦ بیتِ ارقم
- اور اس کے علاوہ بھی بہت سی اہم زیارات ہیں۔

## بیت اللہ شریف

بیت اللہ شریف وہ مقدس گھر ہے جسے تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کی پہلی عبادت گاہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔  
 اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وَّضَعْنَا لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ  
 مُبَارَكًا وَّكَانَ هُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ ۝ الخ

ترجمہ۔ پہلا گھر جو لوگوں کی (عبادت) کیلئے

بنایا گیا ہے۔ وہی ہے جو مکہ میں ہے۔ وہ مبارک اور تمام جہانوں کے لئے  
رحمت ہے۔

اگے ارشاد فرمایا۔ اس میں روشن نشانیاں ہیں۔ مقام ابراہیم وغیرہ  
اور جو اس گھر میں داخل ہو گیا۔ وہ امان میں آ گیا۔ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا  
کہ ہم نے بیت اللہ شریف کو لوگوں کے لئے مزین اور مقام امن بنا دیا۔  
اسی شہر بیت اللہ شریف کے بارے میں قرآن مجید کی دیگر آیات اور  
احادیث شریفہ میں بے شمار فضائل کا بیان ہے۔

مختصر تاریخ یہ ہے کہ بیت اللہ شریف جس مقام پر موجود ہے۔ سب سے  
پہلے زمین کا یہی ٹکڑا وجود میں آیا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان سے سب سے  
پہلے حضرت جبرئیل علیہ السلام اور فرشتوں نے مل کر اسے عبادت گاہ  
بنایا۔ بعد میں حضرت آدم علیہ السلام نے اس کی بنیاد رکھی۔ طوفان نوح  
علیہ السلام کے وقت اس مقام کو آسمانوں پر اٹھایا گیا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ  
کے حکم کے مطابق اسی مقام پر تقریباً ہزار سال قبل مسیح حضرت  
ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے نندہ حضرت اسماعیل علیہ السلام  
نے دوبارہ اس گھر کی بنیاد رکھی۔ بارہا یہ عمارت گرتی اور بنتی رہی۔ اور  
پھر تقریباً ۶۰۵ء میں قریش نے از سر نو اس کی تعمیر کی۔ حضور  
علیہ السلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے بیت اللہ شریف کی دیوار  
میں حجرِ اسود کو نصب فرمایا۔ جب ہی سے حجرِ اسود چومنے کے قابل  
ہوا۔ بعد میں ۶۳۸ء میں امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ  
نے اور ۶۴۹ء میں امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اور ۶۸۳ء  
میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کی تعمیر میں اضافہ فرمایا۔

خلیفہ عبدالملک نے اپنے زمانہ میں چند ستونوں کا اضافہ کر کے ان پر سونا چڑھوایا۔ پھر ولید بن عبدالملک نے سنگ مرمر کا فرش لگوایا۔ پھر خلیفہ مکتفی نے ۹۰۲ء میں چاندی کے دروازے اور سات مینار تعمیر کرائے بعد میں ترکی اور مصری بادشاہوں نے اس مقدس گھر کو خوب آراستہ کیا۔ اب نجدی حکومت نے اس میں بہت زیادہ توسیع کی ہے۔ تین منزلہ عمارت اور شاندار دروازے بنوائے ہیں۔

کعبہ لغت میں بلند مقام کو کہتے ہیں۔ اب تو اس پاک عمارت کا نام بھی کعبہ شریف مشہور ہو گیا ہے۔ اس لئے کہ کائنات میں سب سے زیادہ تعریف کئے ہوئے اللہ کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کتابوں میں سب سے زیادہ پڑھی ہوئی کتاب قرآن مجید اور عمارتوں میں سب سے بلند مرتبہ والی عمارت روضہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بیت اللہ شریف ہے۔

یہی وہ مقدس گھر ہے کہ جس کے پاک حرم میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ یہی وہ گھر ہے۔ جہاں رزاقہ اللہ تعالیٰ کی ایک سو بیس رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ ہر وقت جن وانس اور فرشتے اسی گھر کے طواف میں مصروف ہوتے ہیں۔ سبحان اللہ" مقام ابراہیم، چاہ زمزم اور صفا مروہ کے درمیان بیت اللہ شریف دلہن بن کر کس شان سے رونق افروز ہے۔ یہ سب فضیلتیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ہیں۔ اگر آپ اس دنیا میں تشریف نہ لاتے۔ تو کسی چیز کا وجود نہ ہوتا۔ خداوند کریم اس گھر کی زیارت بار بار نصیب فرماتے۔ اور حضور علیہ السلام کا سچا غلام بنائے (آمین)

## صفا و مروہ شریف

صفا اور مروہ دو مقدس پہاڑیاں ہیں جن کے درمیان حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تدویر حضرت ہاجرہ علیہا السلام اپنے مقدس بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے پانی کی تلاش میں دوڑی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس پاکبند عورت کی ادا کو پسند فرما کر قیامت تک کے حاجیوں کیلئے دوڑنا لازم فرمادیا۔ اس لئے تمام حجاج صفا و مروہ کے درمیان دوڑ کر حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی سنت پر عمل کرتے ہیں۔ بلکہ غور کیا جائے تو حج کے تمام ارکان اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مقبول بندوں کی پاک اداؤں کے نام ہیں۔

## منی شریف

منی شریف وہ مقدس مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے سچے عشق کا مظاہرہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربانی کے لئے پیش کر دیا تھا۔ اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے سنت قرار دے دیا۔ اس مقام پر حجاج کرام اور دنیا کے تمام مسلمان سنت ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے پاک اور حلال جانوروں کی قربانی بارگاہ الوہیت میں پیش کرتے ہیں۔

یہ ایک مقام ہے جہاں عرفات سے فارغ ہو کر رات کو تمام حاجیوں کا قیام ہوتا ہے۔

## مزدلفہ

مزدلفہ عربی کے لفظ ازدلاف سے مشتق ہے جس کے معنی قریب کے ہیں چونکہ اس مقام پر نماز مغرب اور عشاء کو ایک دوسرے کے قریب اور جمع کر کے پڑھا جاتا ہے۔ اس لئے اسے مزدلفہ کہتے ہیں۔ نیز یہاں کا ٹھہرنا اللہ تعالیٰ سے مزید قرب حاصل کرنے کا مقام ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی خاص تجلیات کا نزول ہوتا ہے۔ اور اسی جگہ سے رمی کے لئے کنگر بھی اکٹھے کئے جلتے ہیں

## میدانِ عرفات اور جبلِ رحمت

حرم شریف کی زمین سے باہر عرفات ایک بہت بڑا میدان ہے ۹ ذوالحجہ کے دن یہاں کا قیام حج کا اہم رکن ہے۔ تمام انبیاء اولیاء اور مسلمانوں نے یہاں قیام کیا۔ گویا یہاں ۹ ذوالحجہ شریف کو غروب آفتاب تک ٹھہرنا لازمی ہے۔ اسی دن کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب عرفہ کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے۔ یعنی رحمت و کرم کے ساتھ قریب ہوتا ہے۔ اور میدانِ عرفات میں ٹھہرنے والے خوش نصیب بندوں پر ملائکہ کے سلسلے نازل فرماتا ہے۔ نیز اسی رزبے شمار دوزخیوں کو آزاد کر دیا جاتا ہے میدانِ عرفات میں جبلِ رحمت بڑی شان و شوکت سے نمایاں ہے یہاں سیاہ پتھروں کا فرش بچھا ہوا ہے۔ اور یہ مقام عرفات کی تمام زمین کے مقابلہ میں مرتفع اور بلند ہے۔ یہی وہ مقدس پہاڑی ہے۔ جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے وسیلہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تھی۔ بعد میں حضور علیہ السلام نے اسی

پہاڑی پر حجۃ الوداع کے موقع پر ایک تاریخی خطبہ پڑھا تھا۔ آج بھی دنیا کے تمام خوش نصیب مسلمان اس میدان اور اسی پہاڑی پر زار و قطار آنسو بہا کر بارگاہ رب العزت میں دعائیں پیش کرتے ہیں۔ یہ قبولیت دعا کا مرکز ہے۔

## جبل ابوقبیس

جبل ابوقبیس مکہ معظمہ کے مشرق میں ایک مشہور پہاڑ ہے۔ یہ وہ پہاڑ ہے۔ جسے حضور علیہ السلام نے اپنے عشق کی سند عطا فرمائی تھی۔ اس پر معجزہ شق القمر واقع ہوا۔ اور اسی پہاڑ پر عاشق رسول حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی مسجد بھی ہے۔ یہ مشہور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے تمام پہاڑوں سے پہلے اسی پہاڑ کو پیدا فرمایا۔ اور سنگ اسود بھی جنت سے اسی پہاڑ پر نازل ہوا تھا۔ غرضیکہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پہاڑ سے بہت محبت تھی۔ اور یہ پہاڑ حضور علیہ السلام سے محبت کرتا تھا۔

## جنت المعلیٰ شریف

جنت المعلیٰ مکہ شریف کا قدیمی اور مدینہ شریف کے قبرستان جنت البقیع شریف کے بعد افضل ترین قبرستان ہے۔ اس میں حضور عیالتہ السلام کا پاک خاندان عبدمنان، حضرت ہاشم، حضرت عبدالمطلب وغیرہ اور آپ کی اہلیہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بھی مدفون ہیں۔ اسی طرح یہاں بے شمار صحابہ کرام، تابعین اور اولیاء کرام کے

مزارات ہیں۔ ابتداء سے لیکر ترکوں کے زمانہ تک ان قبور پر مہایت شاندار  
قبتے تھے۔ لیکن اب نجدیوں نے مسمار کر دیئے ہیں۔ حاجیوں کو اس  
قبرستان میں حاضری دے کر فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

## غارِ عرار (جبلِ نور)

جبلِ نور، وہ مقدس پہاڑ ہے جس میں غارِ عرار شریف ہے۔ اس غار  
میں اعلانِ نبوت سے قبل نورِ مجسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
اکثر مصروفِ عبادت رہتے تھے۔ اس غار میں قرآن مجید کی سب سے پہلی  
وحی ہمارے پیارے رسول علیہ السلام پر اتاری۔ گویا اسلام کی پہلی کرن اس  
جگہ پڑی۔ فرشتوں کے سردار حضرت جبریل علیہ السلام اسی غار میں حضور  
علیہ السلام کی خدمت میں پہلی دفعہ حاضر ہوئے تھے۔ حضور علیہ السلام سے  
زیادہ محبت اور قرب کی وجہ سے یہ غار زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

## غارِ ثور

یہ غار، مکہ شریف کے دائیں جانب مسفلہ میں تین میل کے فاصلہ پر  
ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہابیل کا قتل اسی پہاڑی پر ہوا تھا۔ اور غارِ ثور ہی وہ  
بارکت غار ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں بھی آتا ہے۔ آقائے کائنات  
فخر موجودات حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ہجرت کے موقع پر اپنے  
رفیقِ خاص خلیفہ اول حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ اسی  
غار میں قیام فرمایا ہے۔ اسی غار میں حضرت صدیق اکبر نے تنہائی محبوب  
کے لطف اٹھائے۔ اور یارِ غار کا لقب حاصل کیا۔ حضور علیہ السلام نے



تین راتوں تک اس غار کو اپنے قیام سے مشرف فرمایا تھا۔

## مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مکہ مکرمہ میں یہ وہ پاک مقام ہے جہاں حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی۔ پیدائش سے لے کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی تک آپ اسی مکان میں قیام فرما رہے۔ اسی مکان کو پسرانِ حضرت عقیلؓ سے محمد بن یوسف ثقفی نے ایک لاکھ دینار میں خرید لیا تھا۔ اس کے بعد والدہ ہارون رشید نے یہاں مسجد تعمیر کرا دی۔ باعثِ تخلیق کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مبارک مقام کی نسبت سے یہاں بھی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ آپ اس جگہ مکتبہ مکہ مکرمہ کے نام سے ایک لائبریری بنی ہوئی ہے۔ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حرم شریف کے باب الصفا کے قریب ہے۔

## زمزم شریف

چاہِ زمزم وہ مبارک کنواں ہے۔ جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پائے مبارک کی ایڑیوں کی برکت سے تقریباً چار ہزار سال قبل حرم شریف کے احاطہ میں نمودار ہوا۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ کہ آپ زمزم جس نیت سے پیا جائے گا وہی مراد حاصل ہوگی۔ اس کا پانی قبلہ رو کھڑے ہو کر بسم اللہ شریف پڑھ کر تین سانسوں میں پیا جاتا ہے۔ باقی بچا ہوا پانی بدن یا منہ پر ڈال دینا چاہیے۔ ایک اور مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ آبِ زمزم پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔ غرضیکہ یہ مقام

انتہائی بابرکت ہے۔ اور اس کا پانی بے شمار بیماریوں کا علاج ہے۔

## مقام ابراہیم

یہ وہ پاک پتھر ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔ حضرت نبی پاک ﷺ نے اپنے مقدس خاوند حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پائے مبارک کو اسی پتھر پر رکھ کر وضو کرایا تھا۔ جب آپ نے فرمایا تھا کہ میں حضرت سارہ علیہا السلام سے وعدہ کر کے آیا ہوں کہ سواری سے نہیں اتروں گا۔ بیت اللہ شریف کی تعمیر کے وقت بھی سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اسی پتھر پر چڑھ کر تعمیر فرمایا کرتے تھے۔ یہ پتھر خود بخود اونچا اور نیچا ہو جایا کرتا تھا۔ چنانچہ آج تک اس پاک پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقدس پاؤں کے نشان موجود ہیں۔ حجاج کرام خوب زیارت کرتے ہیں۔ اس مقام پر نوافل پڑھنے کے بے شمار فضائل ہیں۔

## مسجد بلال رضی

یہ مسجد شریف مکہ مکرمہ میں جبل ابوقیس پر واقع ہے۔ حضرت بلال رضی اکثر اسی مقام پر عبادت فرمایا کرتے تھے۔ مشہور ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی تعمیر کعبہ کے بعد اسی جگہ کھڑے ہو کر چار مرتبہ زور سے آواز دے کر ارشاد فرمایا تھا: تَعَالُوا عِبَادَ اللَّهِ إِلَىٰ بَيْتِ اللَّهِ۔ یہ آواز قدرت الہی سے سن کر جس روح نے جتنا دفعہ لبیک کہہ دیا۔ اسے اتنے ہی حج نصیب ہوں گے۔ ہمارے پیارے رسول علیہ السلام نے بھی اہل مکہ کو اسی جگہ کھڑے ہو کر اسلام کی پہلی دعوت دی تھی۔ اور فتح مکہ کے روز

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اسی مقام پر کھڑے ہو کر پہلی اذان دی تھی۔ جس سے تمام مکہ گونج گیا۔ اس لئے اسے مسجد بلال کہتے ہیں۔

## حطیم کعبہ

یہ حرم شریف کا وہ احاطہ ہے جو کعبہ شریف کے شمالی جانب میں راب رحمت کے نیچے واقع ہے۔ پہلے یہ جگہ بھی کعبہ شریف میں شامل تھی۔ لیکن جب قریش نے دوبارہ تعمیر کی تو اخراجات کی کمی کی وجہ سے اس جگہ پر چھت نہ ڈال سکے۔ اس میں داخل ہونا خانہ کعبہ میں ہی داخل ہونا ہے۔ دراصل حکمتِ خداوندی تھی کہ ہر شخص کو بیت اللہ شریف کے اندر جا کر نماز پڑھنے کی سعادت حاصل ہو جائے۔ یہاں تمام زائرین بکثرت نوافل ادا کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

## حجرِ اسود شریف

حجرِ اسود جنت کا پتھر ہے۔ جسے کعبہ شریف کے مشرقی کونہ میں آقائے دو جہاں علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے نصب فرمایا تھا۔ یہ وہ مبارک پتھر ہے جسے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی چوما تھا۔ اس لئے اس عقیقتی پتھر کو چومنا ہر حاجی کے لئے سنت اور ضروری ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ قیامت کے دن اس پتھر کو آنکھیں دی جائیں گی جن سے دیکھے گا۔ زبان دی جائے گی جس سے وہ کلام کرے گا۔ اور اپنے بوسہ دینے والوں کے حق میں گواہی دے گا۔ اس لئے بزرگوں نے کہا ہے کہ حجرِ اسود کا بوسہ لیتے وقت دل کو پاکیزہ خیالات کا مرکز بنانا چاہیے۔

گویا حجرِ اسود بیت اللہ شریف کی وہ آنکھ ہے جو ہر وقت عشاق کو مصروفِ عبادت دیکھ کر قیامت کے دن ان کی حاضری کی گواہی دے گا۔ چومنے کے بعد جب حاجی اس مقام پر دعا کرتا ہے تو کئی ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔ اب آپ اندازہ لگائیں کہ اس پتھر کو چومنا تو جائز بلکہ سنت ہے۔ لیکن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام کو چومنے کی کتنی بڑی سعادت ہوگی۔ جبکہ بعض گمراہ لوگ شرک اور بدعت کا فتویٰ دینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

## ملتمزم شریف

حجرِ اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازہ کے درمیان کی جگہ کو ملتمزم کہتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں اکثر حضرت جبریل علیہ السلام کو ملتمزم سے لپٹ کر دعا مانگتے ہوئے دیکھا کرتا تھا۔ اس لئے اس مقام پر جو بھی نیک اور جائز دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ دیوارِ کعبہ کے ساتھ اپنا سینہ اور رخسار لگا کر دونوں ہاتھوں کو نہایت اونچا کر کے دعا مانگنی چاہیے۔ اور ایک عاجز گنہگار بھکاری کی طرح اپنے خالق کے گھر کے دروازے پر آہ و زاری کے ساتھ درخواستیں پیش کرنی چاہئیں۔ نہایت ہی متبرک مقام ہے۔ اس جگہ دعا مانگنے والے پر ضرور کرم ہوتا ہے۔

## مکان حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

یہ وہ مقدس مکان ہے۔ جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ کی مشہور دیانتدار تاجرہ حضرت ام المومنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا تھا۔ اور یہی وہ پاک جگہ ہے۔ جہاں خاتونِ جنت حضرت بیانی

فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔ اب عربی حکومت نے  
یہاں ایک مدرسہ بنایا ہوا ہے۔

## بیت الارثم

یہ وہ مکان ہے جس میں خلیفہ دوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ  
نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اسلام قبول  
کیا تھا۔ یہ مکان صفا پہاڑی کے بالکل قریب تھا۔ اس جگہ ہجرت سے قبل  
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جمع ہو کر  
عبادت کرتے تھے۔ اور حضور اپنے غلاموں کو وعظ و نصیحت فرمایا کرتے  
تھے۔ غرضیکہ یہ مکان تبلیغ اسلام کا مرکز تھا۔ اب یہ جگہ توسیع حرم شریف  
میں شامل کر دی گئی ہے۔ گویا کہ قیام گاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی حرم  
تھا اور حرم پاک ہے۔

## قصہ مختصر

حرم مکہ شریف اور حرم مدینہ طیبہ کا ذرہ ذرہ جلوہ گاہ حبیب ہے۔  
وہاں کا ہر پتھر کوہ طور اور ہر ذرہ نور علی نور ہے۔ کیونکہ وہاں کے ہر ذرے  
نے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کو چومنے کی سعادت حاصل  
کی ہے۔ خدا تعالیٰ ہر مسلمان بھائی کو بار بار دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم  
کی زیارت نصیب کرے۔ اور وہاں کی ہر چیز کا مکمل ادب و احترام بجالانے  
کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(با ادب با نصیب۔ بے ادب بے نصیب)

## جدہ مبارک

سعودی عرب کا بہت بڑا شہر جدہ بحیرہ قلزم کی بہت بڑی بندرگاہ  
بین الاقوامی ہوائی اڈہ اور بہت بڑا تجارتی شہر ہے۔ وزارت خارجہ  
کا دفتر اور اکثر ملکوں کے سفارت خانے اسی شہر میں واقع ہیں۔ حج کے ایام  
میں اس شہر کی رونق دوپالا ہو جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اُمّ البشیر  
حضرت اماں حوا علیہا السلام کا مزار بھی یہیں ہے۔ لیکن یہ بات خلاف  
تحقیق ہے۔

البتہ بندہ نے جدہ مبارک کے قبرستان جنت الرحمتہ میں دیگر  
اکابر اولیاء اللہ کے مزارات کے علاوہ اپنے دادا پیر اور سلسلہ چشتیہ کے  
مشہور روحانی پیشوا حضرت خواجہ محمد عبید اللہ ملتانى علیہ الرحمۃ کے  
صاحبزادے حضرت علامہ خواجہ محمد عبدالرحمن چشتی ملتانى علیہ الرحمۃ کے مزار  
پر انوار پر بھی جاضری دی۔

## طائف شریف

طائف شریف، سعودی عرب کا پہاڑی دارالحکومت اور نہایت ہی  
سرسبز خوبصورت شہر ہے۔ یہ شہر پہاڑ کے اوپر واقع ہے۔ جو کہ تقریباً  
پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر ہے۔ طائف شریف کے میوہ جات اور پھل  
بہت زیادہ مشہور ہیں۔

موجودہ شہر سے کچھ دور وہ بستی ہے۔ جہاں کے باشندوں نے دعوت  
اسلام پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مار کر شدید زخمی کر دیا تھا۔

اب اس بستی کا نام و نشان ختم ہو چکا ہے۔ ویران ہی ویراں ہے۔ صرف مسجد علیؑ موجود ہے جہاں حضور علیہ السلام کو زخم آئے تھے۔ طائف شریف کی مشہور زیارات مندرجہ ذیل ہیں۔

- مسجد نبی علیہ السلام
- حجر النبی علیہ السلام
- روضہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ
- روضہ حضرت عکرمہؓ
- مسجد حضرت علیؓ
- جبل غزالہ
- بستان علیؓ
- وادی اکل
- وادی سلیمان

## نجد

حجاز مقدس کے مشرق اور صحرائے شام کے جنوب میں نجد کا علاقہ ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور علیہ السلام مختلف ممالک اور علاقوں کے لئے دعائے خیر و برکت فرماتے تھے۔ تو بعض نجد کے عنلام جو اس محفل میں حاضر تھے عرض کرنے لگے۔ حضور! ہمارے نجد کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ تو آپ نے فوراً ارشاد فرمایا: کہ وہاں شیطان کا سینک نکلے گا۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیش گوئی فرقہ و ہا بیہ کے ظہور سے پوری ہوئی۔ اس فرقہ کا بانی محمد بن عبد الوہاب نجدی تھا۔ جس نے جمہور مسلمانوں پر شرک و بدعت کا نام نہاد فتویٰ دے کر ایک نیا فرقہ وہابی بنایا۔ غیب دان رسول علیہ السلام نے اس فتنہ سے اپنی امت کو پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا۔

## ایک دکھ اور درد کی بات

اس تازک اور پر فتن دور کا اہم ترین تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق دنیا کے تمام مسلمان متحد اور متفق ہو جائیں۔ کیونکہ عالم اسلام کے مسائل کا حل اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اتحاد و یکجہتی میں مضمر ہے۔

مسلمانوں کی باہمی چیقلش، عداوت و فسادات، مذہبی اور دینی معاملات میں اختلاف سے ہر نیک دل مسلمان کا دل پریشان رہتا ہے۔ اور پھر یہ کتنے درد اور افسوس والی بات ہے کہ پاکستان، افغانستان، ایران، عراق، مصر، شام، ترک اور دیگر اسلامی ممالک میں تو مزارات مقدسہ کا بے حد احترام کیا جاتا ہے۔ لیکن سعودی عرب میں احترام تو درکنار اولیاء اللہ اور صحابہ کرام کے مزارات عالیہ کے نشانات تک مٹا دیئے گئے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

خداوند تعالیٰ تمام دنیا کے مسلمانوں کو ادب و احترام کی دولت سے سرفراز فرمائے۔ (آمین)

ایں دعا از من و از جسد جہاں آمین باد

کیونکہ ادب و احترام ہی اصل ایمان ہے۔





## ضروری وصیّت

— اور —

## آخری گزارش

اس کتاب کے قارئین کی خدمت میں التماس ہے کہ دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں جس خوش نصیب مسلمان کو حاضری کی سعادت حاصل ہو تو بیت اللہ شریف کے غلاف سے لپٹ کر مجھ گنہگار کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیردینہ منورہ کی حاضری کے وقت مہربانی فرما کر فی سبیل اللہ مجھ عاجز ناچیز امتی کی طرف سے جالی مقدس روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑم کر بارگاہ رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کم از کم تین مرتبہ ضرور بالضرور صلوٰۃ و سلام کا حقیرانہ تحفہ پیش کریں۔ اور میرا نام لے کر زندگی میں دیدار اور روز قیامت شفاعت کی درخواست پیش کریں۔ نوازش کرم نوازی اور بندہ پر مہربانی ہوگی۔ شکریہ!

طالب دعا۔

محمد خدائش اظہر غفرلہ

# علامہ ہری قلمی کاوشیں

مکتبہ اسلامیہ رضویہ جامع مسجد شجاع آباد کی

## مطبوعات

- دیوانِ اظہر حصہ اول (اردو)
- دیوانِ اظہر حصہ دوم (سرائیکی)
- حقیقہ تصوف اور صوفی
- تحفۃ الاحباب حصہ اول
- تحفۃ الاحباب حصہ دوم
- ذکرِ حبیب حصہ اول
- ذکرِ حبیب حصہ دوم

مکتبہ اسلامیہ رضویہ جامع مسجد شجاع آباد ملتان



# تفسیر نبوی

مولف

فاضل اہل عرب کا دل سحر والا محمد نبی بخش طوائف نقشبندی برائے اہل علم

## ایکے مثال تفسیر

○ اعتقادی اور نظریاتی نشوونما کا مرقع

○ ایک سو دس تفسیر کا پانچوڑ

○ عقائد باطلہ کا مسکت رد

○ شریعت و طریقت کے اسرار و رموز کا جامع ذخیرہ

○ صوفیانہ اشارات و تنقیحات کا چہترہ

○ آپ اس تفسیر کو خود پڑھیں

○ احیاب کو پڑھنے کی ترغیب دیں

○ اپنے کتب خانہ کی زینت بنائیں

○ یہ تفسیر آپ کو بہت سی تفاسیر کے مطالعہ سے بے نیاز کرے گی

○ مکتبہ نبویہ لاہور

# تفسیر نبوی

مؤلف

فاضل اہل عرب کا دل سحر والا محمد نبی بخش طوائف نقشبندی برائے اہل علم

## ایکے مثال تفسیر

○ اعتقادی اور نظریاتی نشوونما کا مرقع

○ ایک سو دس تفسیر کا پانچوڑ

○ عقائد باطلہ کا مسکت رد

○ شریعت و طریقت کے اسرار و رموز کا جامع ذخیرہ

○ صوفیانہ اشارات و تنقیحات کا چہترہ

○ آپ اس تفسیر کو خود پڑھیں۔

○ احیاب کو پڑھنے کی ترغیب دیں۔

○ اپنے کتب خانہ کے زینت بنائیں۔

○ یہ تفسیر آپ کو بہت سی تفاسیر کے مطالعہ سے بے نیاز کرے گی

○ مکتبہ نبویہ لاہور